گنبد مولیٰ علی

ایمانِ ابوطالب حقائق کی روشنی میں

حسب فرمائش

فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضئ گجرات

علامہ سید سلیم باپو قبلہ

جام نگر (گجرات)

مُصنّف

خلیفہ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات

علامہ عبدالستار ہمدانی مصروفؔ برکاتی رضوی نوری



ناشر

مرکز أهل السنة برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر، گجرات

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین
الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں

﴿ حسب فرمائش ﴾

فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضیٔ گجرات

حضرت علاّمہ سید سلیم باپو قبلہ (جام نگر۔ گجرات)

﴿ مصنف ﴾

خلیفۂ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات، صاحب تصانیف کثیرہ،

حضرت علاّمہ عبدالستار ہمدانی ''مصروفؔ'' (برکاتی۔نوری) پوربندر۔(گجرات)

﴿ ناشر ﴾

مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر (گجرات) Mob :- 9879303557

نام کتاب	:	ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں۔
حسب فرمائش	:	قاضی گجرات، علامہ سید سلیم باپو صاحب قبلہ (جام نگر۔ گجرات)
مصنف	:	مناظر اہلسنت، علامہ عبدالستار ہمدانی "مصروف" (برکاتی، نوری)
کمپوزنگ	:	مولانا حامد رضا بنارسی۔
تصحیح	:	علامہ ذکی رضا غوثی۔ - بدایونی۔
تزئین وسیٹنگ	:	حافظ محمد عمران حبیبی - احمد آبادی
سن اشاعت	:	سنہ ۲۰۲۰ء (سنہ ۱۴۴۱ھ)
ایڈیشن	:	اول - تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

--- : ملنے کے پتے : ---

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi

(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi

(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi

(4) Maktaba-e-Raza. Dongri. Bombay

(5) New Silver Book Depot. Mohammad Ali Road. Bombay

(6) Maktaba-e-Rahmania. Opp: Dargah Aala Hazrat-Bareilly

(7) Kalim Book Depot. Khas Bazar, Tin Darwaja - Ahmedabad

(8) Noori Enterprise Opp : Dr. bipin vyas hospital - Anand

فہرست

شرف انتساب

ملت اسلامیہ کے ہر اس فرد کو، جسے قبول حق کی سعادت میسر ہے، جو تعصب، بدگمانی اور اندھی عقیدت کے دلدل میں غرق ہونے کے بجائے حق وصداقت پر مبنی دلائل قاہرہ وبراہینِ ساطعہ جو قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں، ان کے سامنے سرِتسلیم خم کر کے اپنے اور خویش واقارب کے ایمان کے تحفظ میں دریغ وکوتاہی نہیں کرتا۔

ایک نظر ادھر بھی

اس کتاب میں قرآن وحدیث اور ائمۂ ملت اسلامیہ کی کتب معتبرہ سے دلائل اور براہین اخذ کر کے جو کچھ بھی لکھا گیا ہے، اسے اہل بیت اطہار کے وہ نفوس قدسیہ جو جلیل القدر علماء ہیں، خانقاہوں کے سجادگان ہیں اور رہبر شریعت وطریقت ہیں، ایسے ایک سو اسّی (۱۸۰) سادات کرام علماء ومشائخ نے اس کتاب کو شرف قبولیت سے نواز کر اپنی تقریظات وتصدیقات سے نوازا ہے۔ علاوہ ازیں اہل سنت وجماعت کے جلیل القدر علماء ومفتیان کرام نے بھی اپنی تصدیقات وتقریظات سے اس کتاب کو مزین فرمایا ہے۔

اس کتاب میں جن کتابوں کے حوالے پیش کئے گئے ہیں، وہ حوالے اصل کتاب سے بعینہ نقل کئے گئے ہیں، جو کتابیں ہمارے پاس دستیاب ہیں۔ پھر بھی اگر کسی کو حوالوں کی صحت میں شک وشبہ ہو، وہ بلاتأمل ہم سے رابطہ کرسکتا ہے۔

”مقدمہ از مصنف“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیك یارسول اللہ وعلی آلك واصحابك یانبی اللہ ﷺ

دورِ حاضر میں جہاں کثرت سے گمراہ فرقے اپنی گمراہیت وضلالت کی جال میں بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو پھنسا کران کی متاعِ ایمان لوٹ رہے ہیں، وہاں **شیعہ فرقہ** بھی اپنے دامِ فریب ومکر میں سنی مسلمانوں کو پھنسا کران کے ایمان کو برباد کرنے کی تحریک میں سرگرم ہے۔ بلکہ فرقہ وہابیہ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہورہا ہے۔ کیونکہ وہابی عقائد کی نشرواشاعت وانفعالیت سے زیادہ موثر شیعہ عقائد ہیں۔ اس کی ایک بلکہ خاص وجہ یہ ہے کہ وہابیت کی بنیاد انبیاء واولیاء واہل بیت کی گستاخی اورتوہین ہے، جبکہ شیعیت کی بنیاد اہل بیت اطہار اور بالخصوص مولائے کائنات، حیدر کرار، حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی شیرِ خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عقیدت اورمحبت ہے۔

عوام الناس وہابی عقائد فی الفور ہرگز قبول نہیں کرتے۔ انہیں وہابی بنانے کے لئے پہلے نام نہاد توحید کے کیف وسرور میں مخمور کرکے توحید کی آڑ میں انبیاءِ کرام اوراولیاءِ عظام کی توہین کے مہلک دلدل میں ڈھکیل دیا جاتا ہے اوراس کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ توحید کا جھوٹا درس دینے کے لئے قرآن مجید اوراحادیث کریمہ کے عربی متون کے غلط تراجم ومفاہیم کی اختراعی سازش کا شکار بنا کر پھر کہیں جا کر اسے پکا گستاخ وبےادب وہابی بنایا جاتا ہے لیکن شیعہ بنانے کے لئے اتنا ترتیب وارطریقۂ کار واسلوب (Procedure) کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ حضرت علی اور اہل بیت کی محبت کا چھلکتا اورسخت نشہ آور جام پلادیا اوروہ جام پیتے ہی شارب یعنی پینے والے کو ایسا خمار چڑھتا ہے کہ اس کی آنکھیں چوندھیا جاتی ہیں۔ اب اسے حق وصداقت کا منظر دھندلا نظر آتا ہے بلکہ اب اسے صرف اندھی عقیدت کے خام خیالی

مناظر ہی نظر آتے ہیں۔ دل کی آنکھیں تو مخمور کرنے والا جام پیتے ہی حقیقت سے محروم ہو جاتی ہیں اور اس کا مُضر اثرات ماتھے کی آنکھوں پر بھی آجاتا ہے اور وہ حق دیکھنے اور سننے سے ایسا دور بھاگتا ہے، جیسے شیر ببر کو دیکھ کر بھیڑ بکریاں بھاگتی ہیں۔

المختصر! شیعہ فرقہ اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس کا طوفانی سیلاب ایسا طغیانی پر ہے کہ اچھے اچھے اس میں بہہ کر غرق ضلالت ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کریلا اور نیم چڑھا مثل کے مطابق ایران سے موصول ہونے والی کروڑوں کی رقم جو ہر ماہ ہندوستان کے دو ۲ شیعہ مرکزی امصار **لکھنؤ** اور **حیدر آباد** سے اتنی بہتات اور فراخ دلی سے شیعہ فرقہ کی وسعت ونشر و اشاعت کے لئے تقسیم کی جارہی ہے کہ متاعِ دنیا کی حرص وطمع میں کئی ناعاقبت اندیش افراد اپنی آخرت برباد کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ بڑی تیز رفتاری سے جاری وساری ہے۔

لہٰذا اپنے بھولے بھالے سنی برادران کے ایمان کی تحفظ کی نیتِ صالح سے اپنی تاریخی کتاب **''شمشیر حق یعنی دھماکہ''** کا تصنیفی کام عارضی طور پر روک کر شیعوں کے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کے رد وابطال کا کام درمیان میں شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی بنام **''ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں''** اس وقت آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ان شاء اللہ اس کتاب کی تکمیل کے بعد دیگر اہم تصانیف بھی زیور طبع سے آراستہ ہو کر عنقریب منظر عام پر آئیں گی۔

اس کتاب میں امیر المؤمنین، مولی المسلمین، اسد اللہ الغالب، حلال المشکلات والنوائب، اخی الرسول، زوج البتول **حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد جناب **ابوطالب** کے ایمان کے تعلق سے بحث کی گئی ہے۔ کیونکہ دور حاضر میں ایمان جناب ابوطالب کا مسئلہ حساسیت (**Sensitivity** संवेदनशीलता) سے دوچار ہے۔ دور حاضر کے شیعہ فرقے کے متبعین انہیں **ابوطالب ''علیہ السلام''** اور **''رضی اللہ تعالیٰ عنہ''** کہتے ہیں، ان کا یوم ولادت اور یوم وفات مناتے ہیں۔ ان کا شمار اجلّۂ صحابۂ کرام میں کرتے ہیں۔ انہیں قطعی جنتی ونجات یافتہ ومغفور مانتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ ملت اسلامیہ کا فرقۂ ناجیہ یعنی نجات پانے والا فرقہ یعنی **اہل سنت وجماعت** کے محدثین، مفسرین، مجتہدین، مستنبطین، ائمہ دین، علمائے کرام

ومفتیان عظام نیز اولیاء کرام مثلاً پیران پیر، شیخ المشائخ، سیدنا محی الدین **عبدالقادر جیلانی غوث اعظم بغدادی** ودیگر اکابر اولیاء ملت اسلامیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شیعہ فرقہ کے اس اعتقاد کی مخالفت کرتے ہیں۔ کتب احادیث وکتب تفاسیر وکتب فقہ وغیرہ میں ان کے اقوال، ارشادات اور نظریات طلائی جلی حروف سے مرقوم ہیں۔ لیکن عوام الناس ان علمی جواہراتِ نادرہ سے ناواقف اور لاعلمی کی وجہ سے حق شناسی سے محروم ہیں۔ لہذا معاشرے میں شیعوں کے ذریعہ پھیلائی گئی غلط بیانی اور کذب پر مشتمل حکایات گوئی کے دام فریب میں آکر وہ دانستہ یا نادانستہ جناب ابوطالب کے تعلق سے شیعوں کے افکار ونظریات کی تائید وتوثیق کر بیٹھتے ہیں اور شیعوں کے ساتھ ''یوم ابوطالب'' کی تقریبات میں شمولیت کر لیتے ہیں۔

سچا مؤمن ہمیشہ اور ہر حال میں قرآن مجید اور احادیث نبوی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ لہذا اس کتاب میں ایمان ابوطالب کے تعلق سے جو حقائق وشواہد پیش کے گئے ہیں، انہیں غیر جانبدار ہو کر پڑھیں اور قبول حق کی سعادت سے بہرہ مند ہوں۔

میں اپنے کرم فرما، ہمدرد وشفیق، واجب التعظیم والاحترام، مجاہد اہلسنت، واعظ شعلہ بیاں، فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضئ گجرات، عالم جلیل، فاضل نبیل **حضرت علامہ سید سلیم باپو۔ جام نگر** دامت برکاتھم وفیوضھم العالیہ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس عنوان پر لکھنے کی طرف میری توجہ ملتفت فرمائی بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ حضرت سلیم باپو قبلہ نے مجھے اس کتاب کے لکھنے کا حکم دیا اور مزید نوازش فرماتے ہوئے میری اس کاوش کو اپنی عظیم تقریظ سے نوازا۔

رب تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب اعظم واکرم کے صدقہ میں اس کتاب کو مقبول عوام وخواص فرمائے اور اس کے مفید منافع ظاہر فرما کر میرے لئے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاکپائے سادات عظام

عبدالستار ہمدانی ''مصروف''

(برکاتی۔نوری)

مورخہ:۔ ۱۷ رشوال المکرم ۱۴۴۰ھ

مطابق:۔ ۲۱ رجون ۲۰۱۹ء۔

جمعہ مبارک

بمقام:۔ پوربندر (گجرات)

تقریظ جلیل

ازقلم فیض رقم:۔فخر سادات گجرات ،مجاہد سنیت ،خلیفۂ تاج الشریعہ،قاضی گجرات، فاضل جلیل، عالم نبیل **حضرت علامہ سید محمد سلیم باپو صاحب قبلہ**۔جام نگر (گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ابو طالب کے ایمان ونجات کے معاملہ میں کچھ علماء کرام خلافِ جمہور قائل ہیں مگران سب کے دلائل قرائن پر مبنی ہیں۔مثلاً حضور ﷺ کی پرورش اوران کی حمایت ونصرت کرنا اوران کی مدح میں قصیدہ کہنا۔ان ساری باتوں کو جناب ابوطالب کے ایمان ونجات کا ثبوت مانتے ہیں۔علامہ برزنجی اور علامہ زینی دحلان وغیرہ کے موقف کواہمیت دیتے ہیں۔

مگرعلامہ برزنجی وعلامہ احمد زینی دحلان کی کتابوں میں ثبوت ایمان ونجاتِ جناب ابوطالب کے دلائل پایۂ اعتبار ومعیار کے نہیں ہیں۔جبکہ عدم ایمان ونجات کے ثبوت پرنصوص آیاتِ قرآنیہ اوراحادیث صحیحہ اورسینکڑوں مفسرین ومحدثین ومجتہدین ومجددین وعلماء وصوفیاء کرام کے فیصلے ہیں۔

جہاں تک اہل سنت کے علماء کرام کی بات ہے،تو ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ جناب ابوطالب ایمان لاچکے ہوں،نجات یافتہ ہوں،مگر جمہور کے فیصلوں سے انحراف کر کے خطا کا شکار ہونا، یہ سراسر غلط بات ہے۔اورروافض وشیعہ کی تو ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ جناب ابوطالب کا ایمان ثابت کر کے صحابۂ کرام کی جماعت میں ان کوسب سے افضل مانا جائے اور ان کے نام کے ساتھ ”**رضی اللہ تعالیٰ عنہ**“ اور”**علیہ السلام**“ لکھا جائے اورحقائق قرآن واحادیث سے انحراف کر کے ملت اسلامیہ میں جناب ابوطالب کے ایمان واسلام کو بے غبار ثابت کیا جائے۔ ہمارے سنی حضرات میں کچھ ایسے بھی ہیں،جوشیعہ لوگوں کی غلط فکر

کے شکار ہوئے ہیں۔عوام بھی اور کچھ مولوی کہلانے والے بڑے شدومد سے جناب ابوطالب کے ایمان کے قائل ہوکر جناب ابوطالب کا یوم وفات بڑے تزک واحتشام سے مناتے ہیں اور رفض وشیعیت کی بھیانک راہ پرراواں دواں ہونے لگتے ہیں۔ جوسنی علماء کرام یا عوام اہل سنت جناب ابوطالب کے کفر کے قائل ہیں، ان کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہیں۔لہذا نہایت ہی ضروری سمجھا گیا کہ عدم ایمانِ ابوطالب کے حقائق وشواہد ودلائل پر مبنی ایک مبسوط کتاب اردواور گجراتی زبان میں ترتیب دی جائے اور صداقت کوواضح تر کیا جائے اور شیعی فکر کی ہواؤں سے سنیوں کے چراغِ مذہب ومسلک کی حفاظت کی جائے ۔لہذا ناچیز نے اس عظیم کام کے لئے مناظراہل سنت، ماہر رضویات ،خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، صاحب تصانیف کثیرہ ،**علامہ عبدالستار ہمدانی** صاحب سے گذارش کی کہ آپ وہابیہ ،دیابنہ، مرزائی، غیرمقلدین ومودودی جماعت کارد بلیغ فرماتے ہیں۔اب ضرورت ہے کہ رفض وشیعیت کے ردمیں اپناقلم اٹھاکراس کے پرخچے اڑاکر،سنت کا بھر پور تحفظ کیجیئے۔

الحمد للہ! علامہ ہمدانی صاحب نے ناچیز کی گذارش کوقبول فرماکراپنی زیرتصنیف کتاب ''**شمشیرحق المعروف دھماکہ**'' کے تحریری کاموں کوموقوف کرکے ،ثبوت عدم ایمان ابوطالب کی تحریرکا کام شروع فرمادیا۔حسن اتفاق کہ **مولی المسلمین حضرت علی المرتضٰی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شب شہادت ماہ رمضان المبارک کی ۲۱ ویں کواس کتاب کی تحریرکا کام شروع فرمایااور قلیل عرصہ میں کتاب کی تحریرکا کام پایۂ تکمیل تک پہنچادیا۔کتاب کی تحریرکا کام آخری مرحلہ پرتھا،تب علامہ ہمدانی نے ناچیز کواطلاع دی،تو ناچیز کتاب کے شرف ملاحظہ کے لئے پوربندرحاضرہوا۔کتاب میں علامہ ہمدانی نے دلائل وبراہین وحوالاجات کاانبارلگادیا۔جنہیں دیکھ کراصل کتابوں کا سرسری طور پرمطالعہ کیا،تو حرف بحرف تمام دلائل وحوالاجات کودرست وصحیح پایا۔الحمدللہ! بہت جلدزیورطباعت سے مزین ہوکر یہ کتاب منظرعام پرآنے والی ہےاور

پورا یقین ہے کہ سنی حضرات اس کتاب کا مطالعہ کرکے بے حد مسرور ہوں گے ۔مگر جو لوگ رفض وشیعیت کی ہوا سے دوچار ہیں، وہ علامہ ہمدانی کو برا کہیں گے بلکہ گالیاں بھی دیں گے۔ مگر ایسے لوگوں سے بھی ناچیز گذارش کرتا ہے کہ تعصب کی عینک اتار کر اس کتاب میں تحریر کئے گئے حقائق کو منصفانہ طور پر پڑھیں گے، تو ضرور گمراہیت کے تھپیڑوں سے خود بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ناچیز ایک بات نہایت ہی اعتماد ویقین سے کہہ رہا ہے کہ علامہ ہمدانی نے اس کتاب میں قرآن پاک کی تفسیر کا حوالہ، احادیث مبارک کا حوالہ یا کسی امام ومحقق کی کتاب کا حوالہ پیش کیا ہے، وہ نہایت ہی ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا ہے۔ **اس کتاب کی جس قدر ذمہ داری علامہ ہمدانی صاحب کی ہے، اسی قدر ناچیز کی بھی ہے۔ کیونکہ ناچیز نے ہی علامہ ہمدانی کو کتاب کی تحریر کی گذارش کی ہے۔**

دعا ہے کہ خالق کائنات اپنے محبوب اعظم ﷺ کے صدقے اور طفیل علامہ ہمدانی صاحب کی اس مخلصانہ قلمی کاوش کو شرف قبول عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ سنیت کو فروغ عطا کرے۔ باطل کو مسمار کرے اور علامہ ہمدانی کو اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔

آمین یارب العٰلمین بطفیل حبیبک سید المرسلین

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم.

۱۹ شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ
مطابق:۔ ۲۳ جون ۲۰۱۹
بروز:۔ یکشنبہ

ناچیز سید محمد سلیم احمد قادری، (قاضی گجرات)
سنی بریلوی دارالقضاء، جام نگر (گجرات)

”ایمان ابوطالب کے تعلق سے آیات قرآن“

آیت:۱

”اِنَّکَ لَاتَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآ ءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ“ (پارہ:۲۰،سورۃ القصص،آیت:۵۶)

ترجمہ:۔”بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے، ہدایت والوں کو۔“ (کنزالایمان)

شان نزول:۔

قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے ملت اسلامیہ کے معتبر و معتمد مفسرین کا اجماع یعنی اتفاق رائے (Unanimity / अेकमत) ہے کہ یہ آیت کریمہ جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم چند معتبر کتب تفاسیر کے حوالے پیش کرتے ہیں:۔

حوالہ نمبرا:۔ **تفسیر جلالین شریف**

”إِنَّکَ لَا تَھْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَکِنَّ اللَّهَ یَھْدِی مَنْ یَشَاءُ وَھُوَ أَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِینَ .(۵۶)“

”وَنَزَلَ فِی حِرْصِهِ ﷺ عَلَی إِیْمَانِ عَمِّهِ أَبِیْ طَالِبٍ (إِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ أَحْبَبْتَ) هِدَایَتَهُ (وَلَکِنَّ اللَّه یَھْدِی مَنْ یَشَاء وَھُوَ أَعْلَم) عَالِمٌ (بِالْمُھْتَدِیْنَ)“.

حواله:

(۱) **"تفسیر الجلالین"**، مؤلف :جلال الدین محمد بن أحمد المحلی (المتوفی ۸۶۴ھ) وجلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)، ناشر: مجلس البرکات،الجامعة الاشرفیة، مبارکپور، الھند،**صفحه: ۳۳۲**

(۲) **"تفسیرجلالین"**، ناشر :دار الحدیث، القاھرة، **جلد: ۱، صفحه: ۵۱۵**

(۳) **"تفسیرجلالین"**، ناشر:اصح المطابع،دھلی،**صفحه: ۳۳۲**

ترجمہ:

"یہ آیت حضوراکرم ﷺ کی آپ کے چچا ابوطالب کے ایمان لانے کی حرص میں نازل ہوئی"

نوٹ:۔ حوالہ نمبر:۱، میں دی گئی **"تفسیر جلالین"** کے سرِ ورق (Title/ मुख्य पृष्ठ)اور اس کتاب کے صفحہ نمبر:۳۳۲ کی عبارت کے صفحہ کا عکس ذیل میں دیا گیا ہے۔

⊙ تفسیر جلالین کے کل تین (۳) ایڈیشن کے حوالے پیش کئے گئے ہیں۔اس میں سے نمبر:۱، کا عکس ذیل میں دیا ہے

تفسیر جلالین شریف کا سرورق (Title):۔

بسم الله الرحمن الرحيم

من أشهر التفاسير المعتبرة المختصرة

تفسير الجلالين

صنفه

جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي رحمه الله تعالى

٨٤٩هـ ——— ٩١١هـ

من أول سورة البقرة إلى آخر سورة الإسراء

جلال الدين محمد بن أحمد بن محمد المحلي رحمه الله تعالى

٧٩١هـ ——— ٨٦٤هـ

من أول سورة الكهف إلى آخر القرآن مع سورة الفاتحة

مع الحواشي الجليلة النافعة

لبعض تلامذة المفتي محمد إرشاد حسين المجددي الرامفوري (م ١٣١١هـ)

عني بالتقديم والطبع والنشر

مجلس البركات

الجامعة الأشرفية مباركفور أعظم جره

الهند - رمز البريد ٢٧٦٤٠٤

’’تفسیر جلالین‘‘ کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳۳۲ کا عکس:۔

تعلیقات جدیدة من التفاسیر المعتبرة لحل جلالین

موحدین أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بایمانهم بالکتابین بِمَا صَبَرُوا بصبرهم علی العمل بهما وَيَدْرَءُونَ یدفعون بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ منهم وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ یتصدقون وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ الشتم والاذی من الکفار أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ سلام متارکة ای سلمتم منا من الشتم وغیره لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝ لا نصحبهم ونزل فی حرصه صلی الله علیه وسلم علی ایمان عمه ابی طالب إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ هدایته وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ ای عالم بِالْمُهْتَدِينَ ۝ وَقَالُوا ای قومه إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ای ننتزع منها بسرعة قال تعالی أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا یامنون فیه من الاغارة والقتل الواقعین من بعض العرب علی بعض يُجْبَىٰ بالفوقانیة والتحتانیة إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ من کل اوب رِّزْقًا لهم مِّن لَّدُنَّا ای عندنا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ان ما نقوله حق وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ای عیشها وارید بالقریة اهلها فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا للمارة یوما او بعضه وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ منهم وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بظلم اهلها حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا ای اعظمها رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝ بتکذیب الرسل وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ای تتمتعون وتتزینون به ایام حیوتکم ثم یفنی وَمَا عِندَ اللَّهِ وهو ثوابه خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ بالیاء والتاء ان الباقی خیر من الفانی أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ مصیبه وهو الجنة كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فیزول عن قریب ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ النار الاول المؤمن والثانی الکافر ای لا تساوی بینهما وَ اذکر يَوْمَ يُنَادِيهِمْ الله فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ هم شرکائی قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ بدخول النار وهم رؤساء الضلالة رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا مبتدأ وصفته أَغْوَيْنَاهُمْ خبره فغووا كَمَا غَوَيْنَا لم نکرههم علی الغی تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ منهم مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ۝ ما نافیة وقدم المفعول للفاصلة وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ای الاصنام الذین کنتم تزعمون انهم شرکاء الله فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ دعاءهم وَرَأَوُا هم الْعَذَابَ ابصروه لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۝ فی الدنیا ما راوه فی الاخرة وَ اذکر يَوْمَ يُنَادِيهِمْ الله فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ۝ الیکم فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ الاخبار المنجیة فی الجواب يَوْمَئِذٍ ای لم یجدوا خبرا لهم فیه نجاة فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ عنه

حوالہ نمبر:۲

امام اجل، معتمد مفسر قرآن، حضرت علامہ امام فخر الدین رازی کی تفسیر ''مفاتیح الغیب'' المعروف بہ ''تفسیر کبیر'' یعنی ''تفسیر رازی''

''قَالَ الزَّجَّاجُ: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ أَبِیْ طَالِبٍ''.
حوالہ: **''مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)''**، مؤلف: امام فخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی ۶۰۶ھ) (۱) ناشر: دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، **جلد: ۱۳، صفحہ: ۳** (۲) ناشر: دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع ثالث: ۱۴۲۰ھ، **جلد: ۲۵، صفحہ: ۵** (۳) ناشر: المطبعة البهیة، مصر، **جلد: ۲۵، صفحہ: ۲**
ترجمہ:۔ ''زجاج نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

تفسیر کبیر کے حوالے میں صاف لکھا ہوا ہے کہ قرآن مجید پارہ :۲۰، سورۃ القصص، آیت:۵۶، ''اِنَّکَ لَاتَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ''الخ۔ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ تفسیر کی معتبر کتب و نیز احادیث کی معتبر کتب میں سورۃ القصص کی مذکورہ آیت کے شان نزول میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ابوطالب کے انتقال کے وقت **حضور اقدس** ﷺ نے کلمۂ شہادت پڑھ لینے کی تلقین فرمائی تھی۔ جس کا جناب ابوطالب نے انکار کر دیا اور کلمہ نہیں پڑھا۔ لہذا حضور اقدس ﷺ کو صدمہ ہوا، کیونکہ آپ کی دلی

خواہش تھی کہ جناب ابوطالب کلمہ پڑھ لیں، لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ لہذا آپ کے دل کا رنج دور کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ جس کی تفصیل مع حوالہ مندرجہ بالا پیش کیا گیا ہے۔

اس وقت تفسیر کبیر کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا اصل صفحہ اور کتاب کے سرورق (Title) کا عکس ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ کتاب کے دو ایڈیشن میں سے ایڈیشن نمبر:۱ کا zerox پیش کررہے ہیں:۔

تفسير

الفخر الرازي

المشتهر بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب

للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر
المشتهر بخطيب الري نفع الله به المسلمين
٥٤٤ — ٦٠٤ هـ

قدم له

فضيلة الشيخ خليل محيي الدين الميس

مدير أزهر لبنان ومفتي البقاع

طبعة جديدة مزودة بفهارس فنية كاملة

الجزء الخامس والعشرون

سورة القصص : ٥٦ – الزمر : ٥٢

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

”تفسیر فخر الرازی“ کی عبارت والے صفحہ نمبر: ۳ کا عکس:۔

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

قوله تعالى: ﴿ إنك لا تهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء وهو أعلم بالمهتدين وقالوا إن نتبع الهدى معك نتخطف من أرضنا، أولم نمكن لهم حرماً آمناً يجبي اليه ثمرات كل شيء رزقاً من لدنا ولكن أكثرهم لا يعلمون ﴾.

اعلم أن فى قوله تعالى (إنك لا تهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء) مسائل:

المسألة الأولى: هذه الآية لا دلالة فى ظاهرها على كفر أبى طالب ثم قال الزجاج: أجمع المسلمون على أنها نزلت فى أبى طالب وذلك أن أبا طالب قال عند موته يامعشر بنى عبد مناف أطيعوا محمداً وصدقوه تفلحوا وترشدوا، فقال عليه السلام «ياعم تأمرهم بالنصح لأنفسهم وتدعها لنفسك! قال فما تريد يا ابن أخى؟ قال أريد منك كلمة واحدة، فانك فى آخر يوم من أيام الدنيا أن تقول لا إله إلا الله، أشهد لك بها عند الله تعالى، قال يا أخى قد علمت أنك صادق ولكنى أكره أن يقال جزع عند الموت ولولا أن يكون عليك وعلى بنى أبيك غضاضة ومسبة بعدى لقلتها ولأقررت بها عينك عند الفراق لما أرى من شدة وجدك ونصحك، ولكنى سوف أموت على ملة الأشياخ عبد المطلب وهاشم وعبد مناف».

المسألة الثانية: أنه تعالى قال فى هذه الآية (إنك لا تهدى من أحببت) وقال فى آية أخرى (وإنك لتهدى إلى صراط مستقيم) ولا تنافى بينهما فان الذى أثبته وأضافه إليه الدعوة والبيان والذى نفى عنه هداية التوفيق، وشرح الصدر وهو نور يقذف فى القلب فيحيا به القلب كما قال سبحانه (أو من كان ميتاً فأحييناه وجعلنا له نوراً) الآية.

المسألة الثالثة: احتج الأصحاب بهذه الآية فى مسألة الهدى والضلال، فقالوا قوله (إنك لاتهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء) يقتضى أن تكون الهداية فى الموضعين بمعنى واحد لأنه لو كان المراد من الهداية فى قوله (إنك لا تهدى) شيئاً وفى قوله (ولكن الله يهدى من يشاء) شيئاً آخر لاختل النظم، ثم إما أن يكون المراد من الهداية بيان الدلالة أو الدعوة إلى الجنة أو تعريف

حوالہ نمبر:۳

''تفسیر الکشاف'' کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الكشاف

عن حقائق غوامض التنزيل
وعيون الأقاويل في وجوه التأويل

تأليف
الإمام أبي القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشري
٤٦٧ - ٥٣٨ هـ

وبحواشيه أربعة كتب
الأول: الانتصاف للإمام أحمد بن المنير الإسكندري
الثاني: الكافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف للحافظ ابن حجر
الثالث: حاشية الشيخ محمد عليان المرزوقي على تفسير الكشاف
الرابع: مشاهد الإنصاف على شواهد الكشاف للشيخ محمد عليان المذكور

رتبه وضبطه وصححه
محمد عبد السلام شاهين

الجزء الثالث

مركز أهل السنة بركات رضا
شارع الإمام أحمد رضا، ميمن واد،
فوربندر، غجرات (الهند)

’’تفسیر الکشاف‘‘ کی عبارت والے صفحہ نمبر:۴۰۸ کا عکس:۔

﴿سلام عليكم﴾ توديع ومتاركة. وعن الحسن رضي الله عنه: كلمة حلم من المؤمنين ﴿لا نبتغي الجاهلين﴾ لا نريد مخالطتهم وصحبتهم فإن قلت: من خاطبوا بقولهم ﴿ولكم أعمالكم﴾ [البقرة: ١٣٩، القصص: ٥٥، الشورى: ١٥]؟ قلت: اللاغين الذين دل عليهم قوله ﴿وإذا سمعوا اللغو﴾ [القصص: ٥٥].

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾.

﴿لا تهدي من أحببت﴾ لا تقدر أن تدخل في الإسلام كل من أحببت أن يدخل فيه من قومك وغيرهم، لأنك عبد لا تعلم المطبوع على قلبه من غيره ﴿ولكن الله﴾ يدخل في الإسلام ﴿من يشاء﴾ وهو الذي علم أنه غير مطبوع على قلبه، وأن الألطاف تنفع فيه، فيقرن به ألطافه حتى تدعوه إلى القبول ﴿وهو أعلم بالمهتدين﴾ بالقابلين من الذين لا يقبلون. قال الزجاج: أجمع المسلمون أنها نزلت في أبي طالب وذلك أن أبا طالب قال عند موته: يا معشر بني هاشم، أطيعوا محمداً وصدّقوه تفلحوا وترشدوا، فقال النبي ﷺ: تأمرهم بالنصيحة لأنفسهم وتدعها لنفسك؟ قال: فما تريد يا ابن أخي؟ قال: أريد منك كلمة واحدة فإنك في آخر يوم من أيام الدنيا: أن تقول لا إله إلا الله، أشهد لك بها عند الله. قال: يا ابن أخي، قد علمت إنك لصادق، ولكني أكره أن يقال: خرع عند الموت[١]، ولولا أن تكون عليك وعلى بني أبيك غضاضة[٢] ومسبة بعدي لقلتها، ولأقررت بها عينك عند الفراق، لما أرى من شدّة وجدك ونصيحتك، ولكني سوف أموت على ملة الأشياخ عبد المطلب وهاشم وعبد مناف[٣].

﴿ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ ﴾.

قالت قريش، وقيل: إن القائل الحرث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف: نحن نعلم أنك على الحق، ولكنا نخاف إن اتبعناك وخالفنا العرب بذلك ـ وإنما نحن أكلة رأس، أي: قليلون ـ أن يتخطفونا من أرضنا، فألقمهم الله الحجر. بأنه مكن لهم في الحرم الذي آمنه بحرمة البيت وآمن قطانه بحرمته، وكانت العرب في الجاهلية حولهم يتغاورون ويتناحرون، وهم آمنون في حرمهم لا يخافون، وبحرمة البيت هم قارّون بواد غير ذي زرع، والثمرات والأرزاق تجبى إليهم من كل أوب، فإذا خولهم الله ما خولهم من الأمن والرزق بحرمة البيت وحدها وهم كفرة عبدة أصنام فكيف يستقيم أن يعرضهم للتخوّف والتخطف، ويسلبهم الأمن

---

(١) قوله «أكره أن يقال خرع عند الموت» في الصحاح: خرع الرجل ـ بالكسر ـ: ضعف، فهو خرع. (ع).
(٢) قوله «غضاضة» أي: مذلة ومنقصة. (ع).
(٣) لم أجده، وقصة وفاة أبي طالب في الصحيحين عن سعيد بن المسيب عن ابنه بغير هذا السياق أو أخصر منه.

 حوالہ میں پیش کردہ صفحہ کی عبارت از تفسیر الکشاف، صفحہ:۴۰۸

”إِنَّکَ لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ“(۵۶)
لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ لا تَقْدِرُ أَنْ تُدْخِلَ فِیْ الْإِسْلَامِ کُلَّ مَنْ أَحْبَبْتَ أَنْ یَدْخُلَ فِیْهِ مِنْ قَوْمِکَ وَغَیْرِهِمْ، لِأَنَّکَ عَبْدٌ لا تَعْلَمُ الْمَطْبُوْعَ عَلٰی قَلْبِهِ مِنْ غَیْرِهِ **وَلٰکِنَّ اللّٰهَ** یُدْخِلُ فِیْ الْإِسْلَامِ **مَنْ یَّشَاءُ** وَهُوَ الَّذِیْ عَلِمَ أَنَّهُ غَیْرُ مَطْبُوْعٍ عَلٰی قَلْبِهِ، وَأَنَّ الْأَلْطَافَ تَنْفَعُ فِیْهِ، فَیَقْرُنُ بِهِ أَلْطَافَهُ حَتّٰی تَدْعُوْهُ إِلَی الْقُبُوْلِ **وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ** بِالْقَابِلِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَقْبَلُوْنَ. قَالَ الزَّجَّاجُ: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ أَبِیْ طَالِبٍ.

حواله:.
”الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل“ مؤلف: أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشری (المتوفی ۵۳۸ھ)،

(۱) ناشر: مرکز اهل سنت برکات رضا، پوربند، گجرات، طبع اول: ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۶ء، **جلد: ۳، صفحه: ۴۰۸**

(۲) ناشر: دار الکتاب العربی، بیروت، طبع ثالث: ۱۴۰۷ھ، **جلد: ۳، صفحه: ۴۲۲**

ترجمہ:
”(**بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو**) آپ ہر اس شخص کو اسلام میں داخل نہیں کر سکتے جس کو آپ اپنی قوم میں سے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہو، اس

لئے کہ آپ بندے ہیں۔ آپ نہیں جانتے کس کے دل پر مہر لگ گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے اسلام میں داخل فرماتا ہے۔ اللہ وہ ہے جو جانتا ہے کہ کس کا دل مہر کئے بغیر کا ہے اور توفیق ہی اس میں فائدہ پہنچاتی ہے اور جب اسے توفیق ہوتی ہے تبھی دعوت کو قبول کرتا ہے (اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو) یعنی دعوت کو رد کرنے والوں میں سے کون قبول کرنے والا ہے۔ علامہ زجاج نے کہا کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع (اتفاق رائے) ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی۔

حوالہ نمبر: ۴

"تفسیر معالم التنزیل" (تفسیر بغوی)

"(إِنَّکَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص: ۵۶) أَيْ أَحْبَبْتَ هِدَايَتَهُ. وَقِيلَ: أَحْبَبْتَهُ لِقَرَابَتِهِ، (وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ) (القصص: ۵۶) قَالَ مُجَاهِدٌ وَمُقَاتِلٌ: بِمَنْ قُدِّرَ لَهُ الْهُدَى، نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَکَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِکَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَکَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ"

حوالہ:

(۱) **"معالم التنزيل (تفسير بغوى)"**، مؤلف: عبد الله بن أحمد بن على الزيد، ناشر: دار السلام للنشر والتوزيع - الرياض، طبع اول ۱۴۱۶ھ، **جلد: ۵، صفحه: ۲۱۴**

(۲)"معالم التنزيل(تفسیر بغوی)"، ناشر: دار الکتب العلمیة، بروت، لبنان، جلد:۳، صفحہ:۳۸۷

ترجمہ:۔

"(**بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو**) یعنی آپ جس کی ہدایت کو چاہو، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپنے اپنے رشتہ داری کی وجہ سے جسے چاہیں، ہدایت دیں۔(**ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو**) مجاہد اور مقاتل نے کہا: جس کے لئے ہدایت مقدّر کردی گئی، (یہ آیت) ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا: **لاالٰہ الا اللہ** کہو۔ میں تمہارے لئے قیامت کے دن گواہ ہوں گا، انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کی طرف سے عیب لگانے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں ضرور ایمان لاکر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔"

حوالہ نمبر:۵

تفسیر النسفي (تفسیر مدارک التنزیل)

"إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَکِنَّ اللَّهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ (۵۶)"

"(**إِنَّکَ لاَ تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ**) لَا تُـقَدِّرُ أَنْ تُدْخِلَ فِی الْإِسْلَامِ کُلَّ مَنْ أَحْبَبْتَ أَنْ یَّدْخُلَ فِیهِ مِنْ قَوْمِکَ وَغَیْرِهِمْ (**وَلَکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَن یَشَاء**) یَخْلُقُ فِعْلَ الْاِهْتَدَاءِ فِیْمَن یَّشَاءُ (**وَهُوَ أَعْلَمُ بالمهتدین**) بِمَنْ یَخْتَارُ الْهِدَایَةَ وَیَقْبَلُهَا وَیَتَّعِظُ بِالدَّلَائِلِ

وَالْـآيَـاتِ قَـالَ الزَّجَّاجُ أَجْمَعَ الْمُفَسِّرُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ أَبِيْ طَالِبٍ"

حوالہ:

"**تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل)**"، مؤلف:أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي (المتوفی ۷۱۰ھ)

(۱) ناشر :دار الكلم الطيب، بيروت، طبع اول: ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء، **جلد:۲، صفحہ: ۶۴۹**

(۲) ناشر:دار الكتاب العربی،بیروت،**جلد:۳،صفحہ: ۲۴۰**

ترجمہ:

"(**بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو**) آپ ہراس شخص کواسلام میں داخل نہیں کرسکتے جس کوآپ اپنی قوم میں سے اوران کے علاوہ دوسروے لوگوں میں سے اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہو،(**ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے**) اللہ تعالیٰ جس میں چاہتا ہے ہدایت پانے کا وصف پیدا کردیتا ہے،(**اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو**) کہ کون ہدایت کو اختیار کر کے قبول کرے گا اورکون دلائل وآیات سے نصیحت حاصل کرے گا۔علامہ زجاج نے کہا کہ تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت کریمہ ابوطالب کے لئے نازل ہوئی۔

آیت نمبر:۲

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ". (پارہ:۱۱،سورۃ التوبہ،آیت:۱۱۳)

ترجمہ:۔ ''نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں، جب کہ انہیں کُھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔''
(کنزالایمان)

شانِ نزول:۔ ''نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا، جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی''
(حوالہ:۔تفسیر خزائن العرفان،صفحہ:۳۲۶)

آیت نمبر:۲،کی شانِ نزول کا حوالہ نمبر:۱
امام جلال الدین سیوطی کی تفسیر جلالین شریف

''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (١١٣)''

''وَنَزَلَ فِي اسْتِغْفَارِهِ ﷺ لِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْتِغْفَارِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ لِأَبَوَيْهِ الْمُشْرِكَيْنِ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى) ذَوِي قَرَابَةٍ(مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ)النَّارِ بِأَنْ مَاتُوا عَلَى الْكُفْرِ''

حوالہ:۔

"**تفسير الجلالين**"، مؤلف: جلال الدين محمد بن أحمد المحلى (المتوفى سنہ ٨٦٤ھ)، وجلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى سنہ ٩١١ھ)

(١) ناشر: دار الحديث، القاهرة، **جلد: ١، صفحه: ٢٦١**

(٢) ناشر: اصح المطابع دهلى، **جلد: ١، صفحه: ١٦٧**

ترجمہ:۔

''نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں۔ جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں''۔اور یہ آیت کریمہ اس لئے نازل ہوئی کہ حضور ﷺ اپنے چچا اور بعض صحابہ اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے تھے۔ بعد اس کے کہ ان کے لئے ظاہر ہو چکا کہ جن کے لئے استغفار کر رہے ہیں وہ جہنمی ہیں، اس وجہ سے کہ وہ کفر کی حالت میں مرے ہیں''۔

نوٹ:۔ آیت:٢،یعنی **سورۃ التوبہ، آیت:١١٣**، کی شان نزول میں قرآن کی تفسیر کی معتبر ومعتمد کثیر التعداد تفاسیر کے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔لیکن ہم نے صرف ایک ہی تفسیر جو کتب تفاسیر میں اعلیٰ معیار کی اور بہت ہی معتبر، معتمد اور مستند ہے یعنی امام جلاالدین سیوطی کی **تفسیر جلالین شریفین** کے ہی حوالے پر اکتفا کیا ہے۔

اب ہم قارئین کرام کی توجہ ایک بہت ہی اہم نکتہ کی طرف ملتفت کرنے کی سعی کرتے ہیں کہ ابھی ابھی آپ نے چند تفاسیر کے حوالے ملاحظہ فرمائے۔

تفاسیر کے ان حوالوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ **سورۃ التوبۃ** کی **آیت:۱۱۳** اور **سورۃ القصص** کی **آیت:۵۶** کی شان نزول میں ہے کہ یہ دونوں آیات مقدسہ **حضور اقدس** ﷺ کے چچا اور مولائے کائنات **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد **ابو طالب** کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ دونوں آیات جناب ابو طالب کے حق میں کیوں نازل ہوئی ہیں؟ ایسا کیا ہوا تھا کہ جناب ابو طالب کے حق میں دو۲ آیات نازل ہوئیں۔ آیئے! حدیث کی معتبر کتابوں سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

سورۃ التوبہ اور سورۃ القصص کی آیات کا ابو طالب کے حق میں نازل ہونے کا سبب کیا تھا؟ اس کا جواب احادیث کریمہ کی روشنی میں

احادیث کریمہ کی متعدد معتبر کتب میں مذکورہ آیات کے شانِ نزول کے سبب میں تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جناب ابو طالب کے انتقال کے وقت **حضور اقدس** ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے چچا **''لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ''** کا کلمہ پڑھ لو۔ لیکن جناب ابو طالب نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ لہذا حضور اقدس ﷺ کو ان کا کلمہ نہ پڑھنے سے صدمہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کرونگا۔ لہذا یہ دونوں آیات نازل ہوئیں۔ ذیل میں ہم بخاری شریف، مسلم شریف اور نسائی شریف کے حوالے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:۔

حدیث شریف کی معتبر کتب صحیح البخاری شریف، مسلم شریف اور سنن النسائی شریف کے حوالے سے شان نزول کے سبب کی حدیث متن اور ترجمہ کے ساتھ

”حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ قَالَ اَخۡبَرَنَا یَعۡقُوۡبُ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیۡ عَنۡ صَالِحٍ عَنِ بۡنِ شِهَابٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا سَعِیۡدُ بۡنُ الۡمُسَیَّبِ عَنۡ اَبِیۡهِ اَنَّهٗ اَخۡبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتۡ اَبَا طَالِبٍ الۡوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَ عِنۡدَهٗ اَبَا جَهۡلِ بۡنَ هِشَامٍ وَعَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ اَبِیۡ اُمَیَّةَ بۡنِ الۡمُغِیۡرَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِیۡ طَالِبٍ اَیۡ عَمِّ قُلۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَلِمَةً اَشۡهَدُ لَکَ بِهَا عِنۡدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوۡ جَهۡلٍ وَعَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ اَبِیۡ اُمَیَّةَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرۡغَبُ عَنۡ مِلَّةِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ فَلَمۡ یَزَلۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَعۡرِضُهَا عَلَیۡهِ وَیَعُوۡدَانِ بِتِلۡکَ الۡمَقَالَةِ حَتّٰی قَالَ اَبُوۡ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا کَلَّمَهُمۡ بِهٖ هُوَ عَلٰی مِلَّةِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنۡ یَّقُوۡلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَکَ مَا لَمۡ اُنۡهَ عَنۡهُ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ فِیۡهِ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ....“

حوالہ: **”صحیح البخاری“**. مؤلف: امام ابی عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری (المتوفیٰ ۲۵۶ھ)

ناشر: (۱) مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، **جلد:** ۱، **صفحہ:** ۱۸۱

(۲) دارالعلوم منظراسلام بریلی شریف،(یو.پی)الھند،**جلد: ۱، صفحہ: ۱۸۱**

(۳) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۸۱**

(۴) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد: ۱، صفحہ:۵۴۸**

(۵) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد: ۲، صفحہ:۶۷۵**

(۶) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد: ۲، صفحہ:۷۰۳**

"صحیح مسلم"، مؤلف:امام مسلم بن الحجّاج،(المتوفی ۲۶۱ھ)

ناشر: (۱) جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، **جلد: ۱، صفحہ: ۳۳،۳۲**،(Printed in German) باب: ۱۰، ۱۱، حدیث نمبر: ۱۴۱

(۲) مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیۃ،مبارکپور،**جلد: ۱، صفحہ: ۴۰**

(۳) مکتبہ بلال جامع مسجددیوبند،**جلد: ۱ صفحہ: ۴۰**

(۴) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد: ۱، صفحہ: ۴۰**

"سنن النسائی"، مؤلف: حافظ ابی عبدالرحمٰن احمدبن شعیب بن علی النسائی،(المتوفی ۳۰۳ھ)

ناشر:

(۱) مکتبہ بلال جامع مسجد دیوبند،**جلد: ۱،صفحہ: ۲۲۱**

(۲) نورمحمد کارخانہ تجارت، کراچی، پاکستان، **جلد: ۱، صفحہ: ۲۸۶**

(۳) جمعیّۃ المکنز الاسلامی،القاھرہ،مصر، **جلد: ۱، صفحہ: ۳۳۴،۳۳۳** (Printed in Germany)

ترجمہ:

''حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت

قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ تو ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا: ''**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ**'' کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے اعراض کرتے ہو؟ حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اسی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات ان لوگوں سے کہی، وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے، اور ''**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ**'' کہنے سے انکار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کروں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

مندرجہ بالا حدیث شریف کے ضمن میں ہم نے مختلف ناشرین کے حسب ذیل ایڈیشن کے حوالے درج کئے ہیں:۔

- **بخاری شریف** کے چھ (٦) ⟵ ایڈیشن کے حوالے
- **مسلم شریف** کے چار (٤) ⟵ ایڈیشن کے حوالے
- **نسائی شریف** کے تین (٣) ⟵ ایڈیشن کے حوالے

کل تیرہ (١٣) ⟵ ایڈیشن کے حوالے دیئے ہیں۔

نوٹ:۔

(۱) بخاری شریف کے کل چھ ٦ ایڈیشن کے حوالوں میں سے ایڈیشن نمبر:٦، دارالعلوم منظراسلام، بریلی شریف کا سرورق (Title) اور جس صفحہ پر مندرجہ بالا حدیث ہے، اس صفحے کا عکس (Zerox) ذیل میں پیش کیا ہے۔

(۲) مسلم شریف کے کل چار۴ ایڈیشن کے حوالوں میں سے ایڈیشن نمبر:۱، جمیعۃ المکنز الاسلامی ۔قاہرہ (مصر) کا سرورق اور جس صفحہ پر مندرجہ بالا حدیث ہے اس صفحے کا عکس ذیل میں پیش کیا ہے۔

(۳) نسائی شریف کے کل تین ۳ ایڈیشن کے حوالوں میں سے ایڈیشن نمبر:۱، مکتبہ بلال، جامع مسجد۔ دیوبند (یوپی) کا سرورق اور جس صفحہ پر مندرجہ بالا حدیث ہے، اس صفحے کا عکس ذیل میں پیش کیا ہے۔



بخاری شریف کے سرورق (Title) کا عکس:۔

المجلد اوّل

الحمد لله الذی وفقنی بفیض امام الائمۃ العلامۃ المولٰنا ابی البرکات آل رحمٰن محی الدین جیلانی ابی محمد مصطفٰی رضا القادری النوری المفتی الاعظم بالھند رضی اللہ تعالٰی عنہ لطبع صحیح البخاری علی صاحبہ الرحمۃ والرضوان

صحیح البخاری ۱۴۱۰ھ

قد اتفق الامۃ علی انہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ وعلی ان لیس لہ نظیر فی علم الحدیث وعلی ان جامعہ محمد بن اسمٰعیل البخاری امیر المؤمنین فی الحدیث ورأس المحدثین فی القدیم والحدیث واستاذ الحفاظ الذی اجمعت الامۃ شرقًا وغربًا علی توثیقہ وامانتہ وضبطہ وصیانتہ فرضی اللہ تعالٰی عنہ وعنا وعن جمیع المؤمنین والمؤمنات۔

المحشّٰی

بحواشی الحافظ الشیخ المحدث احمد علی السہارنفوری المشہور [illegible] من اہل العلم بلا خلاف وقد استکمل تصحیح المتن [illegible] مطابقًا للنسخ المصححۃ المشہورۃ المطبوعۃ فی سنۃ ۱۳۰۲ھ بعد جہد وسعی بلیغ وصرف کثیر۔ والامر الملحوظ ان خط مطبوعنا ہذا وقلمہ وطرزہ فائق علی جمیع المطبوعات السابقۃ من اول عہدہا الی یومنا ہذا

والامر المخصوص الزائد

امران احدہما انا اضفنا فی آخر کل صفحۃ حل لغات بقدر الضرورۃ والثانی انا الحقنا مع مقدمۃ الجلد الاول کتاب التراجم ابواب البخاری للشیخ المحدث شاہ ولی اللہ الدہلوی فصار فائدتہ تامًا من بعد انہ کان قبل ذلک مع الاسئلۃ فقط ہذان الامران مخصوصان بمطبوعنا ہذا ولا تجد علی المطبوعات الاخر والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام والبرکات علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والسلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

ومعہ حاشیۃ علیہ للامام ابی الحسن السندی

طبع علی نفقۃ اصحاب رضا اکیڈمی بومبائی ۳ کما طبع فی مطبع رضا برقی پریس بریلی الہند

RAZA ACADEMY-BOMBAY-3.

دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف (یو۔ پی) الہند

بخاری شریف کی پیش کردہ صفحہ نمبر:181 کا عکس:۔

وَلن تُسلّط علیہ ان لم یکن ھو فلا خیر لک فی قتلہ قال سالم سمعت ابن عمر یقول ثم انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بن کعب الی النخل التی فیھا ابن صیاد وھو یختل ان یسمع من ابن صیاد قبل ان یراہ ابن صیاد فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع فی قطیفۃ لہ فیھا رمزۃ او زمرۃ فرأت ام ابن صیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتقی بجذوع النخل فقالت لابن صیاد یا صاف وھو اسم ابن صیاد فثار ابن صیاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ترکتہ بیّن وقال شعیب زمزمۃ فرفصہ وقال اسحٰق الکلبی وعقیل رمرمۃ وقال معمر رمزۃ حدثنا سلیمٰن بن حرب قال حدثنا حماد وھو ابن زید عن ثابت عن انس قال کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند رأسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عندہ فقال لہ اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ الذی انقذہ من النار حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیٰن قال قال عبید اللہ سمعت ابن عباس یقول کنت انا وامی من المستضعفین انا من الولدان وامی من النساء حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال ابن شھاب یصلی علی کل مولود متوفی وان کان لغیۃ من اجل انہ ولد علی فطرۃ الاسلام یدعی ابواہ الاسلام او ابوہ خاصۃ وان کانت امہ علی غیر الاسلام اذا استھل صارخا صلی علیہ ولا یصلی علی من لا یستھل من اجل انہ سقط فان ابا ھریرۃ کان یحدث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء ثم یقول ابو ھریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا الآیۃ حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون فیھا من جدعاء ثم یقول ابو ھریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم

باب اذا قال المشرک عند الموت لا الٰہ الا اللہ حدثنا اسحٰق قال اخبرنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابیہ انہ اخبرہ انہ لما حضرت ابا طالب الوفاۃ جاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جھل بن ھشام وعبد اللہ بن ابی امیۃ بن المغیرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ای عم قل لا الٰہ الا اللہ کلمۃ اشھد لک بھا عند اللہ فقال ابو جھل وعبد اللہ بن ابی امیۃ یا ابا طالب اترغب عن ملۃ عبد المطلب فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرضھا علیہ ویعودان بتلک المقالۃ حتی قال ابو طالب اٰخر ما کلمھم بہ ھو علی ملۃ عبد المطلب وابی ان یقول لا الٰہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ فیہ ما کان للنبی الآیۃ

باب الجرید علی القبر واوصی بریدۃ الاسلمی ان یجعل فی قبرہ جریدان وراٰی ابن عمر فسطاطا علی قبر عبد الرحمٰن فقال انزعہ یا غلام فانما یظلہ عملہ وقال خارجۃ بن زید رأیتنی ونحن شبان فی زمن عثمان و

...

الناس لبقیت کما ولدت ۱۲ لمعات

اسماء الرجال

وقال شعیب ھو ابن ابی حمزۃ الحمصی مما وصلہ المؤلف فی الادب وقال اسحٰق بن یحیی الکلبی رواہ المؤلف فی التاریخ عقیل بن خالد وصلہ المؤلف فی الجھاد سلیمان بن حرب الواشحی البصری حماد بن زید بن درھم الازدی ثابت ھو ابن اسلم البنانی ابو الیمان الحکم بن نافع شعیب ھو ابن ...

مسلم شریف کتاب کے سرورق (Title) کا عکس:۔



جمع جوامع الأحاديث والأسانيد
ومكنز الصحاح والسنن والمسانيد

Aeulestrasse 74, Postfach 86, FL 9490 Vaduz, Liechtenstein

المقر الفرعى: ٢١ طريق مصر حلوان الزراعى · المعادى · القاهرة · مصر

Production:
TraDigital Stuttgart GmbH, Ludwigstrasse 26, 70176 Stuttgart, Germany.
Phone: +49-711-6 69 78 14, Fax: +49-711-6 69 78 24, e-mail: info@tradigital.de

Printed in Germany

ISBN 3-908153-00-X
ISBN 3-908153-05-0
ISBN 3-908153-06-9

حوالہ میں پیش کردہ مسلم شریف کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳۲ کا عکس:۔

أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ
عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح **وحدثني** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالاَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ
إِلاَّ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ
عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ﴾ (۸۸/۲۱-۲۲) **حدثنا** أَبُو غَسَّانَ
الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا
وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ **وحدثنا** سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالاَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ
الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ
وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلاَهُمَا
عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ **باب**
أَوَّلُ الإِيمَانِ قَوْلُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ **وحدثني** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَمِّ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حوالہ میں پیش کردہ مسلم شریف کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳۳ کا عکس:۔

فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (۹/۱۱۳) وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (۲۸/۵٦)

حدیث ۱۴۲

وحدثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ

حدیث ۱۴۳

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ (۲۸/۵٦) الْآيَةَ

حدیث ۱۴۴

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (۲۸/۵٦)

باب ۱۲-۱۱

باب مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِالْإِيمَانِ وَهُوَ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحُرِّمَ عَلَى النَّارِ

حدیث ۱۴۵

حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

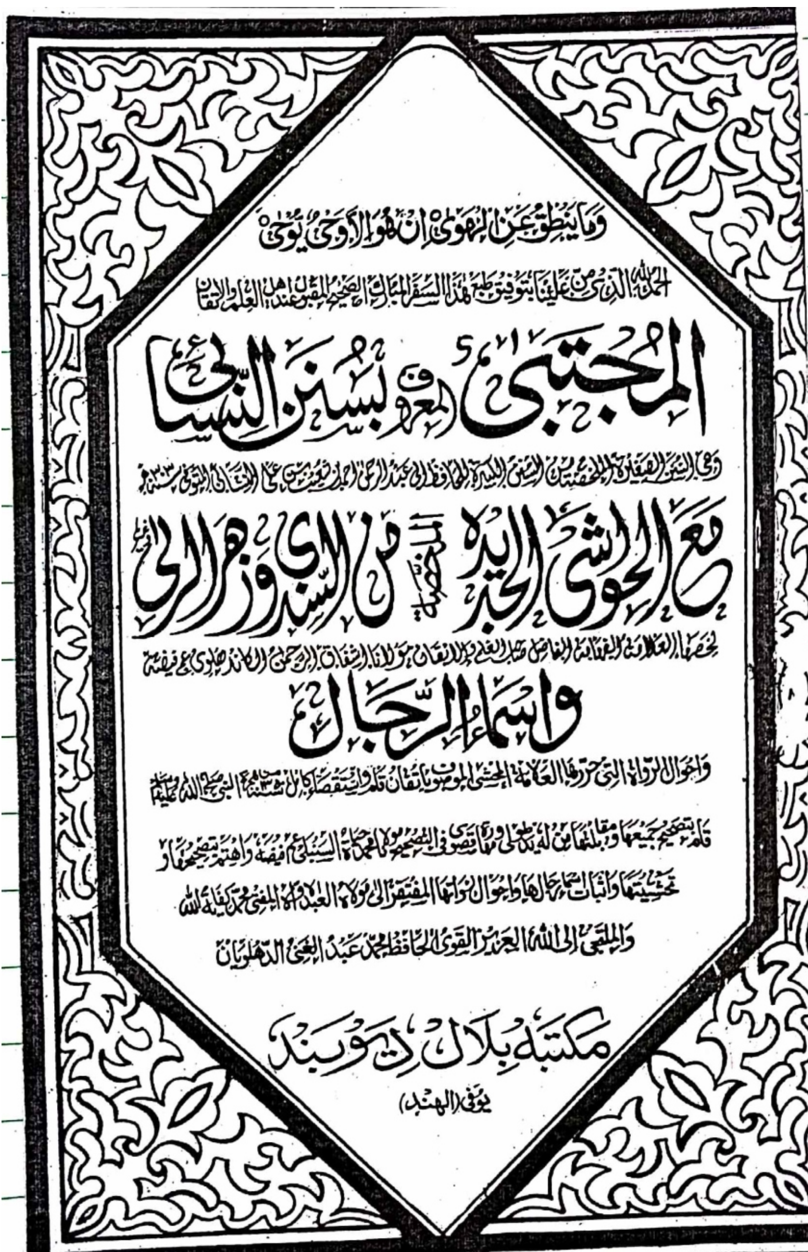
حدیث ۱۴٦

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً

حدیث ۱۴۷

حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ

سنن نسائی شریف کے سرورق (Title) کا عکس:۔



وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى

الحمد لله الذي من علينا بتوفيق طبع هذا السفر المبارك الصحيح المقبول عند اهل العلم والاتقان

المجتبى المعروف بسنن النسائي

وهي السنن الصغرى الملخصة من السنن الكبرى للحافظ ابي عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي النسائي المتوفى سنة ٣٠٣ھ

مع الحواشي الجديدة من السندي وزهر الربى

لخصها العلامة الفهامة الفاضل صاحب العلم والاتقان مولانا اشفاق الرحمن الكاندهلوي عم فيضه

واسماء الرجال

واحوال الرواة التي حررها العلامة المحشي الموصوف باتقان تام واستقصاء كامل سنة ١٣٥٣ھ من هجرة النبي صلى الله عليه وسلم

قام بتصحيح جميعها ومقابلتها من له يد طولى ومهارة قصوى في التصحيح مولانا محمد حياة السنبهلي عم فيضه واهتم بتصحيحها وتحشيتها واثبات اسماء رجالها واحوال رواتها المفتقر الى مولاه العبد الاواه المفتي محمد كفاية الله والملتجي الى الله العزيز القوي الحافظ محمد عبد الغني الدهلويان

مكتبه بلال ديوبند

يوپی (الهند)

سنن نسائی کی حوالے میں پیش کردہ جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۲۲۱ کی عبارت کے صفحے کا عکس:۔

كتاب الجنائز

توني به فأتى قبلاتي له رحمة اخبرنا اسمعيل بن مسعود حدثنا خالد عن شعبة عن سليمان الشيباني
اخبرني من مر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على قبر منتبذ فامهم وصف خلفه قلت من هو يا ابا عمرو قال ابن عباس
يعقوب بن ابراهيم حدثنا هشيم قال الشيباني اخبرنا عن الشعبي قال اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم
منتبذ فصلى عليه وصف اصحابه خلفه قيل من حدثك قال ابن عباس اخبرنا المغيرة بن عبد الرحمن حدثنا
وهو ابو اسامة حدثنا جعفر بن برقان عن حبيب بن ابي مرزوق عن عطاء عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم
امرأة بعد ما دفنت الركوب بعد الفراغ من الجنازة اخبرنا احمد بن سليمان حدثنا ابو نعيم ويحيى
ادم حدثنا مالك بن مغول عن سماك عن جابر بن سمرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة ابن الدحداح
فرس معرور فركب ومشينا معه الزيادة على القبر اخبرنا هارون بن اسحق حدثنا حفص عن ابن جريج عن
موسى وابي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبنى على القبر او يزاد عليه او يجصص
بن موسى او يكتب عليه البناء على القبر اخبرنا يوسف بن سعيد حدثنا حجاج عن ابن جريج
ابو الزبير انه سمع جابرا يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تقصيص القبور او يبنى عليها او يجلس عليها
تجصيص القبور اخبرنا عمران بن موسى قال حدثنا عبد الوارث حدثنا ايوب عن ابي الزبير عن جابر قال نهى
صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور تسوية القبور اذا رفعت اخبرنا سليمان بن داود قال اخبرنا
قال اخبرني عمرو بن الحارث ان ثمامة بن شفي حدثه قال كنا مع فضالة بن عبيد بارض الروم فتوفي صاحب لنا فامر
بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها اخبرنا عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا سفيان
عن ابي وائل عن ابي الهياج قال قال علي رضي الله عنه الا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
امشرفا الا سويته ولا صورة في بيت الا طمستها زيارة القبور اخبرني محمد بن آدم عن ابن فضيل
سنان عن محارب بن دثار عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة
فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة ايام فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في
كلها ولا تشربوا مسكرا اخبرنا محمد بن قدامة حدثنا جرير عن ابي فروة عن المغيرة بن سبيع حدثني عبد الله
عن ابيه انه كان في مجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني كنت نهيتكم ان تاكلوا لحوم الاضاحي الا ثلثا
اطعموا وادخروا ما بدا لكم وذكرت لكم ان لا تنتبذوا في الظروف الدباء والمزفت والنقير والحنتم انتبذوا فيما رأيتم
اكل مسكر ونهيتكم عن زيارة القبور فمن اراد ان يزور فليزر ولا تقولوا هجرا زيارة قبر المشرك اخبرنا
حدثنا محمد بن عبيد عن يزيد بن كيسان عن ابي حازم عن ابي هريرة قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم قبر امه فبكى
من حوله وقال استاذنت ربي عز وجل في ان استغفر لها فلم يؤذن لي واستاذنت في ان ازور قبرها فاذن لي فزوروها
فانها تذكر الموت النهي عن الاستغفار للمشركين اخبرنا محمد بن عبد الاعلى حدثنا محمد وهو ابن ثور عن معمر عن الزهري عن سعيد بن
ابيه قال لما حضرت ابا طالب الوفاة دخل عليه النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ابو جهل وعبد الله بن ابي امية فقال اي عم قل لا اله الا الله كلمة
احاج لك بها عند الله عز وجل فقال له ابو جهل وعبد الله بن ابي امية يا ابا طالب اترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزالا يكلمانه حتى كان آخر شيء كلمهم
ملة عبد المطلب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم لاستغفرن لك ما لم انه عنك فنزلت ما كان للنبي والذين آمنوا

شان نزول کا سبب یعنی جناب ابو طالب نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ تفسیر از احادیث کریمہ کے کتب احادیث کے دیگر معتبر حوالے

حوالہ نمبر:۱ سنن الترمذی

''حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَال حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ،هُوَ كُوفِيٌّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ أَنَّ مَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ، لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ)(القصص ۵۶)''

حوالہ:

''سنن الترمذی''، مؤلف:امام ابی عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سَوْرۃ الترمذی،(المتوفی ۲۷۹ھ)

(۱) ناشر:مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیۃ،مبارکپور، (یو پی)،**جلد:۲، صفحہ:۱۵۰**

(۲) ناشر :مکتبہ بلال جامع مسجد،دیو بند،**جلد: ۲، صفحہ: ۱۵۴**

(۳)جمعیّة المکنز الاسلامی،القاھرہ،مصر، (Printed in Germany)

باب: ۲۹،حدیث نمبر: ۳۴۹۱، **جلد: ۲،صفحہ: ۸۱۴**

(۴) ناشر: شرکة مکتبة و مطبعة مصطفی البابی الحلبی،(مصر)،طبع

ثانی: ۱۳۹۵ھ، ۱۹۷۵ء، حدیث: ۳۱۸۸، **جلد: ۵، صفحہ: ۱۴۱**

(۵) ناشر :امین کمپنی،دھلی،**جلد: ۲،صفحہ: ۱۵۴**

ترجمہ:۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ‘‘ کہو۔ تا کہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں۔انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش کے طعنے کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے کہ میں موت کے ڈر سے مسلمان ہو گیا ہوں،تو میں ضرور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،(إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِی مَنْ يَشَاءُ). یعنی اے نبی! تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو، ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے‘‘۔

سنن ترمذی۔جلد:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔



جمع جوامع الأحاديث والأسانيد
ومكنز الصحاح والسنن والمسانيد

Aeulestrasse 74, Postfach 86, FL 9490 Vaduz, Liechtenstein

المقر الفرعي: ٢١ طريق مصر حلوان الزراعي · المعادى · القاهرة · مصر

Production:
TraDigital Stuttgart GmbH, Ludwigstrasse 26, 70176 Stuttgart, Germany.
Phone: +49-711-6 69 78 14, Fax: +49-711-6 69 78 24, e-mail: info@tradigital.de

Printed in Germany

ISBN 3-908153-00-X
ISBN 3-908153-11-5
ISBN 3-908153-13-1

حوالہ میں پیش کردہ سنن ترمذی کی جلد:۲،صفحہ:۸۱۴، کی عبارت والے صفحہ کا عکس:۔

خَنَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا إِنَّ لَكِ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلاَلِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا الأَشْعَرِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ (٢٦/٢١٤) وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ مِنْ صَوْتِهِ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَهُوَ أَصَحُّ ذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى **باب** وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ **حدثنا** عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَاهَا يَا مُؤْمِنُ وَيُقَالُ هَاهَا يَا كَافِرُ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُ وَهَذَا يَا مُؤْمِنُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّةِ الأَرْضِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ **باب** وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الأَشْجَعِيَّةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمِّهِ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ أَشْهَدْ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَوْلاَ أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾

امام العارفین، قطب الاقطاب، ذی النور ربانی، ہیکل صمدانی، پیران پیر، الشیخ محی الدین، سیدنا عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی تفسیر جیلانی

مطبوعہ:۔ اسطنبول، ترکستان کا حوالہ

"إِنَّکَ لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلكِنَّ اللَّهَ يَهْدِی مَنْ يَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ" (القصص:۵۶)

"عَنْ سَعِيدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّاحَضَرَتْ اَبَاطَالِبِ الْوَفَاةُ جَآءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَعِنْدَهُ اَبَاجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ طَالِبِ:((يَا عَمِّ قُلْ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَکَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ))، فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ: يَااَبَاطَالِبِ! اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَاعَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْکَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْطَالِبِ اٰخِرَ مَاكَلَّمَهُمْ هُوَعَلٰى مِلَّةِعَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَاوَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ((مَاكَانَ لِلنَّبِیِّ))"

حوالہ:

”تفسیر الجیلانی“، مؤلف: الشیخ محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی، (المتوفی ۵۶۱ھ)

ناشر: مرکز الجیلانی للبحوث العلمیة، اسطنبول (ترکستان)،

جلد: ۴، صفحہ: ۱۸۸

ترجمہ:

”حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ تو ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیّہ بن مغیرہ موجود تھے، نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا: ”**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**“ کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے اعراض کرتے ہو؟ حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اسی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات انہیں کہی، وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے، اور ”**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**“ کہنے سے انکار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کروں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی“۔

غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پر غور کریں:۔

پیران پیر دستگیر **سیدنا غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''تفسیر جیلانی'' کے **صفحہ:۱۸۸،** پر قرآن مجید کی سورۃ القصص کی آیت:۵۶، **''اِنَّکَ لَاتَھۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ''** کی تفسیر کے ضمن میں صفحہ:۱۸۸، کے نیچے کے حصّہ میں **نمبر:۲،** پر جو حاشیہ ارقام فرمایا ہے، اس کا ماحصل یہ ہے کہ:۔

- **حضور اقدس، جان ایمان** صلی اللہ علیہ وسلم نے **جناب ابوطالب** کے انتقال کے وقت ان سے فرمایا کہ اے چچا! **''لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''** کا کلمہ پڑھو۔ میں آپ کے ایمان کی **اللہ تعالیٰ** کے حضور گواہی دوں گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب سے بار بار یہی فرماتے رہے لیکن کیا نتیجہ آیا؟ تفسیر جیلانی کے الفاظ ہیں کہ **''وَاَبیٰ اَنۡ یَّقُوۡلَ : لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''** یعنی **''ابوطالب نے کلمہ شہادت پڑھنے سے انکار کر دیا۔''** جس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ جناب ابوطالب نے اسلام قبول نہیں کیا۔ یعنی مسلمان نہیں ہوئے۔ اب قارئین کرام ہی خود فیصلہ فرمائیں کہ جو مسلمان نہیں ہوتا، وہ کیا ہوتا ہے؟ جو شخص کلمہ پڑھنے سے انکار کرے اور اسلام قبول نہ کرے کیا وہ مؤمن ہوسکتا ہے؟

- **حضور اقدس** صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید خواہش (حرص) تھی کہ جناب ابوطالب ہدایت قبول کرکے دین اسلام میں داخل ہوجائیں۔ لیکن جناب ابوطالب کے انکار کرنے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہش پوری نہ ہوئی۔ لہذا آپ کو قلق یعنی رنج ہوا اور بتقاضائے بشری ملول یعنی رنجیدہ ہوئے۔ مشیّتِ ایزدی کو منظور نہ

تھا کہ محبوب اعظم و اکرم ﷺ کبیدہ خاطر ہوں۔ محبوب کے رنج کو دور کر کے محبوب کی تسلّی اور خاطر طبع کے لئے سورۃ القصص کی آیت نمبر: ۵۶ نازل ہوئی کہ "**بے شک! یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو۔ اللہ ہدایت فرماتا ہے، جسے چاہے۔**" (آیت کا ترجمہ)۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جناب ابوطالب کو ہدایت نہ ملی اور انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔

- جب جناب ابوطالب نے کلمہ پڑھنے سے انکار کیا۔ تو حضور اقدس ﷺ نے ان کے ساتھ قرابت داری، ان کے احسانات، ان کی خدمات، آپ کے ساتھ ان کی ہمدردی اور محبت کا لحاظ فرماتے ہوئے "**لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ**" یعنی "**میں تمہارے لئے استغفار کروں گا۔**" یعنی حضور اقدس ﷺ نے باوجود جناب ابوطالب کے ایمان نہ لانے پر بھی ان کے لئے استغفار یعنی مغفرت یعنی اللہ تعالیٰ سے بخشش اور معافی طلب کرنے کو فرمایا۔ لیکن ساتھ میں یہ قید (Condition) یعنی شرط بھی لگا دی کہ "**مَالَمْ اُنْہَ عَنْکَ**" یعنی "**جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔**"
- **جناب ابوطالب** کے انتقال کے بعد **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ جناب ابوطالب کے لئے دعائے مغفرت فرماتے رہے۔ حالانکہ حضور اقدس ﷺ کے علم میں یہ بات تھی کہ میرے کہنے اور اصرار کرنے کے باوجود بھی جناب ابوطالب نے کلمہ نہیں پڑھا اور ملت غیر اسلام پر انتقال کئے ہوئے ہیں۔ لیکن حضور اقدس ﷺ نے ایفائے عہد یعنی وعدہ پورا کرنے کے لئے جناب ابوطالب کے لئے دعائے مغفرت فرما کر قرابت، صلۂ رحمی اور اپنی شان **رحمۃ للعٰلمین** کا مظاہرہ فرماتے ہوئے جناب ابوطالب کے انتقال کے

بعدان کے لئے استغفار فرماتے رہے۔ لیکن مشیئت ایزدی کو یہ منظور نہ تھا۔ لہذا اپنے **محبوب اعظم واکرم** ﷺ کو ممانعت فرماتے ہوئے آیت نازل فرمائی کہ "**مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ**"۔ (پارہ:۱۱، سورۃ التوبہ، آیت:۱۱۳)۔ ترجمہ: "نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔ اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں۔ جب کہ انہیں کُھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔" (کنزالایمان)

- سورۃ التوبہ کی مذکورہ آیت کے انداز بیان کو ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے محبوب اعظم کو منع فرمایا جارہا ہے۔ کس بات سے؟ مغفرت چاہنے سے۔ کس کے لئے؟ مشرک کے لئے۔ کون مشرک؟ ہر مشرک کے لئے۔ لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت بھی فرمائی جارہی ہے کہ اگر وہ مشرک رشتہ دار بھی ہو، تب بھی اس کی مغفرت اور بخشش مت چاہو۔ ابو طالب **حضور اقدس** ﷺ کے **حقیقی اور شفیق چچا** تھے۔ پھر بھی حضور اقدس ﷺ کو "**مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ**" کے ارشاد سے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی ممانعت فرمادی گئی۔ کیوں ممانعت فرمادی گئی؟ اس لئے اور یہ فرما کر "**اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ**" یعنی "**مشرکوں کی مغفرت نہ چاہیں**" اس ارشادِ عالی کے بعد اب "مشرکین" کی وضاحت فرمائی جارہی ہے کہ "وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى" یعنی "**اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں**"۔
- جناب **ابوطالب** اور حضور اقدس ﷺ کے درمیان چاچا اور بھتیجے کا رشتہ تھا۔ ابوطالب رشتہ میں حضور اقدس کے حقیقی چچا تھے۔ لیکن قرآن مجید نے

صاف فیصلہ فرمادیا کہ تمام رشتوں سے بڑھ کر ایمان کا رشتہ ہے۔ **ایمان کے رشتہ کے مقابل نسبی رشتہ (Family Relation) کی کوئی اہمیت ووقعت نہیں۔** خود اپنے محبوب اعظم، **وہ محبوب اعظم کہ جن کے صدقہ میں کائنات کو وجود بخشا، ایسے محبوب اعظم واکرم کو بھی اپنے حقیقی چچا کے لئے استغفار کرنے کی ممانعت فرمادی۔** اور ممانعت کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ **"مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ"** یعنی **"جب کہ انہیں کُھل چکا"** یعنی "معلوم ہو چکا" کیا معلوم ہو چکا؟ اور کب **معلوم** ہو چکا؟ ان کے **انتقال کے وقت**، جب اے محبوب! آپ انہیں ہدایت فرمانے اور کلمہ پڑھانے گئے تھے، تب ہی کھل چکا تھا یعنی معلوم ہو چکا تھا کہ یہ کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوئے اور جو کلمہ کا انکار کر کے مسلمان نہ ہو، وہ **"أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ"** یعنی **"وہ دوزخی ہیں"۔**

- ⊙ کتب تفاسیر کی متعدد معتمد ومستند ومعتبر کتب میں سورۃ التوبۃ کی آیت: ۱۱۳، کی تفسیر میں صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ **"یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔"** جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ **حضور اقدس** ﷺ کو **جناب ابوطالب** کی مغفرت چاہنے سے **ممانعت** فرمائی گئی ہے، کیونکہ ان کا انتقال حالت ایمان میں نہیں ہوا ہے۔ تو جب ان کا ایمان کی حالت میں انتقال نہیں ہوا، تو ان کا شمار بھی مغفرت کی **ممانعت** فرمودہ زمرے میں ہوتا ہے۔
- ⊙ **جناب ابوطالب** جنت میں ہیں یا اور کہیں؟ اس کا خلاصہ احادیث کریمہ میں کثرت سے وارد ہے۔ ان احادیث کو آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔
- ⊙ "تفسیر جیلانی" کے سرورق اور حوالہ میں پیش کردہ عبارت کے اصل صفحے کا عکس (Zerox) ذیل میں پیش خدمت ہے۔

تفسیر جیلانی، جلد:۴ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

سلسلة كتب

السيّد الشّريف الشّيخ

محي الدّين أبي محمّد عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني

« قدّس سرّه »

تفسير الجيلاني

لمولانا ذي النور الرباني والهيكل الصمداني فذلكة طروس الدفتر النوراني

إمام العارفين .. تاج الدين .. القطب الكامل

السيّد عبد القادر الجيلاني (قدّس سرّه)

بحث وتحقيق -

السّيّد الشّريف الدّكتور محمّد فاضل جيلاني الحسني

التّيلاني الجمزرقي

الجزء الرّابع

حوالہ میں پیش کردہ تفسیر جیلانی، جلد:۴ کے صفحہ:۱۸۸ کی عبارت والے صفحہ کا عکس:۔

وَقَالُوا۟ لَنَآ أَعْمَـٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَـٰلُكُمْ سَلَـٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى ٱلْجَـٰهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ

وتحرزاً عن وصمة المداهنة والمراضاة بما لا يرضى منه سبحانه ﴿وَقَالُوا۟﴾ من سلامة نفوسهم وكمال علمهم[1] للمرتكبين بعد ما لم يقدروا على نهيهم ﴿لَنَآ﴾ جزاء ﴿أَعْمَـٰلُنَا﴾ التي اقترفناها بسعينا واجتهادنا ﴿وَلَكُمْ﴾ جزاء ﴿أَعْمَـٰلُكُمْ﴾ التي أنتم عليها مصرين، وقالوا لهم حين توديعهم والذب عنهم: ﴿سَلَـٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾ أي سلمكم الله العفو الرحيم عن عوائد ما كنتم عليه، ووفقكم على التوبة والإنابة، وما لنا معكم مطالبةٌ ومجادلةٌ سوى إنا ﴿لَا نَبْتَغِى﴾ ولا نطلب مصاحبة ﴿ٱلْجَـٰهِلِينَ ﴿٥٥﴾﴾ بسوء عواقب الخصائل الغير المرضية عند الله وعند خالص عباده.

ثم لما احتضر أبو طالب ودنا أن يخرج من الدنيا جاءه الرسول ﷺ مهتماً بإيمانه وتوحيده، فقال له: «قُلْ يَا عَمّ مَرَّةً لَا إِلَهَ إِلَّا الله، أَحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ رَبِّي، وَأَخْرُجُكَ بِهَا عَنْ زُمْرَةِ الْمُشْرِكِيْنَ»، قال: يا ابن أخي، والله إني علمت إنك لصادق في جميع ما جئت به، لكن أكره أن يقال: جزع أبو طالب عند الموت أي ضعف وجبن، أنزل سبحانه هذه الآية تأديباً لحبيبه ﷺ، وردعاً عن طلب شيء لا يُعرف حصوله[2] فقال: ﴿إِنَّكَ﴾،

---

(١) في المخطوط (حلمهم).

(٢) حديث متفق عليه ذكره البخاري بلفظ: (عن سَعِيدُ بن الْمُسَيَّبِ، عن أبيه أَنَّهُ أخبره أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رسول الله ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بن هِشَام وَعَبْدَ اللهِ بن أبي أُمَيَّةَ بن الْمُغِيرَةِ قال رسول اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ: «يا عَمِّ قُلْ: لَا إِلَهَ إلا الله كَلِمَةً أَشْهَدُ لك بها عِنْدَ الله»، فقال أبو جَهْلٍ وَعَبْدُ الله بن أبي أُمَيَّةَ: يا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عن مِلَّةِ عبد الْمُطَّلِبِ؟! فلم يَزَلْ رسول الله ﷺ يَعْرِضُهَا عليه وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حتى قال أبو طَالِبٍ آخِرَ ما كَلَّمَهُمْ هو على مِلَّةِ عبد الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إلا الله ، فقال رسول الله ﷺ: أَمَا والله لَأَسْتَغْفِرَنَّ لك ما لم أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ الله تَعَالَى

کتب تفاسیر میں جس کا شمار مایۂ ناز تفسیر میں ہوتا ہے اور تقریباً سات سو (۷۰۰) سال پہلے لکھی گئی کتاب "تفسیر القرآن العظیم" المعروف "تفسیر ابن کثیر"

مفسر:۔امام اجل، الحافظ عماد الدین، ابی الفداء اسمٰعیل بن بن کثیر قرشی دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ کا حوالہ

يَقُولُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ ﷺ إِنَّكَ يَا مُحَمَّد ((**لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ**))أَيْ لَيْسَ إِلَيْكَ ذَلِكَ، إِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، وَلَهُ الْحِكْمَةُ الْبَالِغَةُ وَالْحُجَّةُ الدَّامِغَةُ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: ((**لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ**)) (البقرة: ۲۷۲). وَقَالَ تَعَالَى: ((**وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ**)). (يوسف: ۱۰۳) وَهَذِهِ الْآيَةُ أَخَصُّ مِنْ هَذَا كُلِّهِ، فَإِنَّهُ قَالَ: ((**إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ**)) أَيْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ يَسْتَحِقُّ الْهِدَايَةَ بِمَنْ يَسْتَحِقُّ الْغَوَايَةَ. وَقَدْ ثَبَتَ فِي ((**الصَّحِيحَيْنِ**)) أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ كَانَ يَحُوطُهُ وَيَنْصُرُهُ وَيَقُومُ فِي صَفِّهِ وَيُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا طَبْعِيًّا لَا شَرْعِيًّا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَحَانَ أَجَلُهُ،

دَعَـاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَـى الْـإِيـمَانِ وَالدُّخُولِ فِى الْإِسُلَامِ.
فَسَبَقَ الْقَدَرُ فِيهِ وَاخْتُطِفَ مِنْ يَدِهِ، فَاسْتَمَرَّ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ
مِـنَ الْكُفْرِ، وَلِلَّهِ الْحِكْمَةُ التَّامَّةُ .قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِى سَعِيدُ
بْـنُ الْـمُسَيَّـبِ عَـنْ أَبِيهِ، وَهُوَ الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزَنٍ الْمَخْزُومِيُّ
رَضِـيَ الـلَّهُ عَنْهُ قَالَ :لَـمَّـا حَـضَـرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَـوَجَـدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ
بْنَ أَبِى أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :يَا عَمِّ قُلْ لَا
إِلَـهَ إِلَّا الـلَّـهُ، كَـلِـمَةً أحاج لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ
وَعَبْـدُ الـلَّهِ بْنُ أَبِى أُمَيَّةَ :يَـا أَبَـا طَـالِـبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا
عَـلَيْـهِ وَيَـعُودَانِ لَهُ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى كَانَ آخِرَ مَا قَالَ:هُوَ
عَـلٰـى مِـلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ
رَسُـولُ اللَّهِ ﷺ والـلّٰـه لَأَسْـتَـغْـفِـرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ((**مَا كانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
لِـلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كانُوا أُولِى قُرْبى**)). (التوبة:١١٣) وَأَنْزَلَ
فى أبى طالب ((**إِنَّكَ لا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى
مَنْ يَشاءُ**)). أَخْـرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَهَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
فِى صَحِيحِهِ، وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِى

حَـازِمٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :لَـمَّا حَضَرَتْ وَفَاةُ أَبِی طَالِبٍ أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: یَا عَمَّاهُ قُلْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ لَکَ بِهَـا یَـوْمَ الْقِیَامَةِ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَیِّرَنِی بِهَا قُرَیْشٌ یَقُولُونَ مَا حَمَلَهُ عَلَیْهِ إِلَّا جَزَعُ الْمَوْتِ، لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَیْنَکَ، لا أَقُولُهَا إِلَّا لِأُقِـرَّ بها عینک، فأنزل الله تعالی: ((إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَکِنَّ اللَّهَ یَهْدِی مَنْ یَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ)).

حوالہ: **"تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)"**، مؤلف: امام حافظ عمادالدین، أبوالفداء إسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ)

(۱) ناشر: داراحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، **جلد:۳، صفحہ: ۳۹۹**

(۲) ناشر: دارالکتب العلمیة، منشورات محمد علی بیضون، بیروت، طبع اول: ۱۴۱۹ھ، **جلد: ۶، صفحہ: ۲۲۱**

ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ سے فرماتا ہے اے محمد ﷺ! (بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو) یہ آپ کے لئے ضروری نہیں، آپ کے ذمہ تو پیغام پہنچانا ہی ہے، ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور کسی معاملہ کے آخر تک پہنچنا اسی کی ذات کے شایان شان ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَیْسَ عَلَیْکَ

هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَشَآءُ۔ (پارہ:۳،سورہ بقرہ،آیت نمبر: ۲۷۲)۔ترجمہ:۔ انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں، ہاں اللہ راہ دیتا ہے، جسے چاہتا ہے) اورارشادفرماتا ہے: وَمَآ أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ. (پارہ:۱۳،سورہ یوسف،آیت نمبر:۱۰۴)۔ترجمہ:۔اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے) اور یہ آیت ان تمام آیتوں سے زیادہ خاص ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَنْ يَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ. ترجمہ:. بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو)۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون ہدایت کا مستحق ہے اور کون گمراہیت کا،اور صحیحین (بخاری ومسلم) سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ یہ آیت حضورﷺ کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

ابوطالب حضوراقدسﷺ کی حفاظت،نصرت کرتے اور آپ کے ساتھ آگے آگے رہتے اور بے انتہا محبت کرتے تھے،لیکن یہ سب کچھ طبعی طور پرتھا،نہ کہ شرعی طور پر،توجب وہ قریب الموت ہوئے،تورسول اللہﷺ نے ان کو ایمان لانے اور اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی،آخر تقدیرالٰہی غالب آئی،اوران کے ہاتھ سے ہدایت نکال لی گئی اور کفر پر ہی ان کا اصرار رہا،اور مکمل حکمت اللہ ہی کے لئے ہے۔

حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد مسیّب بن حزن مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیہ بن مغیرہ موجود تھے، نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا! "**لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ**" کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے اللہ کے حضور گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے مکر (پھر) جاتے ہو؟ لہذا حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اپنی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے اور "**لَااِلٰـهَ اِلَّااللّٰـهُ**" کہنے سے انکار کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کرتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ((**مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى.** (پارہ:١٠، سورۃالتوبۃ، آیت نمبر:١١٣) ترجمہ: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں) اور ابوطالب کے بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی: (**إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ**

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِى مَنْ يَشاءُ. ترجمه:. بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے)۔

اس حدیث کو ان دونوں (امام بخاری وامام مسلم) نے حضرت امام زہری سے روایت کیا ہے، اسی طرح امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے، ایسے ہی امام ترمذی حضرت یزید بن کیسان سے روایت کرتے ہیں، وہ ابی حازم سے، وہ حضرت ابو ہریرہ سے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا،تو رسول اکرم ﷺ تشریف لائے ،اورفرمایا:اے چچا کہو"لَاۤ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰـهُ "تاکہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں،انہوں نے کہا:اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ اس نے موت کے ڈر سے ہی کلمہ پڑھا ہے،تو میں ضرور ایمان لاکر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔اور یہ بات آپ کی آنکھ کو ٹھنڈک پہنچانے ہی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِى مَنْ يَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ. ترجمه:. بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو"

نوٹ:۔ ''تفسیر ابن کثیر'' ۔ مطبوعہ :۔ داراحیاء التراث ۔ بیروت ۔ لبنان کی جلد نمبر:۳ کا سرورق اور صفحہ نمبر:۳۹۹ کا عکس ذیل میں دیا گیا ہے۔

تفسير القرآن العظيم

وَيليه كتاب فضائل القرآن

للإمام الحافظ عماد الدين، أبي الفداء اسماعيل بن كثير القرشي الدمشقي المتوفى سنة ٧٧٤ هـ

الجزء الثالث

تقديم
محمد عبد الرحمن المرعشلي

اعداد
مكتب تحقيق دار احياء التراث العربي

طبعة جديدة منقحة ومصححة
أعدّ فهارسها
رياض عبد الله عبد الهادي

دار احياء التراث العربي
بيروت - لبنان

"تفسیر ابن کثیر" جلد:۳، صفحہ:۳۹۹، والی عبارت کے صفحہ کا عکس:۔

الآيات ﴿الَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِهِۦ هُم بِهِۦ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾﴾ - إلى قوله - ﴿لَا نَبْتَغِى الْجَٰهِلِينَ﴾ قال: وسألت الزهري عن هذه الآيات فيمن نزلت؟ قال: ما زلت أسمع من علمائنا أنهن نزلن في النجاشي وأصحابه رضي الله عنهم والآيات اللاتي في سورة المائدة ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا﴾ - إلى قوله - ﴿فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّٰهِدِينَ﴾

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوٓا۟ إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَآ ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا ءَامِنًا يُجْبَىٰٓ إِلَيْهِ ثَمَرَٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾﴾

يقول تعالىٰ لرسوله ﷺ إنك يا محمد ﴿لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ أي ليس إليك ذلك، إنما عليك البلاغ، والله يهدي من يشاء، وله الحكمة البالغة والحجة الدامغة، كما قال تعالىٰ: ﴿لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَىٰهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾. وقال تعالىٰ: ﴿وَمَآ أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾﴾ وهذه الآية أخص من هذا كله، فإنه قال ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾﴾ أي هو أعلم بمن يستحق الهداية ممن يستحق الغواية، وقد ثبت في «الصحيحين» أنها نزلت في أبي طالب عم رسول الله ﷺ، وقد كان يحوطه وينصره، ويقوم في صفه ويحبه حباً شديداً طبعياً لا شرعياً، فلما حضرته الوفاة وحان أجله، دعاه رسول الله ﷺ إلى الإيمان والدخول في الإسلام، فسبق القدر فيه واختطف من يده، فاستمر على ما كان عليه من الكفر، ولله الحكمة التامة. قال الزهري: حدثني سعيد بن المسيب عن أبيه، وهو المسيب بن حزن المخزومي رضي الله عنه، قال: لما حضرت أبا طالب الوفاة، جاءه رسول الله ﷺ، فوجد عنده أبا جهل بن هشام وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة، فقال رسول الله ﷺ «يا عم قل لا إله إلا الله، كلمة أحاج لك بها عند الله» فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية: يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب؟ فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه ويعودان له بتلك المقالة حتى كان آخر ما قال: هو على ملة عبد المطلب، وأبى أن يقول لا إله إلا الله، فقال رسول الله ﷺ «والله لأستغفرن لك ما لم أنه عنك» فأنزل الله تعالىٰ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا۟ أُو۟لِى قُرْبَىٰ﴾ وأنزل في أبي طالب ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ﴾ أخرجاه من حديث الزهري، وهكذا رواه مسلم في «صحيحه»، والترمذي من حديث يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة قال: لما حضرت وفاة أبي طالب أتاه رسول الله ﷺ فقال «يا عماه قل لا إله إلا الله، أشهد لك بها يوم القيامة» فقال: لولا أن تعيرني بها قريش يقولون ما حمله عليه إلا جزع الموت، لأقررت بها عينك، لا أقولها إلا لأقر بها عينك، فأنزل الله تعالىٰ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِى مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾﴾ وقال الترمذي: حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث يزيد بن كيسان، ورواه الإمام أحمد عن يحيىٰ بن سعيد القطان عن يزيد بن كيسان: حدثني أبو حازم عن أبي هريرة فذكره بنحوه؛ وهكذا قال ابن عباس وابن عمر ومجاهد والشعبي وقتادة: إنها نزلت في أبي طالب حين عرض عليه رسول الله ﷺ أن يقول لا إله إلا الله، فأبى عليه ذلك، وقال: أي ابن أخي ملة الأشياخ، وكان آخر ما قاله هو على ملة عبد المطلب.

قال ابن أبي حاتم: حدثنا أبي، حدثنا أبو سلمة، حدثنا حماد بن سلمة، حدثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن أبي راشد قال: كان رسول قيصر جاء إلي، قال: كتب معي قيصر إلى رسول الله ﷺ كتاباً، فأتيته فدفعت الكتاب فوضعه في حجره، ثم قال «ممن الرجل؟» قلت: من تنوخ. قال «هل لك في دين أبيك إبراهيم الحنيفية؟» قلت: إني رسول قوم وعلى دينهم حتى أرجع إليهم، فضحك رسول الله ﷺ ونظر إلى أصحابه، وقال «إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء».

وقوله تعالىٰ: ﴿وَقَالُوٓا۟ إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَآ﴾ يقول تعالىٰ مخبراً عن إعتذار بعض الكفار في عدم إتباع الهدى حيث قالوا لرسول الله ﷺ ﴿إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَآ﴾ أي نخشى إن اتبعنا ما جئت به من الهدى وخالفنا من حولنا من أحياء العرب المشركين، أن يقصدونا بالأذى والمحاربة، ويتخطفونا أينما كنا؛ قال الله تعالىٰ مجيباً لهم ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن

قرآن شریف کی معتبر تفاسیر میں شمار ہونے والی

''تفسیر روح المعانی'' المعروف ''تفسیر آلوسی''

مفسر:۔امام ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی المتوفی ۱۲۷۰ھ کا ٹھوس حوالہ

''أخرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُ وَابْنُ أبِیْ حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ أبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ وَفَاةُ أبِیْ طَالِبٍ أتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: يَا عَمَّاهُ قُلْ لَا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ أشْهَدُ لَکَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: لَوْلَا أن يُّعَيِّرُوْنِی قُرَيْشٌ يَقُوْلُوْنَ: مَا حَمَلَهُ عَلَيْهَا إلَّا جَزْعُهُ مِنَ الْمَوْتِ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَکَ، فَأنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی'' **إنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أحْبَبْتَ**'' الآية.

وَأخْرَجَ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم وَأحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أبِيْهِ نَحْوُ ذٰلِکَ، وَأخْرَجَ أبُوْ سَهْلِ السَّرِیِّ بْنِ سَهْلٍ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ عَنْ أبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أنَّهُ قَالَ: ''**إنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أحْبَبْتَ**'' الخ، نَزَلَتْ فِیْ أبِیْ طَالِبٍ ألَحَ النَّبِیُّ ﷺ أن يُّسَلِّمَ فَأبٰی فَأنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذِهِ الآيَةُ.

حوالہ: ”روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم المعروف بتفسیرالالوسی“، مؤلف:شھاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الألوسی (المتوفی : ۱۲۷۰ھ) ناشر :دار الکتب العلمیة ،بیروت،طبع اول:۱۴۱۵ھ،جلد:۱۰ ، صفحہ:۳۰۳

ترجمہ: ”حضرت عبد بن حمید اورامام مسلم اورامام ترمذی اورابن ابی حاتم اورابن مردویہ اورامام بیہقی نے دلائل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایاہے کہ وہ فرماتے ہیں جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا،تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے ،اورفرمایا:اے چچا کہو”**لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** “تاکہ میں روزِ قیامت اللہ کے حضور تمہارے لئے گواہی دوں، انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش کے عاردلانے کا اندیشہ نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے وہ موت کے ڈر سے مسلمان ہوگیاہے،تو میں ضرور ایمان لاکرآپ کی آنکھ کوٹھنڈی کرتا۔اس پراللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،” **إِنَّکَ لا تَھْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ**“ الآیة. اورامام بخاری اورامام مسلم اوراحمد ونسائی وغیرہم نے سعید بن مسیّب نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کیا اورابوسہل نے عن عبدالقدوس عن ابی صالح عن ابن عباس کے طرق سے روایت کی ،انہوں نے کہا:**إِنَّکَ لا تَھْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ**“ الآیة. یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ کی خواہش تھی کہ وہ اسلام قبول کریں، توانہوں نے انکارکیا،تواللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

"تفسیر روح المعانی" جلد:۹،۱۰ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

روح المعاني

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

تأليف

العلامة أبي الفضل شهاب الدين

السيد محمود الألوسي البغدادي

المتوفى سنة ١٢٧٠هـ

ضبطه وصححه

علي عبد الباري عطية

المجلد السابع

٩ ـ ١٠

المحتوى

الآية (١) من سورة الأنبياء ـ الآية (٢٠) من سورة الفرقان

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

’’تفسیر روح المعانی‘‘ جلد:۱۰، صفحہ:۳۰۳ والی عبارت کے صفحہ کا عکس:۔

كفروا به وبموسى عليهما الصلاة والسلام فكانوا على عكس قوم هم أجانب عنه صلى الله تعالى عليه وسلم حيث آمنوا بما جاء به من الحق وقالوا: إنه الحق من ربنا ثم صرحوا بتقادم إيمانهم به وأشاروا بذلك إلى إيمانهم بنبيهم وبما جاءهم به أيضاً فلو لم يحمل إنك لا تهدي من أحببت على نفي القدرة على إدخال من أحبه عليه الصلاة والسلام في الإسلام بل حمل على نفي وقوع إدخاله صلى الله تعالى عليه وسلم إياه فيه لبعد الكلام عن التسلية وقرب إلى العتاب فإنه على طرز قولك لمن له أحباب لا ينفعهم إنك لا تنفع أحبابك وهو إذا لم يؤول بأنك لا تقدر على نفع أحبابك فإنما يقال على سبيل العتاب أو التوبيخ أو نحوه دون سبيل التسلية، ولما كان لهدايته تعالى أولئك الذين أوتوا الكتاب مدخلاً فيما يستدعي التسلية كان المناسب إبقاء ﴿ولكن الله يهدي من يشاء﴾ على ظاهره من وقوع الهداية بالفعل دون القدرة على الهداية وإثبات ذلك له تعالى فرع إثبات القدرة ففي إثباته إثباتها لا محالة فيصادف الاستدراك المحز، وحمل المهتدين على المستعدين للهداية لا يستدعي حمل يهدي على يقدر على الهداية فما ذكر من اللزوم ممنوع؛ ويجوز أن يراد بالمهتدين المتصفون بالهداية بالفعل، والمراد بعلمه تعالى بهم مجازاته سبحانه على اهتدائهم فكأنه قيل: وهو تعالى أعلم بالمهتدين كأولئك الذين ذكروا من أهل الكتاب فيجازيهم على اهتدائهم بأجر أو بأجرين فتأمل، والآية على ما نطقت به كثير من الأخبار نزلت في أبي طالب.

أخرج عبد بن حميد ومسلم والترمذي وابن أبي حاتم وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن أبي هريرة قال: لما حضرت وفاة أبي طالب أتاه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا عماه قل لا إله إلا الله أشهد لك بها عند الله يوم القيامة فقال: لولا أن يعيروني قريش يقولون: ما حمله عليها إلا جزعه من الموت لأقررت بها عينك، فأنزل الله تعالى ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ الآية.

وأخرج البخاري ومسلم وأحمد والنسائي وغيرهم، عن سعيد بن المسيب عن أبيه نحو ذلك، وأخرج أبو سهل السري بن سهل من طريق عبد القدوس عن أبي صالح عن ابن عباس أنه قال: ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ إلخ نزلت في أبي طالب ألح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن يسلم فأبى فأنزل الله تعالى هذه الآية وقد روى نزولها فيه عنه أيضاً ابن مردويه، ومسألة إسلامه خلافية، وحكاية إجماع المسلمين أو المفسرين على أن الآية نزلت فيه لا تصح فقد ذهب الشيعة وغير واحد من مفسريهم إلى إسلامه وادعوا إجماع أئمة أهل البيت على ذلك وأن أكثر قصائده تشهد له بذلك؛ وكأن من يدعي إجماع المسلمين لا يعتد بخلاف الشيعة ولا يعول على رواياتهم؛ ثم إنه على القول بعدم إسلامه لا ينبغي سبه والتكلم فيه بفضول الكلام فإن ذلك مما يتأذى به العلويون بل لا يبعد أن يكون مما يتأذى به النبي عليه الصلاة والسلام الذي نطقت الآية بناء على هذه الروايات بحبه إياه، والاحتياط لا يخفى على ذي فهم.

ولأجل عين ألف عين تكرم

﴿وَقَالُوٓاْ إِن نَّتَّبِعِ ٱلۡهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ أَرۡضِنَآۚ أَوَلَمۡ نُمَكِّن لَّهُمۡ حَرَمًا ءَامِنٗا يُجۡبَىٰٓ إِلَيۡهِ ثَمَرَٰتُ كُلِّ شَيۡءٖ رِّزۡقٗا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ۝٥٧ وَكَمۡ أَهۡلَكۡنَا مِن قَرۡيَةِۭ بَطِرَتۡ مَعِيشَتَهَاۖ فَتِلۡكَ مَسَٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَن مِّنۢ بَعۡدِهِمۡ إِلَّا قَلِيلٗاۖ وَكُنَّا نَحۡنُ ٱلۡوَٰرِثِينَ ۝٥٨ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ ٱلۡقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبۡعَثَ فِيٓ أُمِّهَا رَسُولٗا يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِنَاۚ وَمَا كُنَّا مُهۡلِكِي ٱلۡقُرَىٰٓ إِلَّا وَأَهۡلُهَا ظَٰلِمُونَ ۝٥٩ وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيۡءٖ فَمَتَٰعُ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتُهَاۚ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ۝٦٠ أَفَمَن وَعَدۡنَٰهُ وَعۡدًا

آٹھ (۸۰۰) سوسال پہلے لکھی گئی قرآن کی تفسیر کی کتاب

''الجامع لاحکام القرآن'' جو ''تفسیر قرطبی''

مفسر:۔امام ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی۔المتوفی ۶۷۱ھ

کے نام سے مشہور اور معتبر ہے۔اس کا حوالہ

''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (۱۱۳)''

''روی مسلم عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّاحَضَرَتْ اَبَاطَالِبِ الْوَفَاةُ جَآءَ هُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَعِنْدَهُ اَبَاجَهْلٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :((يَا عَمِّ،قُلْ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةًاَشْهَدُ لَكَ بِهَاعِنْدَاللّٰهِ))، فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ:يَااَبَاطَالِبٍ! اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْرِضُهَاعَلَيْهِ وَيُعِيْدُلَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةِحَتّٰى قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَاكَلَّمَهُمْ: هُوَعَلٰى مِلَّةِعَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :(اَمَاوَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ)، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عزوجل: **(مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ)** اِلخ.وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :**(إِنَّكَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ)**اِلخ.''

حوالہ:۔

"الجامع لاحکام القرآن(تفسیر قرطبی)"، مؤلف: ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، (المتوفیٰ ۶۷۱ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت (لبنان)، **جلد: ۴، حصہ: ۸، صفحہ: ۱۷۳**

ترجمہ:

"امام مسلم سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ۔انہوں نے بیان کیا کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو ان کے پاس ابو جہل اور عبداللہ بن امیّہ بن مغیرہ موجود تھے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے چچا: "**لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ**" کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے گواہی دوں گا، تو ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابو طالب ! کیا عبدالمطلب کے دین سے اعراض کرتے ہو؟ حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں ان سے اسی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابو طالب نے جو آخری بات انہیں کہی: وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے، اور **لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ** کہنے سے انکار کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم ! میں آپ کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کروں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **(مَاکَانَ لِلنَّبِیِّ)** اِلخ۔ اور اللہ نے ابو طالب کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ سے فرمایا۔ **(اِنَّکَ لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ)** اِلخ.

تفسیر قرطبی۔ جلد:۴، حصہ:۸ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الجامع لأحكام القرآن

لأبي عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي

(المتوفى سنة ٦٧١ هـ)

تحقيق

سالم مصطفى البدري

المجلد الرابع

٧ - ٨

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تفسیر قرطبی۔جلد:۴،حصہ:۸کی جوعبارت حوالے میں پیش کی گئی ہے۔اس عبارت کا صفحہ نمبر:۱۷۳ کا عکس:۔

وهكذا هي لغتهم. ومتى جاء في كلامهم أمر ثمانية أدخلوا الواو. قلت: هي لغة قريش. وسيأتي بيانه ونقضه في سورة «الكهف» إن شاء الله تعالى وفي الزمر أيضاً بحول الله تعالى.

قوله تعالى: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن يَسۡتَغۡفِرُواْ لِلۡمُشۡرِكِينَ وَلَوۡ كَانُوٓاْ أُوْلِي قُرۡبَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ أَنَّهُمۡ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَحِيمِ ﴿١١٣﴾

فيه ثلاث مسائل:

الأولى: روى مسلم عن سعيد بن المسيِّب عن أبيه قال: لما حضرت أبا طالب الوفاةُ جاءه رسول الله ﷺ فوجد عنده أبا جهل وعبدَالله بن أبي أميّة بن المغيرة، فقال رسول الله ﷺ: (يا عَمِّ، قل لا إله إلا الله كلمة أشهد لك بها عند الله) فقال أبو جهل وعبدالله بن أمية: يا أبا طالب، أترغب عن ملّة عبد المطلب. فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه ويعيد له تلك المقالة حتى قال أبو طالب آخر ما كلمهم: هو على ملة عبد المطلب، وأبى أن يقول لا إله إلا الله. فقال رسول الله ﷺ: (أما والله لأستغفرن لك ما لم أُنْهَ عنك) فأنزل الله عز وجل: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ وأنزل الله في أبي طالب فقال لرسول الله ﷺ: «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ» [القصص: ٥٦]. فالآية على هذا ناسخة لاستغفار النبيّ ﷺ لعمّه؛ فإنه استغفر له بعد موته على ما رُوي في غير الصحيح. وقال الحسين بن الفضل: وهذا بعيد؛ لأن السورة من آخر ما نزل من القرآن. ومات أبو طالب في عنفوان الإسلام والنبيّ ﷺ بمكة.

٢٧٣

الثانية: هذه الآية تضمّنت قطع موالاة الكفار حيِّهم وميتهم؛ فإن الله لم يجعل للمؤمنين أن يستغفروا للمشركين؛ فطلبُ الغفران للمشرك مما لا يجوز. فإن قيل: فقد صح أن النبيّ ﷺ قال يوم أُحُد حين كسروا رَبَاعِيتَه وشَجّوا وجهه: (اللهم آغفر لقومي فإنهم لا يعلمون) فكيف يجتمع هذا مع منع الله تعالى رسولَه والمؤمنين من طلب المغفرة للمشركين. قيل له: إن ذلك القول من النبيّ ﷺ إنما كان على سبيل الحكاية عمّن تقدّمه من الأنبياء؛ والدليل عليه ما رواه مسلم عن عبدالله قال: كأني أنظر إلى النبيّ ﷺ يحكي نبيّاً من الأنبياء ضربه قومُه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول: (رب آغفر لقومي فإنهم لا يعلمون). وفي البخاريّ أن النبيّ ﷺ ذكر نبياً قبله شَجّه قومه فجعل النبيّ ﷺ يخبر عنه بأنه قال: (اللّهُمّ اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون).

قلت: وهذا صريح في الحكاية عمن قبله، لا أنه قاله ابتداء عن نفسه كما ظنه بعضهم. والله أعلم. والنبي الذي حكاه هوَ نوح عليه السلام؛ على ما يأتي بيانه في سورة «هود» إن شاء الله. وقيل: إن المراد بالاستغفار في الآية الصلاة. قال بعضهم: ما كنت لأدَعَ الصلاة على أحد من أهل القبلة ولو كانت حبشيّة حُبلى من الزنى؛ لأني لم أسمع الله حجب الصلاة إلا عن المشركين بقوله: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ الآية. قال عطاء بن أبي رَبَاح: الآية في

اب کلیجا تھام کر پڑھو!!!

کسی کے گھر کی بات نہیں۔

سنی سنائی یا کہتا تھا اور کہتی تھی والی یا

غیر معتبر اور اختراعی بات نہیں۔

فٹ پاتھ پر فروخت ہونے والی قصّہ

اور کہانی کی کتاب کے حوالے کی بات نہیں۔

جاہل اور ان پڑھ نام نہاد مولوی کی

تقریر میں سماعت کی ہوئی بات نہیں۔

قصّہ خوانی یا افسانہ گوئی والی بات نہیں۔

بلکہ ٹھوس حقائق وشواہد کے حوالے سے لکھی گئی حقیقت ہے۔

جناب ابوطالب کے انتقال پر حضرت علی نے رسول اللہ سے کہا کہ آپ کا گمراہ بوڑھا چاچا مر گیا۔

اس عنوان کی سُرخی (Heading / शीर्षक) پڑھ کر بہت لوگ غضب وغصّہ سے **لال پیلے** ہو گئے ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ راقم الحروف پر فحشیات کی زبان درازی کی کرم نوازی فرمانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں۔ الحمد للہ! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ **احقاقِ حق** کی خدمت گزاری کا صلہ دنیا ہی میں حاصل ہو گیا۔ لیکن ہم **"بلا خوف لومۃَ لائم"** یعنی ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے خوف ہو کر فریضۂ حق گوئی سے گریز کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ جتنا تمہارا ظلم بڑھے گا، اتنی ہی ہماری عقیدت بڑھے گی۔ بلکہ خندہ پیشانی سے ہم بہت ہی مؤدبانہ یہی عرض کریں گے کہ:۔

"کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب۔ گالیاں کھا کے بے مزانہ ہوا"

الحمد للہ! ہم جو بھی بات کہتے اور لکھتے ہیں، وہ **ڈنکے کی چوٹ** پر کہتے اور لکھتے ہیں۔ دلیل اور ثبوت ہمارا سرمایہ ہے۔ کتب معتبرہ کے حوالے ہمارے ہتھیار ہیں۔ قرآن وحدیث کے براہینِ ساطعہ اور حجج محکم ہمارے حصن حصین یعنی حفاظت کرنے والے مضبوط قلعہ ہیں۔ لہٰذا ہم بے خوف وخطر از دنیا و مافیہا ہو کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی بات کہنے لکھنے میں کسی قسم کی جھجھک محسوس نہیں کرتے۔

باب مدینۃ العلم، مولائے کائنات، مرتضیٰ شیرِ خدا، خیبر کُشا، سردارِ لشکر کشا، امیر لافتیٰ، دستِ خدا، ید اللہ، زورِ بازوئے نبی، نگارِ راز دار قصر اللہ، بہارِ لالہ زار اِنَّما، طلیق الوجہ، بہیج القلب، بوتراب لقب، ھادیٔ دین ھدیٰ، شمع بزم، تیغ رزم، کوہِ عزم، کان حزم،

وارثِ علوم، حیدر کرار، اسد اللہ الغالب **سیدنا و مولانا حضرت علی** کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب حصر و احاطہ سے بعید، اس عالی جناب میں خراج عقیدت کا صحیح حق ادا کرنے سے ہم عاجز و قاصر لیکن وہ ذی شان وقار اپنی گوناگوں صلاحیت، شجاعت، فضل و کمال کے باوجود احکام شریعت کے سامنے سر تسلیم خم فرما کر حق گوئی کا فریضہ انجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی یا قرابت و رشتہ کی بے جا و نامناسب موافقت سے منزّا و مبرّا ہو کر امت **محمدیہ** ﷺ کو یہ درس دیا ہے کہ ایمان اور عقیدہ کے معاملہ میں کسی کی بھی غلط طرفداری و حمایت نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر چاہے وہ اپنا حقیقی باپ ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے اس صادق جذبۂ ایمانی کو اپنے بااخلاص کردار سے ثابت کرتے ہوئے اپنے والد کے انتقال پر **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ کی خدمت میں حقیقت شعار کا مظاہرہ فرماتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ **"یارسول اللہ! آپ کا گمراہ بوڑھا چاچا مر گیا۔"** اپنے والد کے تعلق سے **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کو حدیث شریف کی روشنی میں ملاحظہ کرنے کے لئے قارئین کرام سے التماس ہے کہ اب زیادہ انتظار کی حاجت نہیں۔ صرف ایک صفحہ آگے بڑھیئے ....

حضرت علی نے اپنے والد کے متعلق "ان عمک الشیخ الضال" کہا۔ اس حدیث کی اصل عبارت اور حدیث کی معتبر کتب کے متعدد حوالے

"حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِیْ أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ: إِنَّ عَمَّکَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، قَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِ اَبَاکَ"

حوالہ: **"سنن أبی داود"**، مؤلف:امام سلیمان بن الأشعث بن ابی داؤد السِّجِسْتانی (المتوفی۲۷۵ھ)

(۱) ناشر :اصح المطابع، دھلی،**جلد:۲،صفحہ:۴۵۸**

(۲) ناشر :اصح المطابع،آرام باغ،کراچی (پاکستان)، **جلد:۲،صفحہ:۴۵۸**

(۳) ناشر :جمعیّة المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany) باب:۷۰،حدیث نمبر:۳۲۱۶، **جلد:۲،صفحہ:۵۵۷**

(۴) ناشر:مکتبۂ بلال،جامع مسجد، دیوبند، **جلد:۲، صفحہ:۴۵۸**

(۵) ناشر:المکتبة العصریة،صیدا،بیروت،حدیث:۳۲۱۴، **جلد:۳، صفحہ:۲۱۴**

(۶) ناشر:آفتاب عالم پریس،لاھور،**جلد:۲،صفحہ:۱۰۲**

حوالہ:

"سنن النسائی"، مؤلف:أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی،النسائی (المتوفی۳۰۳ھ)

(۱) ناشر:مکتبۂ بلال،جامع مسجد،دیوبند، **جلد:۱، صفحہ:۲۱۹**

(۲) ناشر:جمعیّة المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany) باب:۸۷،حدیث نمبر:۲۰۱۸، **جلد:۱، صفحہ:۳۳۰**

(۳) ناشر: مکتب المطبوعات الاسلامیة،حلب،طبع ثانی: ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء،حدیث: ۲۰۰۶، **جلد: صفحہ: ۴۷**

حوالہ:

"السنن الکبری للبیهقی"، مؤلف: امام حافظ ابی بکر أحمد بن الحسین بن علی البیهقی(المتوفی ۴۵۸ھ)

(۱) ناشر: دارالمعرفة،بیروت(لبنان)،**جلد: ۳،صفحہ: ۳۹۸**

(۲) ناشر: دارالکتب العلمیة،بیروت(لبنات)،طبع ثالث: ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۳ء،حدیث: ۶۶۶۶،**جلد: ۳،صفحہ: ۵۵۸**

(۳) ناشر: دارصادر،بیروت(لبنان)،**جلد: ۳، صفحہ: ۳۹۸**

حوالہ:

"مسند الإمام أحمد بن حنبل"،مؤلف :أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (المتوفی ۲۴۱ھ)

(۱) ناشر: مؤسسة الرسالة،بیروت،طبع اول: ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۱ھ، حدیث: ۱۰۹۳، **جلد: ۲،صفحہ: ۳۳۲**

(۲) ناشر: الکتب الاسلامی، بیروت(لبنان)، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۲۹، ۱۳۰**

حوالہ:

"نصب الرایة لأحادیث الهدایة"، مؤلف: جمال الدین أبو محمد عبد الله بن یوسف بن محمد الزیلعی (المتوفی ۷۶۲ھ)

(۱) ناشر: مؤسسة الریان للطباعة والنشر، بیروت (لبنان)، **جلد: ۲، صفحہ: ۲۸۱**

(۲) ناشر:النورية الرضوية پبلشنگ کمپنی،لاهور، جلد:۲، صفحه:۲۹۰،۲۸۹

حوالہ:۔

"المصنف عبدالرزاق"، مؤلف:أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى (المتوفى ۲۱۱ھ)

ناشر :المجلس العلمى -الهند ،يطلب من:المكتب الإسلامى، بيروت، حديث: ۹۹۳٦ ،جلد: ٦ ،صفحه: ۳۹

ترجمہ: "یعنی میں نے حضوراقدس ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا بوڑھا گمراہ چچا مرگیا۔فرمایا: جا،اسے دبا آ"۔(یعنی اسے زمین کے اندر دبا دے)۔

مندرجہ بالا حدیث کے ضمن میں حدیث کی کتب معتبرہ ،معتمدہ ومستندہ کے جوحوالے پیش کئے ہیں،اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

- سنن ابی داؤد کے ⟵ چھ(٦) ایڈیشن کے حوالے
- سنن نسائی کے ⟵ تین (۳) ایڈیشن کے حوالے
- السنن الکبریٰ للبیھقی کے ⟵ تین (۳) ایڈیشن کے حوالے
- مسند امام احمد بن حنبل کے ⟵ دو(۲) ایڈیشن کے حوالے
- نصب الرایۃ کے ⟵ دو(۲) ایڈیشن کے حوالے
- مصنف عبدالرزاق کا ⟵ ایک (۱) ایڈیشن کا حوالہ

کل ⟵ سترہ(۱۷) ایڈیشن کے حوالے

مذکورہ کتابیں آج کل کے دور کی تصانیف نہیں بلکہ ان کتابوں کے مؤلفین ومصنفین کی سن وفات دیکھیں گے،تو معلوم ہوگا کہ:۔

- سنن ابی داؤد کے مؤلف: امام سلیمان بن اشعث ، المتوفیٰ: ۲۷۵ھ کے انتقال کو ۱۱۶۵،سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔
- ”سنن نسائی“ کے مؤلف: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی المتوفیٰ: ۳۰۳ھ کے انتقال کو ۱۱۳۷،سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔
- ”السنن الکبریٰ للبیہقی“ کے مؤلف: امام حافظ ابی بکر احمد بن حسین البیہقی المتوفیٰ: ۴۵۸ھ کے انتقال کو ۹۸۲،سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔
- ”مسند امام احمد بن حنبل“ کے مؤلف: امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفیٰ ۲۴۱ھ کے انتقال کو ۱۱۹۲،سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔
- ”نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ“ کے مؤلف: جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف بن محمد زیلعی المتوفیٰ: ۷۶۲ھ کے انتقال کو ۶۷۸، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔
- ”مصنف عبدالرزاق“ کے مؤلف: ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری یمانی صنعانی المتوفیٰ: ۲۱۱ھ کے انتقال کو ۱۲۲۹،سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

مندرجہ بالا حدیث شریف کے کل چھ (۶) کتابوں کے کل سترہ (۱۷) ایڈیشن کے حوالے پیش کیئے گئے ۔ان تمام ایڈیشن کے سرورق (Title) اور اصل عبارت والے صفحے کا عکس (Zerox) یہاں پر چسپاں کرنا ممکن نہیں تھا۔لہذا ہم ذیل میں درج صرف دو ۲ ایڈیشن کے ہی عکس ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرر ہے ہیں:۔

"سنن کبریٰ للبیہقی"۔جلد:۳ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

السنن الكبرى

لإمام المحدثين الحافظ ابي بكر أحمد بن الحسين
ابن علي البيهقي "٤٥٨ هـ"

وفي ذيله

الجوهر النقي

للعلامة علاء الدين بن علي بن عثمان المارديني
الشهير "بابن التركماني" المتوفى "٧٤٥ هـ"

ويليه

فهرس الأحاديث

اعداد

الدكتور يوسف عبد الرحمن المرعشلي

الجزء الثالث

دار المعرفة
بيروت - لبنان

شاه الحميد بن حسن مليباري

"سنن الکبریٰ للبیھقی" جلد:۳ کی جو عبارت حوالے میں پیش کی گئی ہے۔اس عبارت والے صفحہ نمبر:۳۹۸ کا عکس:۔

(واخبرنا) ابوعبدالله الحافظ وابوبكر بن الحسن القاضي قالا ثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا ابوزرعة عبدالرحمن ابن عمرو ثنا احمد بن خالد ثنا محمد بن اسحق عن يحيى بن عباد بن عبدالله بن الزبير عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت لو كنت استقبلت من الامر ما استدبرت ما غسل النبي صلى الله عليه وسلم غير نسائه * قال الشيخ رحمه الله فتلهفت على ذلك ولا يتلهف الا على ما يجوز *

(باب المسلم يغسل ذا قرابته من المشركين ويتبع جنازته ويدفنه ولا يصلي عليه)

(اخبرنا) ابوعلي الروذباري انبا عبدالله بن عمر بن احمد بن شوذب المقرى بواسط ثنا شعيب بن ايوب ثنا الفضل ابن دكين عن سفيان عن ابي اسحق عن ناجية بن كعب عن علي رضي الله عنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ان عمك الشيخ الضال قد مات يعني اباه قال اذهب فواره ولا تحدثن حدثا حتى تاتيني فاتيته فقلت له فامرني فاغتسلت ثم دعا لي بدعوات ما يسرني ما على الارض بهن من شيء * وروى ابوداود في المراسيل عن عمرو بن عثمان عن بقية وعن محمد بن عوف عن ابي المغيرة كلاهما عن صفوان عن ابي اليمان الهوزني قال لما توفي ابوطالب خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يعارض جنازته قال ابن عوف فجعل يمشي مجانبا لها وهو يقول برتك رحم(۱) وجزيت خيرا ولم يقم على قبره (اخبرناه) ابوبكر محمد بن محمد انبا ابوالحسين الفسوي ثنا ابوعلي اللؤلؤي ثنا ابوداود فذكره *

(اخبرنا) ابونصر بن قتادة انبا ابومنصور النضروي ثنا احمد بن نجدة ثنا سعيد بن منصور ثنا سفيان عن ابي سنان عن سعيد بن جبير قال جاء رجل الى ابن عباس فقال ان ابي مات نصرانيا فقال اغسله وكفنه وحنطه ثم ادفنه ثم قال (ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى) الآية *

(باب من لم ير الغسل من غسل الميت)

(اخبرنا) ابوعبدالله الحافظ وابوسعيد بن ابي عمرو قالا ثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا الربيع بن سليمان انبا ابن وهب عن سليمان بن بلال عن عمرو مولى المطلب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه انه قال ليس عليكم في ميتكم غسل اذا غسلتموه * وروينا في ذلك عن عطاء وسعيد بن جبير عن ابن عباس * وروينا من وجه آخر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا لا تنجسوا موتاكم فان المسلم ليس بنجس حيا ولا ميتا * وروينا في ذلك عن سعد بن ابي وقاص وابن عمر وابن مسعود وعائشة وقد مضى جميع ذلك في كتاب الطهارة *

(باب المرأة تموت مع الرجال ليس معهم امرأة)

(اخبرنا) ابوبكر محمد بن محمد بن احمد انبا ابوالحسين عبدالله بن ابراهيم ثنا ابوعلي محمد بن احمد اللؤلؤي ثنا ابوداود ثنا هارون بن عباد ثنا ابوبكر يعني ابن عياش عن محمد بن ابي سهل عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ماتت المرأة مع الرجال ليس معهم امرأة غيرها والرجل مع النساء ليس معهن رجل غيره فانهما ييممان ويدفنان وهما بمنزلة من لا يجد الماء * هذا مرسل وروي عن سنان بن غرفة (۲) عن النبي صلى الله عليه وسلم في رجل يموت مع النساء والمرأة تموت مع الرجال ليس لواحد منهما محرم ييممان بالصعيد ولا يغسلان *

---

(۱) في م – برتك رحمة ۱۲ (۲) هو صحابي قال صاحب الاصابة غرفة بفتح الغين المعجمة والراء والفاء كذا ضبطه ابن مفرج في كتاب ابن السكن قال ابن عون ورأيته في نسخة من كتاب ابن السكن بكسر المهملة ۱۲

(باب المسلم يغسل ذا قرابته من المشركين ويتبع جنازته ويدفنه ولا يصلي عليه) (باب من لم ير الغسل من غسل الميت) (باب المرأة تموت مع الرجال ليس معهم امرأة)

”سنن ابی داؤد “۔ جلد نمبر:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

الحمد لله الذی وفقنا لطبع هذا الكتاب سنن ابی داؤد بعد ان رأینا اهل المطابع قد
تساهلوا فی صحة کتابته وطباعته فتشمرنا لاداء حقوقه من صحة الکتابة والطباعة ما الامر بین علیه فانی
یعرف البیع بجیب الکلمات کما سبقوا الی ذلک المتنافسون المتنافسون

سنن ابی داؤد

وفی آخرہ اقصٰی غایات المقصود کانہا الدرر المنضود

اعنی

مراسیل ابی داؤد

الفہما

الشیخ الحافظ الحجۃ الرحلۃ الامام الناقد سلیمان بن الاشعث ابی داؤد السجستانی رحمہ اللہ وکان
اشد اعتناءً بالمراسیل وھو اول من صنف فیہا وکان مراسیلہ اول المراسیل
ومع حاشیۃ انیقۃ للمحدث الکبیر محمد حیاۃ السنبھلی مؤسس جامعۃ حیاۃ العلوم بمرادآباد
بکمال الجھد فی التصحیح والتحلی بتعلیقات جدید ورائقۃ کانت النسخ القدیمۃ عنہا خالیۃ وشدۃ
الاعتناء بزیادۃ مکتوب من صاحب السنن الی اھل مکۃ شرفہا اللہ ومقدمۃ انیقۃ من بعض
الفضلاء محتویۃ علی ما یتعلق بتفاصیل المراسیل وصحۃ الاحتجاج بہا عند العلماء

طبع علی نفقۃ اصحاب المکتبۃ الرشیدیۃ بدھی کما
طبع فی اصح المطابع (الھند) بدھی

”سنن ابی داؤد“، جلد:۲ کی جو عبارت حوالے میں پیش کی گئی ہے، اس صفحہ نمبر:۴۵۸ کا عکس:۔

ذلك المكان حدثنا القعنبي نا عبد العزيز بن محمد عن سعد يعني ابن سعيد عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا **باب في اللحد** حدثنا اسحاق بن اسمعيل نا حكام بن سلم عن على بن عبد الاعلى عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا **باب كم يدخل القبر** حدثنا احمد بن يونس نا زهير نا اسمعيل بن ابي خالد عن عامر قال غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم علي والفضل واسامة بن زيد وهم ادخلوه قبره وقال وحدثني مرحب او ابن ابي مرحب انهم ادخلوا معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علي قال انما يلي الرجل اهله حدثنا محمد بن الصباح بن سفين انا سفين عن ابن ابي خالد عن الشعبي عن ابي مرحب ان عبد الرحمن بن عوف نزل في قبر النبي صلى الله عليه وسلم قال كاني انظر اليهم اربعة **باب كيف يدخل الميت قبره** حدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابي نا شعبة عن ابي اسحق قال اوصى الحارث ان يصلي عليه عبد الله بن يزيد فصلى عليه ثم ادخله القبر من قبل رجلي القبر وقال هذا من السنة **باب كيف يجلس عند القبر** حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولم يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه **باب في الدعاء للميت اذا وضع في قبره** حدثنا محمد بن كثير قال انا ح وحدثنا مسلم بن ابراهيم نا همام عن قتادة عن ابي الصديق عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا وضع الميت في القبر قال بسم الله وعلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا لفظ مسلم **باب الرجل يموت له قرابة مشرك** حدثنا مسدد نا يحيى عن سفين حدثني ابو اسحاق عن ناجية بن كعب عن علي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ان عمك الشيخ الضال قد مات قال اذهب فوار اباك ثم لا تحدثن شيئا حتى تاتيني فذهبت فواريته وجئته فامرني فاغتسلت ودعا لي **باب في تعميق القبر** حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي ان سليمان بن المغيرة حدثهم عن حميد يعني ابن هلال عن هشام بن عامر قال جاءت الانصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد

حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کا جاں نثاری کا جذبہ، حمایت، کفالت، ہمدردی اور حفاظت ونصرت کا جوش اور ولولہ

اس حقیقت میں شک کی گنجائش ہی نہیں کہ جناب ابوطالب زندگی بھر **حضوراقدس رحمت عالم** صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت، حمایت، کفالت، نصرت اور جاں نثاری میں مصروف رہے۔حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا چاہا، اتنا پیار کیا، اتنی محبت کی کہ ایسی محبت شاید ہی کوئی کرے ۔ یہاں تک کہ اپنی اولاد سے بھی زیادہ **حضوراقدس** صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز رکھا اور شفقت کی۔جس وقت ایک عالم بلکہ قریش مکہ تک حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور بدخواہ عدو بن گئے تھے، اس وقت جناب ابوطالب نے کھل کر اور سینہ سپر ہوکر حضور کا ساتھ دیا۔ اپنے تمام عزیزوں، رشتہ داروں اور خویش واقارب کی مخالفت، ناراضگی اور خفگی گوارا کی، تمام رشتہ داروں کو چھوڑ دینا قبول کیا مگر حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غمگساری اور جاں نثاری کا کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔وہ یقیناً جانتے تھے کہ **حضوراقدس افضل المرسلین** صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ایک شعران کے قصیدہ کا جوانہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھاہے، جو بخاری شریف میں بھی مروی ہے۔شعر یہ ہے:۔

''وَاَبۡیَضَ یُسۡتَسۡقَی الۡغَمَامُ بِوَجۡهِهٖ

ثِـمَـالُ الۡیَتَامیٰ عِصۡمَةٌ لِلۡاَرَامِلِ''

(حوالہ:۔''صحیح البخاری''۔ناشر:۔قدیمی کتب خانہ، کراچی۔جلد:۱،صفحہ:۱۳۷)

شعر کا ترجمہ:۔ **''وہ گورے رنگ والے جن کے روئے روشن سے مینہ برستاہے۔یتیموں کے جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان''** (صلی اللہ علیہ وسلم)

◘ **محمد بن اسحٰق تابعی** صاحبِ سیر و مغازی نے یہ قصیدہ تمام اشعار کے ساتھ نقل کیا ہے۔اس قصیدہ میں **کل ایک سو دس** (۱۱۰) اشعار حضور اقدس ﷺ کی نعت و مدح پر مشتمل ہیں۔ شیخ محقق **الشاہ عبدالحق محدث دہلوی** قدس سرہ اس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ قصیدہ جناب ابوطالب کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کمال محبت اور آپ کی نبوت کی انتہائی معرفت پر دلالت کرتا ہے۔'' (فارسی عبارت کا اردو ترجمہ)

(حوالہ:۔''شرح سفر السعادۃ''۔مطبوعہ:۔مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر (پاکستان، صفحہ:۲۴۹)

''حضور اقدس ﷺ کی محبت وحمایت کا عجیب واقعہ''

◘ **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ نے جب اعلانیہ دعوت اسلام شروع کی، تو قوم قریش کے اشراف یعنی عالی خاندان کے ذی رتبہ افراد جمع ہوئے اور پورے ملک عرب کا سب سے حسین اور خوبصورت لڑکا جس کا نام **عمارہ بن ولید** تھا، اسے اپنے ساتھ لے کر ابوطالب کی خدمت میں آئے اور کہا کہ عمارہ بن ولید کو ہم سے لے لو اور اس کی پرورش کرو اور عمارہ بن ولید کے بدلے میں تمہارے بھتیجے **محمد** کو ہمیں دے دو۔ (ﷺ)

قریش مکہ کی اس پیش کش (**Purpose**) کا جناب ابوطالب نے جو جواب دیا ہے۔ وہ واقعی طلائی (**Golden**) حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ جواب ملاحظہ فرمائیں:۔

’’وَاللّٰہِ لَبِئْسَ مَا تَسُوْمُوْنَنِیْ. اَتَعْطُوْنَنِیْ اِبْنَکُمْ اُغْذُوْہُ لَکُمْ وَ اُعْطِیْکُمْ اِبْنِیْ تَقْتُلُوْنَہُ . ھٰذَاوَاللّٰہِ مَالَایَکُوْنُ اَبَداً‘‘

(حوالہ:۔**شرح المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب**۔مطبوعہ:۔مصلح الدین پبلیکیشنز۔کراچی۔صفحہ:۴۴)

ترجمہ:۔ ’’خدا کی قسم! کیا بُری خریداری (Deal) میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو؟ اور وہ یہ کہ تم اپنا بیٹا مجھے دو، تاکہ میں اسے کھلاؤں پلاؤں اور تمہارے لئے پرورش کروں اور میں اپنا بیٹا تمہیں دے دوں، تاکہ تم اسے قتل کردو۔خدا کی قسم! یہ کبھی بھی نہیں ہوگا۔‘‘

لیکن!

مجرد ان امور سے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔کاش ! یہ افعال واقوال ان سے حالت اسلام میں صادر ہوئے ہوتے، تو بے شک جناب ابوطالب کا مرتبہ **سید الشہداء حضرت حمزہ** اور **حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ظاہراً افضل ہوتا بلکہ وہ ’’**افضل الاعمام حضور افضل الانام**‘‘ یعنی حضور اقدس ﷺ کے تمام چچاؤں سے افضل کہلاتے ۔ لیکن تقدیر الٰہی نے اس حکمت کی وجہ سے جسے وہ جانے اور اس کا محبوب جانے۔ابوطالب کا گروہِ مسلمین اور غلامانِ شفیع المذنبین میں شمار کیا جانا منظور نہ فرمایا۔زندگی بھر حضور اقدس ﷺ کی محبت کا دم بھرتے رہے اور انتقال کے وقت اسی ذات گرامی کہ جس کی محبت ومعرفت وحمایت میں زندگی بسر کی، اسی ذات گرامی نے کلمہ پڑھنے کا اصرار کیا، تو صاف انکار کردیا اور کہا کہ مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا۔اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں کلمہ پڑھ کر حضور کی خوشی کردیتا۔

جناب ابوطالب کے مسلمان نہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت

قریش مکہ کا دستور تھا اور اس دستور پر وہ سختی سے کاربند تھے کہ اگر کوئی قریشی کسی کو پناہ یعنی امان دے دے، تو اسے کوئی پریشان یا تکلیف نہیں پہونچا سکتا تھا۔ پھر وہ امان دیا گیا شخص مامون اور بے خوف ہوجاتا تھا۔ امان دہندہ کی پناہ اس کے لئے سپر اور ڈھال (Shield) کا کام کرتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جناب ابوطالب کی محبت اور مہر مشہور ہے۔ وہ قوم قریش کے سردار تھے۔ کوئی بھی شخص جناب ابوطالب کی پناہ پر تعدی یعنی پناہ کی مخالفت (Tyranny) نہیں کرسکتا تھا۔ حضور اقدس ﷺ ابتدائے اسلام میں ان کی پناہ وحمایت میں تھے۔ جناب ابوطالب مخالفوں کو حضور سے دفع کرتے تھے۔ خود ایک شعر میں تمام قریش مکہ کو للکارتے ہوئے گویا ہیں کہ:۔

"وَاللّٰهِ لَنْ يَصِلُوْا اِلَيْکَ بِجَمْعِهِمْ
حَتّٰى اُوَسَّدَ فِى التُّرَابِ دَفِيْنًا"

(حوالہ:۔ "نسیم الریاض"۔ ناشر:۔ دارالمعرفۃ۔ بیروت۔ لبنان۔ جلد:۱، صفحہ:۲۱۰)

ترجمہ:۔ "خدا کی قسم! تمام قریش اکٹھے ہوجائیں، تو بھی حضور تک نہ پہنچ سکیں گے، جب تک میں خاک میں دبا کر دفن نہ کر دیا جاؤں"۔

لہذا۔ اگر وہ اسلام لے آتے تو قریش کے نزدیک ان کی پناہ کوئی چیز نہ رہتی اور مشیئت الٰہی کو یہی منظور تھا کہ رسول اللہ ﷺ جناب ابوطالب کی پناہ کے سبب محفوظ و مامون رہیں اور جب تک جناب ابوطالب بقید حیات رہے، کفار مکہ کی جرأت نہ

تھی کہ وہ ان کے بھتیجے پر دست درازی یا اور کوئی نازیبا حرکت کریں۔ جب ان کا انتقال ہوا، تو اب قریش مکہ کے لئے پناہ کی ضمانت و آڑ درمیان میں حائل نہ رہی اور انہوں نے ظلم وستم اور ریشہ دوانی میں بے باکی سے کام لینا شروع کردیا۔ شرارت، ہتک عزت، بے حرمتی بلکہ قتل کی سازش تک کی۔ نتیجۃً **حضور اقدس** ﷺ کو **مکہ معظّمہ** سے **مدینہ منورہ** ہجرت کرنی پڑی۔

جناب ابوطالب کا انتقال اعلان نبوت کے دسویں (۱۰) سال نصف ماہِ شوال کو ہوا۔ یعنی ہجرت سے تین سال پہلے ستاسی (۸۷) سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ اس وقت حضور اقدس ﷺ کی عمر شریف **(۴۹ سال۔ ۸۔ مہینے اور ۱۱۔ دن)** تھی۔

(Fourty Nine 49,years,Eight 8,Months,Eleven11,Days)

(حوالہ:۔ ''مدارج النبوۃ''۔ مصنف:۔ الشاہ عبدالحق محدث دہلوی، (اردو ترجمہ) جلد:۲، صفحہ:۷۷)

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب ابوطالب نے حضور اقدس ﷺ کو خوب اچھی طرح جانا پہچانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں سب حق ہے۔ قوم قریش سے کہتے کہ خدا کی قسم! تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے کوئی کلمہ خلاف واقع نہ فرمایا۔ اپنے بیٹے علی کرم اللہ وجہہ سے کہتے کہ ان کے پیرو اور متبع رہنا کہ یہ حق پر ہیں۔ یہ سب کچھ تھا۔ حضور اقدس ﷺ کو حق جانتے تھے لیکن جاننے اور ماننے میں فرق ہے۔ حضور اقدس اور دین اسلام کو حق جانتے تھے مگر خود اسلام میں داخل نہ ہوئے بلکہ موت آنے تک اسی حال پر رہے۔ حالانکہ ان کے انتقال کے وقت **حضور اکرم** ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ اس امید پر کہ شاید مسلمان ہوجائیں۔ بلکہ وہ مسلمان ہوجائیں یہ حضور کی دلی خواہش، آرزو اور تمنّا تھی۔ اپنے شفیق چچا کے قبول اسلام کی سخت خواہش میں جو کچھ کوشش ممکن تھی، سب خرچ فرمادی مگر وہ تقدیر آڑے آئی جس کے آگے نہ خواہش چلتی ہے، نہ عذر چلتا ہے۔

جب ہم جناب ابوطالب کی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت، شفقت، حفاظت، ہمدردی، پرورش اور دیگر خدمات کا جائزہ لیتے ہیں، تو دل سے آہ نکل جاتی ہے کہ کاش! انتقال کے وقت حضور ﷺ کی فہمائش پر کلمہ شہادت پڑھ لیتے، تو کتنا اچھا ہوا ہوتا، ان کی زندگی بھر کی جو خدمات تھیں، وہ رائیگاں اور اکارت نہ ہوتیں۔ لیکن وہی ہو کر رہا جو منظور الٰہی تھا۔ زندگی بھر کی نیکیاں، خدمات، حسن اخلاق، محبت، الفت، حفاظت، کفالت، پرورش، شفقت پر آخری وقت میں ابوجہل لعین اور عبداللہ بن امیہ جیسے کٹر دشمنان نبی کا بہکانا غالب آگیا اور جناب ابوطالب وہ کر بیٹھے جس کا وہم وگمان نہ تھا۔ خود **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ بنفس نفیس تشریف لاکر اپنے چچا کو کلمہ پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں لیکن چچا نے انکار کردیا اور کلمہ پڑھے بغیر یعنی اسلام میں داخل ہوئے بغیر دنیا سے چل بسے اور کلمہ پڑھنے کے طفیل جو فضائل، مراتب، مناقب، سعادتیں، رحمتیں اور عظمتیں حاصل ہونے والی تھیں، ان سے محروم ہو کر دنیا سے گئے۔ اس موقعہ پر ایک حدیث شریف جو اس عنوان سے بالکل موزوں ہے، وہ قارئین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

حدیث شریف

صحاح ستہ میں مشہور صحابیٔ رسول حضرت **عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث شریف ہے کہ **حضور اقدس، رحمت عالم و جان ایمان** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

”فَوَالَّـذِى لاَ إِلَـهَ غَيْـرُهُ إِنَّ أَحَـدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّـى مَـا يَـكُـونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا.“

حوالہ:

”صحيح البخاری“، مؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاری (المتوفی ٢٥٦ھ)

(١) ناشر: مجلس البركات الجامعة الاشرفية، مباركپور، (يو پی)، **جلد: ٢، صفحه: ١١١١**

(٢) ناشر: جمعيّة المكنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Germany Printed in)، باب: ٢٨، حديث: ٧٥٤٤، **جلد: ٣، صفحه: ١٥٠٧**

(٣) ناشر: دار طوق النجاة (مصر)، حديث: ٣٣٣٢، طبع اول: ١٤٢٢ھ، **جلد: ٤، صفحه: ١٣٣**

(٤) ناشر: قديمی كتب خانه، كراچی (پاكستان)، **جلد: ٢، صفحه: ١١١٠**

”صحيح مسلم“، مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيری النيسابوری (المتوفی ٢٦١ھ)

(١) ناشر: جمعيّة المكنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany)، باب: ١، حديث: ٦٨٩٣، **جلد: ٢، صفحه: ١١١٨**

(۲) ناشر: مکتبہ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۲،**
صفحہ: ۳۳۲

(۳) ناشر: داراحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)،
حدیث: ۲۶۴۳، **جلد: ۴، صفحہ: ۲۰۳۶**

(۴) قدیمی کتب خانہ، کراچی (پاکستان)، جلد: ۲،
صفحہ: ۳۳۲

"سنن الترمذی"، مؤلف: امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسی بن سَوْرة الترمذی، (المتوفی ۲۷۹ھ)

(۱) ناشر: مکتبہ بلال جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۲،**
صفحہ: ۳۵

(۲) ناشر: جمعیّة المکنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۴، حدیث: ۲۲۸۴،
جلد: ۲، صفحہ: ۵۵۰

(۳) ناشر: دار الغرب الإسلامی، بیروت (لبنان)،
حدیث: ۲۱۳۷، **جلد: ۴، صفحہ: ۱۴**

ترجمہ:

"قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں تم میں کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں صرف ایک ہاتھ کا فرق (فاصلہ) رہ جاتا ہے، اتنے میں تقدیر غالب آجاتی ہے۔ پس وہ دوزخیوں کا کام کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے"۔

اس حدیث کے ضمن میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن اتنی گنجائش نہیں کہ تفصیلی بحث ارقام کی جائے۔ پھر بھی اختصاراً اس حدیث کو بہت ہی اچھی طرح سمجھنے کے لئے ایک دو مثال ذیل میں درج ہیں:۔

مثال نمبر:۱

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت ہے کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے اسلامی لشکر کی جانب سے سخت قتال کیا اور نہایت ہی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کافروں سے لڑا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے کارنامہ سے بہت خوش ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں اس کی تعریف کی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد پر لشکر کے مجاہدوں کو سخت تعجب ہوا اور قریب تھا کہ بعض لوگ متزلزل ہو جائیں یعنی ان کا ایمان اور یقین ڈگمگا جائے کہ ایسی عالی درجہ کی خدمت گزاری اور اسلام کی ایسی نصرت اور مددگاری کرنے کے باوجود حضور اقدس اس مجاہد اسلام کو جہنمی فرما رہے ہیں۔ لیکن کسی نے کچھ کہا نہیں۔ بالآخر خبر آئی کہ وہ معرکۂ جنگ میں لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو گیا اور شدید زخموں کے درد کی تاب نہ لا سکا اور برداشت نہ ہونے کے سبب رات میں اپنے ہی ہاتھ سے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی (Suicide / आत्म हत्या) کر کے مر گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے یہ خبر سن کر فرمایا کہ:۔ **"اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّینَ بِالرَّجُلِ الفَاجِر"** ترجمہ:۔ **"بیشک جنت میں مسلمان جان ہی داخل ہوگی۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاجر انسان کے ہاتھ سے کراتا ہے۔"** (حوالہ:۔ صحیح البخاری، باب غزوۂ خیبر، جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۶۰۴) اور طبرانی نے معجم

کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ "**بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد ایسے لوگوں سے فرماتا ہے، جو خود اہل اسلام سے نہیں۔**" (حوالہ:۔ **کنزالعمال**، حدیث:۲۸۹۵۷، **جلد**:۱۰، **صفحہ**:۱۸۴)

مثال نمبر:۲

اب ہم روزمرہ کے تجربہ میں آنے والی ایسی مثال دیتے ہیں کہ تقدیر کے آگے انسان مجبور ہے، یہ بات آسانی سے ذہن نشین ہوجائے گی۔

ایک شخص دو(۲) رکعت نفل نماز پڑھ رہا ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ پوری پڑھی، دوسری رکعت میں سورۂ کھف پوری پڑھی۔ علاوہ ازیں اس نے تسبیحاتِ رکوع وسجود بھی پچیس پچیس مرتبہ پڑھیں۔ نہایت ہی خشوع وخضوع سے نماز پڑھتا ہوا جب قعدہ میں پہنچتا ہے اور **التحیات** پڑھنا شروع ہی کرتا ہے کہ اچانک اس کے کرتے کا دامن خون سے تر ہوکر سرخ رنگ کا ہوجاتا ہے۔ اس کو پتہ چل گیا کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے۔ یعنی ناک سے خون نکلنا (**Epistaxis**) جاری ہے۔ حالت نماز میں اس کا وضو بھی ٹوٹ گیا اور خون سے کپڑے بھی ناپاک ہوگئے۔ نماز فاسد ہوگئی۔ جب حالت نماز میں تھا تب یہ گمان تھا کہ خدا کا شکر ہے کہ دوسری رکعت بھی پوری ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔ بس ابھی نماز پوری ہوجائے گی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ تقدیر غالب آجائے گی۔ آخری مرحلہ قعدہ میں ہی نماز فاسد ہوکر ادھوری رہ گئی۔ اس کی تقدیر میں یہی تھا کہ دو(۲) رکعت پوری نہ ہوں۔ لہٰذا دو رکعت پوری ہوں اس سے پہلے ہی قعدہ میں نکسیر پھوٹ گئی اور نماز فاسد ہوکر ادھوری رہ گئی۔

ابتدائے اسلام میں جب کفارِ مکہ **حضور اکرم ﷺ** کے دشمن جاں بن کر اسلام کی نشرواشاعت میں رکاوٹیں پیدا کررہے تھے، ایسے نازک وقت میں جناب ابوطالب نے حضور اقدس ﷺ کی حمایت اور اسلام کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا لیکن آخری وقت میں خود نے ہی قبول اسلام کا انکار کردیا۔ اس ضمن میں ایک حدیث پیش خدمت ہے۔

حدیث شریف

المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

''اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَیُؤَیِّدُ الْاِسْلَامَ بِرِجَالٍ مَاھُمْ مِنْ اَھْلِہٖ''
ترجمہ:۔ **''بے شک! اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید (مدد) ایسے لوگوں سے کراتا ہے، جو خود اہل اسلام سے نہیں۔''**
حوالہ:۔ ▣ **''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال''** مؤلف:۔علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین برہان پوری۔المتوفیٰ ۹۷۵ھ **ناشر:۔**(۱) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔**جلد:۱۰، حدیث:۲۸۹۵۳، صفحہ:۸۰** (۲) موسسۃ الرسالۃ۔بیروت۔**جلد:۱۰، حدیث:۲۸۹۵۷، صفحہ:۱۸۴**

جس شخص سے کلمہ پڑھنے کو کہا جائے اور وہ کلمہ پڑھنے سے انکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

حضور اقدس ﷺ کی حمایت میں جناب ابو طالب نے اپنی پوری زندگی بسر کی لیکن انتقال کے وقت کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ ایک بات خوب یاد رکھو کہ جس شخص سے اسلام کے اقرار کا مطالبہ کیا جائے اور بار بار اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی جائے اور وہ

کلمہ پڑھنے اور اسلام قبول کرنے سے صاف انکار کرے بلکہ انکار پر اصرار رکھے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ وہ فقہ کی مشہور کتب کے حوالے سے دیکھیں:۔

⊙ شرح مقاصد ⊙ شرح تحریر اور ⊙ ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ''باب المرتدین'' میں صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

''اَلْمُصِرُّ عَلٰی عَدَمِ الْاِقْرَارِ مَعَ الْمُطَالَبَةِ بِهٖ کَافِرٌ وِفَاقًا لِکَوْنِ ذٰلِکَ مِنْ اِمَارَاتِ عَدَمِ التَّصْدِیْقِ وَلِهٰذَا اَطْبَقُوْا عَلٰی کُفْرِ اَبِیْ طَالِبٍ''
ترجمہ:۔ ''جس شخص سے اقرار اسلام کا مطالبہ کیا جائے اور وہ اقرار نہ کرنے پر اصرار رکھے، وہ شخص بالاتفاق کافر ہے کہ یہ دل میں تصدیق نہ ہونے کی علامت ہے۔ اسی واسطے تمام علماء نے کفر ابی طالب پر اتفاق کیا ہے۔''
حوالہ:۔ ''ردالمحتار شرح درمختار'' مصنف:۔ سید محمد امین ابن عابدین شامی۔ المتوفیٰ: ۱۲۵۲ھ ناشر:۔ (۱) دار احیاء التراث العربی۔ بیروت۔ لبنان۔ کتاب السیر، باب المرتد۔ **جلد: ۳، صفحہ: ۲۸۳، اور ۲۸۴** ناشر:۔ (۲) دار الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان۔ کتاب الجہاد، باب المرتد۔ **جلد: ۶، صفحہ: ۳۵۶**

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ابوطالب پر تخفیف عذاب کی احادیث کریمہ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالمَلِكِ، حَدَّثَنَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ''.

حوالہ:

''صحيح البخارى''، مؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخارى، (المتوفى ٢٥٦ھ)

(١) ناشر: قديمى كتب خانه، كراچى(پاكستان)، باب قصة ابى طالب، **جلد: ١، صفحه: ٥٤٨**

(٢) ناشر: قديمى كتب خانه، كراچى(پاكستان)، كتاب الادب، باب كنية المشرك، **جلد: ٢، صفحه: ٩١٧**

(٣) ناشر: دارطوق النجاة، (مصر)، طبع اول: ١٤٢٢ھ، **جلد: ٥، صفحه: ٥٢**

(٤) ناشر: درالعلوم منظر اسلام بريلى، (يو پى)، **جلد: ١، صفحه: ٥٤٨**

(۵) ناشر:مجلس البرکات الجامعة الاشرفیه،مبارکپور(یو.پی)، باب کنیة المشرک،**جلد:۲،صفحہ:۹۱۷**

(۶) ناشر:مکتبۂ بلال،جامع مسجد، دیوبند، **جلد:۱، صفحہ: ۵۴۸**

(۷) ناشر:جمعیّة المکنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany)، باب:۴۰-۱۰۰، حدیث: ۳۹۳۱، **جلد:۲، صفحہ:۷۶۳**

(۸) ناشر:جمعیّة المکنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany)، باب:۱۱۵، حدیث:۶۲۷۹، **جلد:۳، صفحہ:۱۲۶۴**

"صحیح مسلم"، مؤلف:مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی۲۶۱ھ)

(۱) ناشر:دارإحیاء التراث العربی،بیروت(لبنان)،باب شفاعة النبیﷺ، **جلد:۱،صفحہ:۱۹۴**

(۲) ناشر:قدیمی کتب خانہ،کراچی(پاکستان)،کتاب الایمان، **جلد:۱،صفحہ:۱۱۵**

(۳) ناشر:مجلس البرکات الجامعة الاشرفیة، مبارکپور، (یو. پی)، **جلد:۱،صفحہ:۱۱۵**

(۴) ناشر:جمعیّة المکنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany)،باب:۹۲-۸۹، حدیث: ۵۳۱، **جلد:۱، صفحہ:۱۱۰**

(۵) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۱، صفحہ: ۵ ۱ ۱**

(٦) ناشر: درالعلوم منظر اسلام بریلی، (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۵ ۱ ۱**

"مسند الإمام أحمد بن حنبل"، مؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفی ۲۴۱ھ)

(۱) ناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت (لبنان)، طبع اول: ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۱ء، **جلد: ۳، صفحہ: ۲۹۱**

(۲) ناشر: دار الكتب العلمية، بيروت (لبنان)، حديث: ۱۷٦۸، **جلد: ۱، صفحہ: ۲٦۸**

ترجمہ:۔

"حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے، وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا یحیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے، وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالملک نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حارث نے، وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا **حضرت عباس بن عبدالمطلب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ انہوں نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین ﷺ میں عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا جناب ابوطالب کو کیا نفع دیا؟ خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتے اور حضور کے لئے لوگوں سے لڑتے جھگڑتے تھے۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا، تو اسے کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔"

قیامت کے دن ابوطالب کو حضور اقدس کی شفاعت سے فائدہ نصیب ہوگا۔

"وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ"

حوالہ:

"صحیح مسلم"، مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)

(۱) ناشر: مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیۃ، مبارکپور (یو پی)، جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵

(۲) ناشر: جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاہرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۹۳-۹۰، حدیث: ۵۳۷، جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۰

(۳) ناشر: دار إحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، حدیث: ۳۶۰، جلد: ۱، صفحہ: ۱۹۵

(۴) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵

(۵) ناشر: درالعلوم منظر اسلام بریلی، (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(۶) ناشر: قدیمی کتب خانہ، کراچی (پاکستان)، کتاب الایمان، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

"صحیح البخاری"، مؤلف: محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری (المتوفی ۲۵۶ھ)

(۱) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۱، صفحہ: ۵۴۸**

(۲) ناشر: جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۴۰-۱۰۰۰، حدیث: ۳۹۳۳، **جلد: ۲، صفحہ: ۷۶۴**

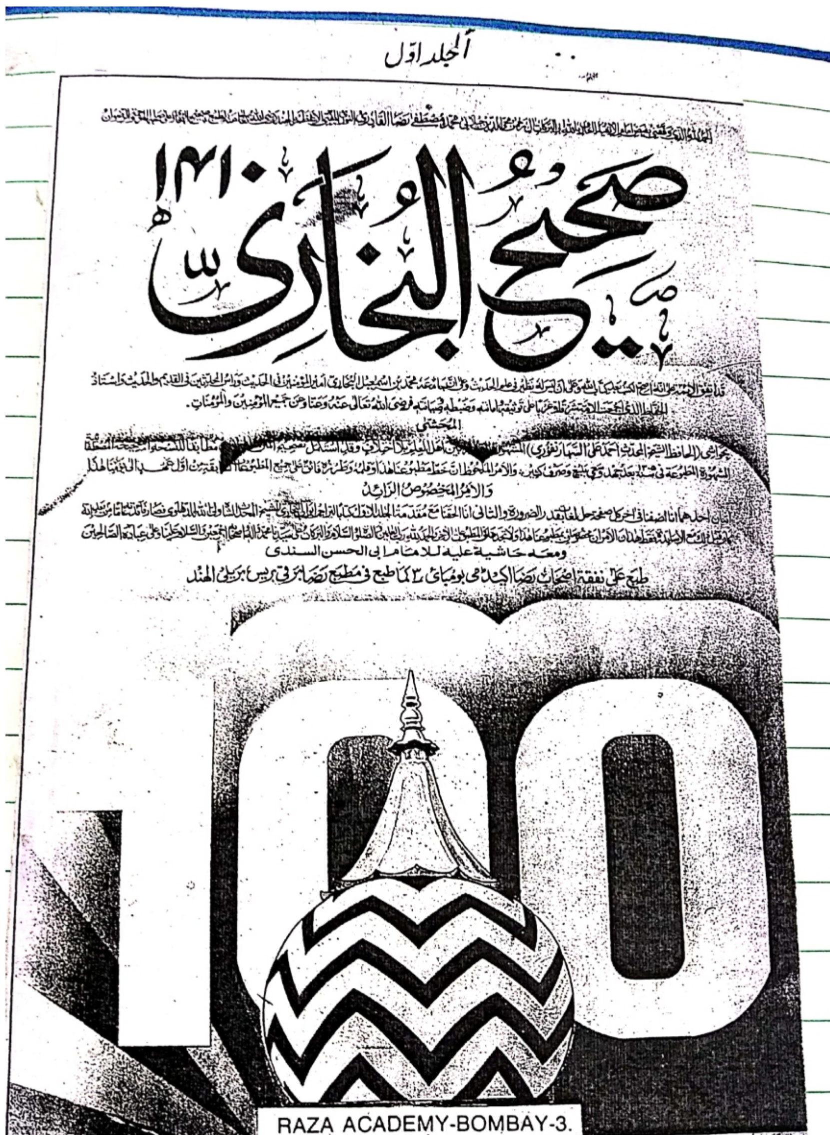
(۳) ناشر: درالعلوم منظر اسلام بریلی، (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۵۴۸**

(۵) ناشر: دارطوق النجاۃ، (مصر)، طبع اول: ۱۴۲۲ھ، **جلد: ۵، صفحہ: ۵۲**

ترجمہ:

"یعنی حضور اقدس ﷺ کے سامنے جناب ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کردیا جائے گا۔ جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی، جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا"۔

نوٹ:۔ حوالہ میں درج ’’صحیح البخاری‘‘۔جلد:۱کے سرورق (Title) کا عکس:۔



المجلد اول

صحیح البخاری ١٤١٠

المحشى

والامر المخصوص الزائد

ومعه حاشية عليه للامام ابى الحسن السندى

طبع على نفقة اصحاب رضا اكيدمى بومباى ٣ كما طبع فى مطبع رضا برقى پريس بريلى الهند

RAZA ACADEMY-BOMBAY-3.

دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف (یو۔پی) الہند

حوالہ میں درج ''صحیح البخاری'' کی جلد: ا کی عبارت والے صفحہ نمبر: ۵۴۸ کا عکس :۔

حدثنا زهير بن حرب قال حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال حدثنی ابو سلمة ابن عبد الرحمن و ابن المسيب ان ابا هريرة اخبرهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى لهما النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال استغفروا لاخيكم وعن صالح عن ابن شهاب قال حدثنی سعيد بن المسيب ان ابا هريرة اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صف بهم فی المصلى فصلى عليه وكبر عليه اربعا باب تقاسم المشركين على النبی صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثنی ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اراد حنينا منزلنا غدا ان شاء الله بخيف بنی كنانة حيث تقاسموا على الكفر باب قصة ابی طالب حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن سفين قال حدثنا عبد الملك قال حدثنا عبد الله بن الحارث قال حدثنا العباس ابن عبد المطلب قال للنبی صلى الله عليه وسلم ما اغنيت عن عمك فانه كان يحوطك ويغضب لك قال هو فی ضحضاح من نار ولولا انا لكان فی الدرك الاسفل من النار حدثنا محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن الزهری عن ابن المسيب عن ابيه ان ابا طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه النبی صلى الله عليه وسلم وعنده ابو جهل فقال ای عم قل لا اله الا الله كلمة احاج لك بها عند الله فقال ابو جهل وعبد الله ابن ابی امية يا ابا طالب ترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزالا يكلمانه حتى قال اخر شیء كلمهم به على ملة عبد المطلب فقال النبی صلى الله عليه وسلم لاستغفرن لك ما لم انه عنه فنزلت ما كان للنبی والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولی قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم ونزلت انك لا تهدی من احببت حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثنا ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن ابی سعيد الخدری انه سمع النبی صلى الله عليه وسلم وذكر عنده عمه فقال لعله تنفعه شفاعتی يوم القيمة فيجعل فی ضحضاح من النار يبلغ كعبيه يغلی منه دماغه حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن يزيد بهذا وقال تغلی منه ام دماغه باب حديث الاسراء وقول الله تعالى سبحان الذی اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبنی قريش قمت فی الحجر فجلى الله لی بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته وانا انظر اليه باب المعراج حدثنا هدبة بن خالد قال حدثنا همام بن يحيى قال حدثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة ان نبی الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة اسری به بينما انا فی الحطيم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی ات فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فقلت للجارود وهو الى جنبی ما يعنی به قال من ثغرة نحره الى شعرته وسمعته يقول من قصه الى شعرته فاستخرج قلبی ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة ايمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض

”دوزخیوں میں سب سے ہلکا اور کم عذاب ابوطالب پر ہے۔“

”وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ“

حوالہ:

”صحیح مسلم“، مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)

(۱) ناشر: مجلس البرکات الجامعة الاشرفیة، مبارکپور (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(۲) ناشر: جمعیّة المکنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۹۳ - ۹۰، حدیث: ۵۳۷، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۰**

(۳) ناشر: دار إحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، حدیث: ۳۶۲، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۹۶**

(۴) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(۵)　ناشر: درالعلوم منظراسلام بریلی،(یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(٦)　ناشر: قدیمی کتب خانہ، کراچی(پاکستان)، کتاب الایمان، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

"مسند الإمام أحمد بن حنبل"، مؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفی ۲۴۱ھ)

ناشر: دارالکتب العلمیہ، بیروت(لبنان)، طبع اول: ۱۴۱۳ھ، ۱۹۹۳ء، حدیث: ۲۶۴۰، جلد: ۱، صفحہ: ۳۷۸

ترجمہ:

''ہم سے بیان کیا ابوبکر بن ابی شیبہ نے، ہم سے بیان کیا عفان نے، ہم سے بیان کیا حماد بن سلمہ نے، ہم سے روایت بیان کی ثابت نے، وہ روایت کرتے ہیں ابوعثمان نہدی سے، وہ روایت بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس (یعنی حضرت عبداللہ بن عباس) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بے شک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو(۲) جوتے پہنے ہوئے ہیں۔ جس سے ان کا دماغ کھولتا ہے''۔

حوالہ میں پیش کردہ صحیح مسلم شریف۔ جلد:۱، مطبوعہ: مصر کے سرورق (Title) کا عکس:۔



جمع جوامع الأحاديث والأسانيد
ومكنز الصحاح والسنن والمسانيد

Aeulestrasse 74, Postfach 86, FL 9490 Vaduz, Liechtenstein

المقر الفرعى: ٢١ طريق مصر حلوان الزراعى · المعادى · القاهرة · مصر

Production:
TraDigital Stuttgart GmbH, Ludwigstrasse 26, 70176 Stuttgart, Germany.
Phone: +49-711-6 69 78 14, Fax: +49-711-6 69 78 24, e-mail: info@tradigital.de

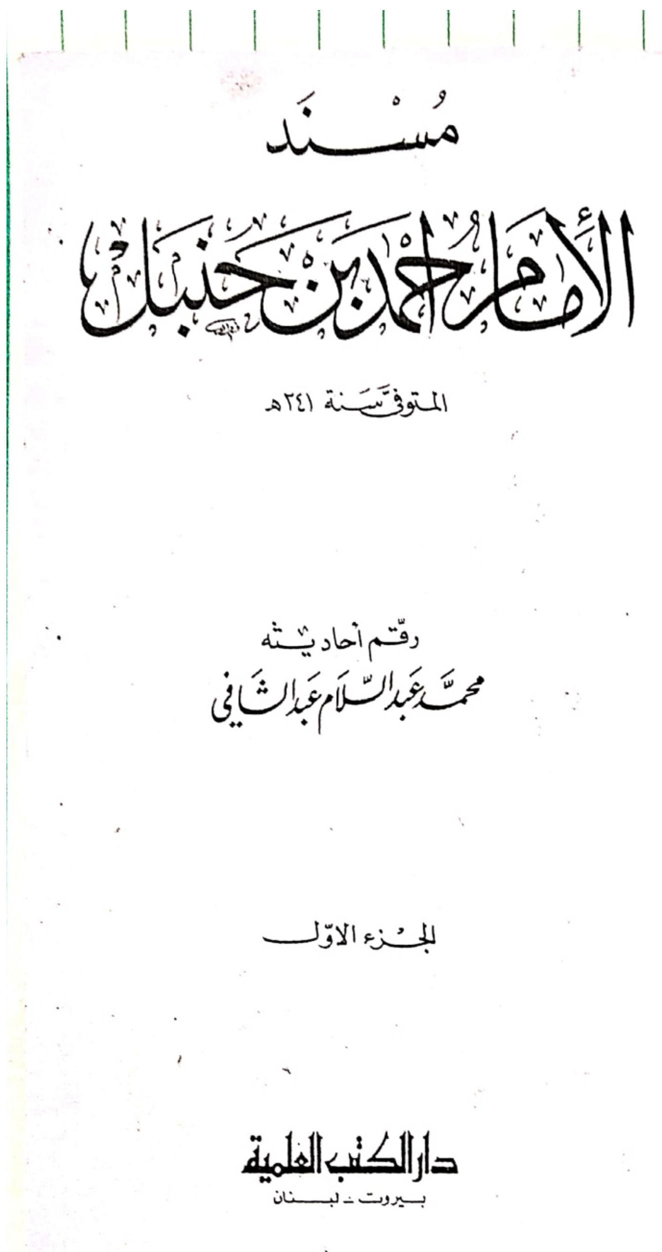
Printed in Germany

ISBN 3-908153-00-X
ISBN 3-908153-05-0
ISBN 3-908153-06-9

حوالہ میں درج ''صحیح مسلم شریف'' مطبوعہ:۔ مصر کی عبارت کا صفحہ:١١٠ کا عکس:۔

عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ (٢١٤/٢٦) **بَاب** شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ
بِسَبَبِهِ **وحدثنا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ الأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا
طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلاَ
أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ **حدثنا** ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِي
غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ **وحدثنيه** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
سُفْيَانَ بِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ **وحدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ **بَاب** أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ
عَذَابًا **حدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
ﷺ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ
وحدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ
وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ **وحدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لابْنِ
الْمُثَنَّى قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ **وحدثنا**
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

حوالہ میں درج ''مسند امام احمد بن حنبل'' جلد:۱ کے سرورق (Title) کا عکس:۔


مُسْنَد
الإمام أحمد بن حنبل
المتوفى سنة ٢٤١ هـ
رقّم أحاديثه
محمد عبد السلام عبد الشافي
الجزء الأول
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

حوالہ میں درج ''مسند امام احمد بن حنبل'' جلد:۱ کی عبارت کے صفحہ:۳۷۸ کا عکس:۔

٢٦٣٢ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا داود بن مِهْران، حدثنا داود، ـ يعني: العطار ـ، عن ابن جُريج، عن عُبيد الله بن أبي يزيد، عن ابن عباس قال: قال رجل: كم يكفيني من الوضوء؟ قال: مُدٌّ، قال: كم يكفيني للغُسل؟ قال: صاعٌ، قال: فقال الرجل: لا يكفيني! قال: لا أُمَّ لك! قد كَفى من هو خيرٌ منك، رسولَ الله ﷺ.

٢٦٣٣ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا موسى بن داود، حدثنا عبد الرحمن بن الغَسِيل، عن عكرمة عن ابن عباس قال: خرج رسول الله ﷺ متقنِّعاً بثوبه، فقال: «أيها الناس، إن الناس يكثُرون، وإن الأنصار ٢٩٠ يَقِلُّون، فمن وَلِيَ منكم أمراً ينفعُ فيه أحداً فَلْيَقْبَلْ مِنْ / مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجاوَزْ عن مُسِيئِهِمْ».

٢٦٣٤ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا شعبة، قال: أخبرني الحكم بن عُتبة قال: سمعت سعيد بن جبير يحدث، عن ابن عباس: أن الصَّعْب بن جَثَّامة الليثي أهدَى إلى رسول الله ﷺ وهو محرم بقُدَيْدٍ عَجز حمارٍ، فردَّهُ، وهو يقطر دماً.

٢٦٣٥ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، قال شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: أن النبيَّ ﷺ ردَّهُ.

٢٦٣٦ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا شعبة قال: قتادة أنبأني قال: سمعت موسى بن سَلَمَة قال: سألت ابن عباس، قال: قلت: إني أكون بمكة، فكيف أصلي؟ قال: ركعتين، سنة أبي القاسم ﷺ.

٢٦٣٧ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا بهز وعفان قالا: حدثنا همّام، عن قتادة، قال عفان: قال: حدثنا قتادة، عن جابر بن زيد، عن ابن عباس: أن النبيَّ ﷺ أُرِيدَ على ابنة حمزة، فقال: «إنّها ابنةُ أخي من الرَّضاعَةِ، ويحرُمُ مِنَ الرَّضاعَةِ ما يَحرمُ مِنَ الرَّحمِ»، قال عفان: «وإنّها لا تَحِلُّ لي».

٢٦٣٨ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا عبد الصمد بن كَيْسان، حدثنا حَمَّاد بن سلمة، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: «رأيتُ ربي تَبارَكَ وتَعالى».

٢٦٣٩ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا عبد الواحد، حدثنا الحجاج، حدثنا الحكم بن عُتَيْبَة، عن مِقْسَم، عن ابن عباس قال: رمى رسول الله ﷺ الجمارَ حين زالت الشمس.

٢٦٤٠ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد قال: أخبرنا ثابت، عن أبي عثمان النَّهْدِي عن ابن عباس: أن رسول الله ﷺ قال: «أهونُ أهْلِ النّارِ عَذاباً أبو طالب، وَهُوَ مُنْتَعِل نعلينِ مِنْ نارٍ يَغْلِي مِنْهُما دماغُهُ».

٢٦٤١ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا همّام، قال: أخبرنا قتادة، عن موسى بن سَلَمَة: أنه سأل ابن عباس، عن الصلاة بالبطحاء إذا لم يدرك الصلاة مع الإمام، قال: ركعتان، سنة أبي القاسم ﷺ.

٢٦٤٢ ـ حدثنا عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا همّام، حدثنا حجاج، عن الحكم بن عُتَيبة، عن مِقْسَم، عن ابن عباس: أن النبي ﷺ ذَبَحَ ثم حلق.

حوالہ میں درج ”مسند امام احمد بن حنبل“ جلد:۱ کی عبارت کے صفحہ:۳۷۹ کا عکس:۔

٢٦٤٣ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن زيد، حدثنا أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: قدم رسول الله ﷺ وأصحابهُ وقد وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يثرب، قال: فقال المشركون: إنه يَقْدم عليكم قومٌ قد وَهَنَتْهُمُ الحمّى، قال: فأطلع الله النبيَّ ﷺ على ذلك، فأمر أصحابه أن يَرْمُلوا، وقعد المشركون ناحية الحِجْرِ ينظرون إليهم، فرَمَلُوا، ومَشَوْا ما بين الركنين، قال: فقال المشركون: هؤلاء الذين تزعمون أن الحُمّى وهنتهم، هؤلاء أَقْوَى من كذا وكذا، ذكروا قولهم، قال ابن عباس: فلم يمنعه أن يأمرهم أن يرمُلوا الأشواطَ كلّها إلاّ إبقاء عليهم. وقد سمعتُ حماداً يحدثه عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، أو عن عبد الله، عن سعيد بن جبير، لا شك فيه عنه.

٢٦٤٤ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا يزيد بن زُرَيع، حدثنا يونس، عن عمّار مولى بني هاشم قال: سألت ابن عباس: كم أتى لرسول الله ﷺ يوم مات؟ قال: ما كنتُ أُرَى مثلك في قومه يخفى عليك ذلك، قال: قلت: إني قد سألتُ فاختُلف عليّ، فأحببتُ أن أعلم قولَك فيه، قال: أتَحْسُبُ؟ قلت: نعم، قال: أَمْسِكْ، أربعينَ بُعِثَ لها، وخمسَ عشرةَ أقام بمكة يأمَنُ ويخاف، وعشراً مهاجرة بالمدينة.

٢٦٤٥ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا وُهيب، حدثنا أيوب، عن رجل قال: سمعت ابن عباس يقول: قدم رسول الله ﷺ وأصحابُهُ لصبح رابعةٍ مُهلّين بالحج، فأمرهم رسول الله ﷺ أن يجعلوها عمرةً، إلا من كان معه الهَدْيُ، قال: فلُبِسَتِ القُمُصُ، وسَطَعَتِ المَجامِرُ، ونُكِحت النساء.

٢٦٤٦ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا سليمان بن كثير أبو داود الطيالسي قال: سمعت ابن شهاب يحدث، عن أبي سنان، عن ابن عباس قال / خطبنا رسول الله ﷺ فقال: «يا أيُّها النّاس، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الحَجّ»، قال: فقام الأقرع بن حابس فقال: أفي كل عام يا رسول الله؟ فقال: «لَوْ قلتُها لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وجبَتْ لَمْ تَعْملوا بها، ولم تستطيعوا أن تعملوا بها، الحج مرة، فمن زاد فهو تطوُّعٌ». ١

٢٦٤٧ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن سلمةَ، عن عبد الله بن عثمان بن خُثَيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: «ليبعثنّ الله الحجرَ يومَ القيامة، ولهُ عينان يبصرُ بهما، ولسانٌ ينطقُ به، يَشْهَدُ به على من استَلَمَهُ بحقٍّ».

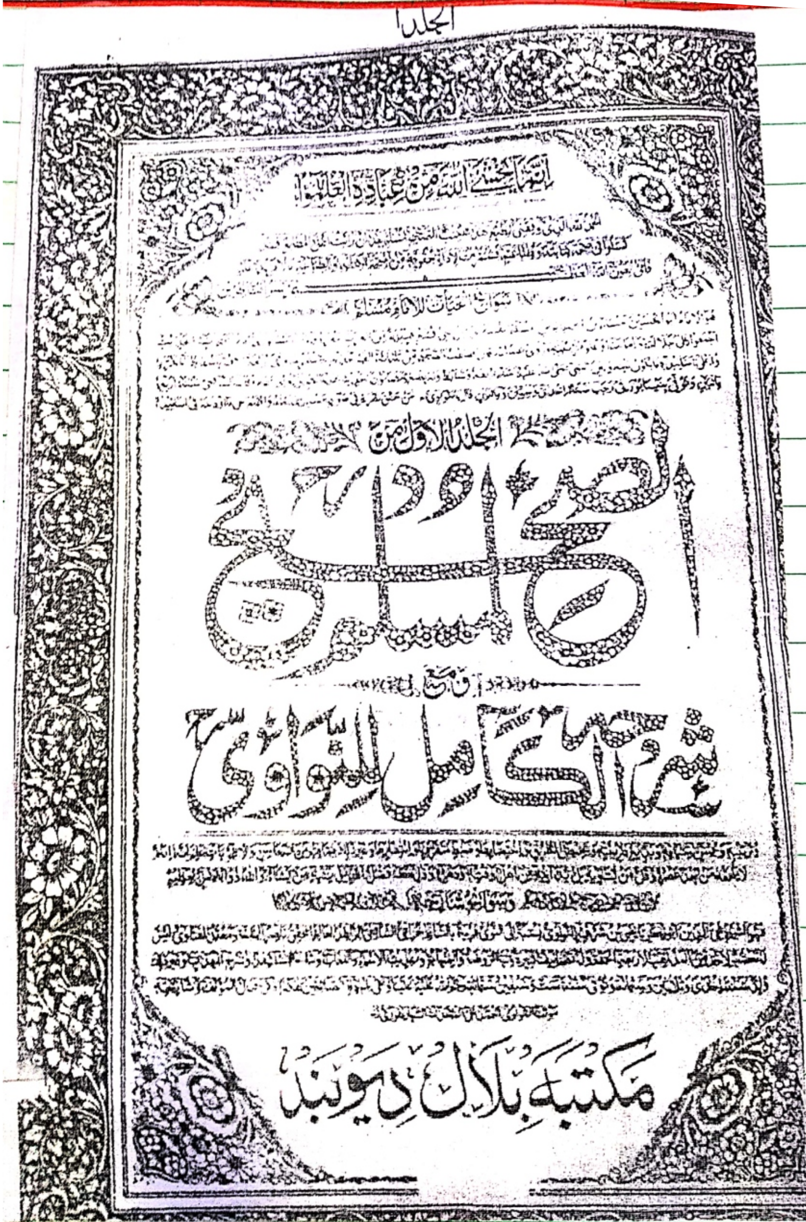
٢٦٤٨ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا عبد الوارث، حدثنا أيوب، عن عبد الله بن سعيد بن جبير، عن أبيه، عن ابن عباس قال: قدم رسول الله ﷺ المدينة، فرأى اليهودَ يصومون يوم عاشوراء، فقال: «ما هذا اليوم الذي تصومونَ؟» قالوا: هذا يومٌ صالحٌ، هذا يومٌ نَجّى الله بني إسرائيل من عَدُوِّهم، قال: فصامه موسى، قال: قال رسول الله ﷺ: «أنا أحق بموسى منكم»، قال: فصامه رسول الله ﷺ وأمر بصومه.

٢٦٤٩ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن زيد: حَفّظني عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: أن النبيَّ ﷺ نَهى عن حَبَل الحَبَلَة.

٢٦٥٠ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا همّام، حدثنا قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: «العائدُ في هبته كالعائد في قيئه»، قال قتادة: ولا أعلم القيء إلاّ حراماً.

٢٦٥١ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا وُهيب، حدثنا عبد الله بن طاوس، عن أبيه قال: كنا نقول ونحن صبيان: العائد في هبته كالكلب يقيء ثم يعود في قيئه، ولم نعلم أن رسول الله ﷺ

حوالہ میں درج ''صحیح مسلم شریف'' مطبوعہ:۔دیوبند(یو.پی.) جلد:ا کے سرورق(Title) کاعکس:۔



المجلد ١

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

المجلد الاول من

الصحیح لمسلم

مع

شرح الکامل للنووی

مکتبہ بلال دیوبند

حوالہ میں درج ''صحیح مسلم شریف'' مطبوعہ:۔ دیوبند، جلد:۱ کی عبارت کے صفحہ:۱۱۵ کا عکس:۔

وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش بهذا الاسناد صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم الصفا فقال يا صباحاه بنحو حديث ابي اسامة
ولم يذكر نزول الآية وانذر عشيرتك الاقربين حدثنا عبيد الله بن عمر القواريري ومحمد بن ابي بكر المقدمي ومحمد بن عبد الملك الاموي قالوا نا ابو عوانة عن عبد الملك
ابن عمير عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن العباس بن عبد المطلب انه قال يا رسول الله هل نفعت ابا طالب بشيء فانه كان يحوطك ويغضب لك قال صلى الله عليه وسلم
نعم هو في ضحضاح من نار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار حدثنا ابن ابي عمر قال نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الله بن الحارث
قال سمعت العباس يقول قلت يا رسول الله ان ابا طالب كان يحوطك وينصرك ويغضب لك فهل نفعه ذلك قال نعم وجدته في غمرات من النار فاخرجته الى ضحضاح
وحدثنيه محمد بن حاتم قال حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني عبد الملك بن عمير قال حدثني عبد الله بن الحارث قال اخبرني العباس بن عبد المطلب ح
وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع عن سفيان بهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديث ابي عوانة وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن ابن الهاد
عن عبد الله بن خباب عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة فيجعل في ضحضاح من النار
يبلغ كعبيه يغلي منه دماغه حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يحيى بن ابي بكير قال نا زهير بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن النعمان بن ابي عياش عن ابي سعيد الخدري ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ادنى اهل النار عذابا ينتعل بنعلين من نار يغلي دماغه من حرارة نعليه وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة
قال نا ثابت عن ابي عثمان النهدي عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اهون اهل النار عذابا ابو طالب وهو منتعل بنعلين يغلي منهما دماغه وحدثنا
محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحق يقول سمعت النعمان بن بشير يخطب وهو يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اهون اهل النار عذابا يوم القيامة لرجل يوضع في اخمص قدميه جمرتان يغلي منهما دماغه وحدثنا ابو بكر
ابن ابي شيبة قال نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابي اسحق عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان
من نار يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى ان احدا اشد منه عذابا وانه لاهونهم عذابا حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا حفص بن غياث عن داود عن
الشعبي عن مسروق عن عائشة قلت يا رسول الله ابن جدعان كان في الجاهلية يصل الرحم ويطعم المسكين فهل ذاك نافعه قال صلى الله عليه وسلم لا ينفعه انه
لم يقل يوما رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين حدثني احمد بن حنبل قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس عن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم جهارا غير سر يقول الا ان آل ابي يعني فلانا ليسوا لي باولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين حدثنا

باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم لابي طالب والتخفيف عنه بسببه (قوله كان يحوطك) هو بفتح الياء وضم الحاء قال اهل اللغة يقال حاطه يحوطه حوطا وحياطة اذا صانه وحفظه وذب
عنه وتوفر على مصالحه (قوله صلى الله عليه وسلم وجدته في غمرات من النار فاخرجته الى ضحضاح) اما **الضحضاح** فهو بضادين معجمتين مفتوحتين وبحاءين والضحضاح ما رق من الماء على
وجه الارض الى نحو الكعبين واستعير في النار واما **الغمرات** فبفتح الغين والميم واحدها غمرة باسكان الميم وهي المعظم من الشيء (قوله صلى الله عليه وسلم ولولا انا لكان في الدرك
الاسفل من النار) قال اهل اللغة في الدرك لغتان فصيحتان مشهورتان فتح الراء واسكانها وقرئ بهما في القراءات السبع قال الفراء هما لغتان جمعهما ادراك وقال الزجاج اللغتان جميعا
حكاهما اهل اللغة الا ان الاختيار فتح الراء لانه اكثر في الاستعمال وقال ابو حاتم جمع الدرك بالفتح ادراك كجمل واجمال وفرس وافراس وجمع الدرك بالاسكان ادرك كفلس وافلس وا
...قال جميع اهل اللغة والمعاني والغريب وجماهير المفسرين الدرك الاسفل قعر جهنم واقصى اسفلها قالوا ولجهنم ادراك فكل طبقة من اطباقها تسمى دركا والله اعلم (قوله صلى الله عليه
وسلم ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار يغلي منهما دماغه) وفي رواية يوضع في اخمص قدميه) هو بفتح الهمزة وهو المتجافي من الرجل من الارض (قوله صلى الله عليه وسلم
كما يغلي المرجل) اما **الشراك** بكسر الشين وهو احد سيور النعل وهو الذي يكون على وجهها وعلى ظهر القدم والنعليان معروف وهو شدة اضطراب الماء ونحوه على النار لشدة اتقادها
واما **المرجل** بكسر الميم وفتح الجيم وهو قدر معروف سواء كان من حديد او نحاس او حجارة او خزف هذا هو الاصح وقال صاحب المطالع وقيل هو القدر من النحاس يعني خاصة والاول اعرف والميم فيه زائدة وفي هذا الحديث وما اشبهه تصريح بتفاوت عذاب اهل النار كما ان نعيم اهل الجنة متفاوت
والله اعلم **باب** الدليل على ان من مات على الكفر لا ينفعه عمل فيه حديث عائشة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله ابن جدعان كان في الجاهلية يصل الرحم ويطعم
المسكين فهل ذاك نافعه قال لا ينفعه انه لم يقل يوما رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين) معنى هذا الحديث ان ما كان يفعله من الصلة والاطعام ووجوه المكارم لا ينفعه في الآخرة
...قوله صلى الله عليه وسلم لم يقل رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين اي لم يكن مصدقا بالبعث ومن لم يصدق به كافر لا ينفعه عمل قال القاضي عياض رحمه الله تعالى وقد انعقد الاجماع
على ان الكفار لا تنفعهم اعمالهم ولا يثابون عليها بنعيم ولا تخفيف عذاب لكن بعضهم اشد عذابا من بعض بحسب جرائمهم هذا آخر كلام القاضي وذكر الامام الحافظ الفقيه ابو بكر البيهقي في كتابه البعث
والنشور نحو هذا عن بعض اهل العلم والنظر قال البيهقي وقد يجوز ان يكون حديث ابن جدعان وما ورد من الآيات والاخبار في بطلان خيرات الكافر اذا مات على الكفر ورد في انه لا يكون لها
موقع التخلص من النار وادخال الجنة ولكن يخفف عنه من عذابه الذي يستوجبه على جنايات ارتكبها سوى الكفر بما فعل من الخيرات هذا كلام البيهقي قال العلماء وكان ابن جدعان كثير الاطعام
...وكان من رؤساء قريش واسمه عبد الله وجدعان بضم الجيم واسكان الدال المهملة وبالعين المهملة
...وكان من بني تيم بن مرة اقرباء عائشة رضي الله عنها وكان ... قبل النبوة ... والله تعالى اعلم **باب** موالاة المؤمنين ومقاطعة غيرهم والبراءة منهم
(قوله صلى الله عليه وسلم ان آل ابي يعني فلانا ليسوا لي باولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين) هذه الكناية بقوله يعني فلانا هي من بعض الرواة ...
(قوله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم جهارا غير سر يقول ...) ... انا ولي الله وصالح المؤمنين ومعناه انما وليي من كان
صالحا وان بعد نسبه مني وليس وليي من كان غير صالح وان كان نسبه قريبا قال القاضي عياض رحمه الله قيل ان المكنى عنه ههنا هو الحكم بن ابي العاص والله اعلم واما قوله
... لاصلاح بذلك ما لم يخف ترتب فتنة عليه والله اعلم

انتقال کے وقت حضور اقدس نے ابوطالب کے بدن پر ہاتھ پھیرا اس کی برکت حاصل ہوئی۔

"قِيلَ اَنّ النّبِیّ ﷺ مَسَحَ اَبَا طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ وَاَنْسَى تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَلِذَا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنَ النَّارِ."

حوالہ:

"تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس" (باب وفاة ابی طالب)،
المؤلف: حسین بن محمد بن الحسن الدِّیار بَکُری
(المتوفی ۹۶۶ھ)
ناشر:۔ (۱) دار صادر، بیروت، **جلد: ۱، صفحہ: ۳۰۰**
(۲) ناشر: مؤسسة شعبان بيروت، **جلد: ۱، صفحہ: ۳۰۰**

ترجمہ:

"یعنی کہا گیا کہ نبی ﷺ نے بعد مرگ ابوطالب کے بدن پر دستِ اقدس پھیر دیا تھا، مگر تلووں پر ہاتھ پھیرنا یاد نہ رہا۔ اس لئے ابوطالب کو روز قیامت آگ کے دو (۲) جوتے پہنائے جائیں گے"۔

اپنے والد کے انتقال کی خبر دینے پر حضرت علی کو جب حضور اقدس نے حکم دیا کہ اسے زمین میں ڈھانپ دے۔تو حضرت علی نے حضور سے کیا عرض کیا؟ ذرا جگر تھام کر پڑھنا.....

"أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ،عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ،عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ. فَقَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهُ. قَالَ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا. قَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهُ. فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لِيْ: اِغْتَسِلْ"

حوالہ:

"سنن النسائی"،مؤلف: أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب بن علی،النسائی(المتوفی ۳۰۳ھ)

ناشر:۔ مكتب المطبوعات الإسلامية،حلب،(شام) طبع ثانی: ۱۹۸۶ء، ۱۴۰۶ھ،**جلد: ۱،صفحہ: ۱۱۰**

نوٹ: یہ حدیث مکتبہ شاملہ میں جونسائی شریف ہے اس سے اخذ کی گئی ہے۔

"نصب الراية لأحاديث الهداية"،مؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعی (المتوفی ۷۶۲ھ)

ناشر:۔ مؤسسة الريان للطباعة والنشر،بيروت(لبنان)طبع اول: ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۷ء، **جلد: ۲، صفحہ: ۲۸۲**

”**جامع الأصول فی أحادیث الرسول**“، مؤلف: مجدالدین أبوالسعادات المبارک بن محمدابن عبدالکریم الشیبانی الجزری(المتوفی ۶۰۶ھ)

ناشر:۔ مکتبة دارالبیان، **جلد:۷، صفحہ: ۳۳۶**

”**معرفة السنن والآثار**“، مؤلف: امام حافظ ابی بکر أحمدبن الحسین بن علی البیهقی(المتوفی ۴۵۸ھ)

ناشر:۔ دارالوفاء(المنصورة،القاهرة)، طبع اول: ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۱ء، **جلد: ۲، صفحہ: ۱۳۶**

”**المسندالشافعی**“، مؤلف: امام أبو عبد الله محمد بن إدریس الشافعی المکی (المتوفی ۲۰۴ھ)

ناشر:۔ دار الکتب العلمیة، بیروت(لبنان)، **جلد: ۱، صفحہ: ۳۸۵**

ترجمہ: ”خبر دی ہم کو محمد بن مثنی نے وہ روایت کرتے ہیں محمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شعبہ نے اوروہ روایت کرتے ہیں ابواسحٰق سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ناجیہ بن کعب سے سنا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اورعرض کی: بے شک ابوطالب نے وفات پائی، تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جا۔ اوراسے ڈھانپ دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”**وہ تو مشرک مراہے۔**“ حضوراقدس ﷺ نے فرمایا کہ جا۔ اوراسے زمین میں دبا آ۔ جب میں ابوطالب کو زمین میں دبا کر حضور ﷺ کی خدمت میں واپس آیا۔ تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ تو غسل کرلے۔“

سبحان اللہ! حضرت علی کی قوتِ ایمان ایسی بے مثل ومثال ہے کہ جس کا جواب نہیں۔

سچے مومن کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ دنیوی تمام رشتوں پر ایمان کے رشتے کو فوقیت اوراہمیت دیتا ہے۔ بے شک اسلام نے اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی یعنی حسن سلوک، محبت، مودت اور نیک برتاؤ کرنے کا درس دیا ہے۔ بالخصوص ماں باپ کے ادب، احترام، تعظیم، توقیر، وقعت، حرمت اور قدر ومنزلت کی سخت تاکیدِ اکید وبلیغ کا حکم دیا ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت تک ہے، جب تک وہ دائرہ ایمان میں محدود ہیں۔ دائرہ ایمان سے خارج ہوجانے سے ان کی حرمت وعظمت باقی نہیں رہتی۔ بے شک سچا مؤمن والدین کے حقوق کی ادائیگی اور پائیداری میں ذرّہ برابر بھی کوتاہی اور دریغ نہیں کرتا اور والدین کے حقوق کی کامل تابعداری اور اطاعت میں کمر بستہ اور آمادہ رہتا ہے۔ ماں باپ کے ساتھ اس کا رشتہ تمام رشتوں سے افضل، اعلیٰ، معظم، مکرم اوراہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ماں باپ کے لئے وہ اپنا سب کچھ بلکہ اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے ہر لمحہ مستعد رہتا ہے۔ لیکن یہ سب بشرطِ ایمان اور ایقان دین ہوتا ہے۔ ماضی میں ایسے سینکڑوں واقعات اوراقِ تاریخ میں طلائی حروف سے منقش ہیں کہ صحابۂ کرام اور دیگر بزرگان ملت اسلامیہ نے ایمان کے رشتہ کو ماں باپ کے ساتھ کے رشتہ پر اہمیت، برتری اور ترجیح دی ہے۔ جس کی زندہ مثال مولائے کائنات، سید السادات، اسد اللہ الغالب، دفّاع المعضلات والنوائب، اخی الرسول، زوج البتول، خیبر شکن، مشکل کشا، شیر خدا، امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین **حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم** نے اپنے کردار سے پیش فرمائی ہے۔

جب ان کے والد ابوطالب کا انتقال ہوا، تو انہوں نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کو اپنے والد کے انتقال کی خبر ان الفاظ میں دی کہ ''**اِنَّ عَمَّکَ الشَّیْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ**''، یعنی ''**یارسول اللہ! آپ کا بوڑھا گمراہ چچا مر گیا۔**'' مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جملہ میں اپنے والد کے لئے ادب و احترام کا شائبہ تک نہیں۔ کیا وہ بے ادب و گستاخ تھے؟ توبہ۔۔۔توبہ۔۔ ہرگز نہیں۔ ملک حجاز کے مہذب ادیب اور اعلیٰ معیار کے شعراء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ تہذیب، خوش اخلاق اور شائستگی ان کو گھٹی میں پلائی گئی تھی۔ خوش اخلاقی، خوش خصالی اور خوش اطواری بچپن سے ہی ان کی عادت وخاصیت تھی۔ لیکن وہ اپنے والد کے لئے ''**گمراہ**'' **لفظ** کا استعمال فرمارہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ میرے والد نے زندگی بھر جن کی حمایت، حفاظت، نصرت، کفالت، ہمدردی، محبت اور طرفداری میں پوری قوم کی عداوت، خفگی، ناراضی اور دشمنی مول لی تھی، جب وہی ذات گرامی نے انتقال کے وقت کلمہ پڑھنے کو کہا بلکہ بار بار اصرار کیا، پھر بھی میرے والد نے انکار کر کے ہدایت قبول نہیں کی اور ابوجہل جیسے دشمن اسلام کے بہکاوے میں آکر بہک گئے، ہدایت سے بھٹک گئے یعنی گمراہ ہوگئے، ایمان کی دولت سے محروم ہوگئے۔ لہٰذا اب ان کے ساتھ تعظیم و توقیر کا رشتہ نہیں۔ انہوں نے میرے پیارے **آقا روحی فداہ** ﷺ کی فہمائش کو ٹھکرا دیا ہے۔ لہٰذا ان کے لئے ''گمراہ'' کا لفظ موزوں و مناسب ہے۔

بات اتنے پر ہی بس اور ختم نہیں ہوئی۔ اب اپنی تمام توجہات کو مرکوز کر کے پڑھو۔ **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضور اقدس** ﷺ کو اپنے والد کے انتقال کی اطلاع دی، تو حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ''**اِذْھَبْ فَوَارِہٖ**''، یعنی ''جا اور اسے زمین میں دبا آ''۔ حدیث کے ان الفاظ پر غور فرمائیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ''**اذھب فدفنہ**'' یعنی ''جا اور اسے دفن کر آ'' یہ نہیں فرمایا بلکہ ''**جا اور اسے زمین میں دبا آ**'' فرمایا ہے۔

حالانکہ ''دفن کرنا'' اور ''زمین میں دبانا'' دونوں ایک ہی معنی میں ہیں لیکن ''دفن کرنا'' یہ تعظیم وتکریم کے ساتھ زمین میں ڈھانپنے کا مہذب جملہ ہے۔ جبکہ ''زمین میں دبانہ'' یہ تحقیر وتذلیل کے ساتھ زمین مین ڈھانپنے یا چھپانے کا ذلت آمیز جملہ ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اپنے والد ابوطالب کو زمین میں دبا دو یعنی ڈھانپ دو یعنی دفن کردو۔ تب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعجب ہوا کہ میرے والد تو کلمہ پڑھے بغیر دنیا سے گئے ہیں، پھر بھی حضور اقدس ﷺ انہیں زمین میں دفن کر دینے کو کیوں فرمارہے ہیں؟ لہذا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کیا؟ کیا عرض کیا؟ اس عنوان کے تحت پیش کی گئی حدیث شریف کے الفاظ پھر ایک مرتبہ مطالعہ فرمائیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! ''**اِنَّـــهُ مَـاتَ مُشْـرِ کـاً**'' یعنی ''**وہ مشرک مرا ہے۔**'' حضرت علی کی اس گذارش کے جواب میں کسی بھی قسم کا کوئی خلاصہ کئے بغیر حضور اقدس ﷺ نے دوبارہ یہی حکم صادر فرمایا کہ ''**اِذْهَـــبْ فَوَارِهٗ**'' یعنی ''**جا اور اسے زمین میں دبا آ**''۔ حضور اقدس ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے دوسری مرتبہ میں بھی وہی پہلا حکم سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید کوئی عرض ومعروض کئے بغیر حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے والد ابوطالب کو دفن کرنے چلے گئے۔ پھر کیا ہوا؟ خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''فَلَـمَّـا وَارَیْتُهٗ رَجَعْتُ اِلَیْهِ'' یعنی ''جب میں نے اپنے والد کو دفن کر دیا، تو پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔'' تو حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے

فرمایا کہ ''اِغْتَسِــــــلْ''، یعنی ''اے علی! تو غسل کر لے'' اس حدیث سے چند اہم باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

- ⊙ حضور اقدس ﷺ نے ابو طالب کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اسے زمین میں دبا دے۔
- ⊙ حضور اقدس ﷺ کے اس حکم کو سن کر حضرت علی نے ابو طالب کے لئے کہا کہ وہ مشرک ہے۔
- ⊙ حضور اقدس ﷺ نے جب دوسری مرتبہ یہی حکم دیا، تو حضرت علی گئے اور اپنے والد کو زمین میں دبا دیا۔
- ⊙ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کو زمین میں دفن کر کے حضور کے پاس واپس آیا۔
- ⊙ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ابو طالب کو دفن کرنے حضور اقدس ﷺ تشریف نہیں لے گئے بلکہ وہیں پر تشریف فرما رہے، جہاں سے آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے بھیجا۔
- ⊙ اسی لئے تو حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کو دفن کر کے حضور ﷺ کے پاس واپس آیا۔
- ⊙ ثابت ہوا کہ ابو طالب کو دفن کرنے حضور اقدس ﷺ حضرت مولیٰ علی کے ہمراہ نہیں گئے تھے۔ حضرت علی اکیلے ہی گئے تھے۔
- ⊙ اس حدیث سے شیعوں کی اس بات کا رد ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ابو طالب کے

جنازہ کے ہمراہ گئے، جنازے کو کاندھا دیا تھا، نماز جنازہ میں بھی شامل ہوئے تھے، قبر میں بھی اترے تھے۔

⊙ ابوطالب کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔ یہ سراسر غلط اور ٹھنڈے پہر کی گپ ہے کیونکہ ابوطالب کا انتقال اعلان نبوت کے دسویں سال یعنی ہجرت سے تین سال قبل ہوا ہے۔ اس وقت نماز جنازہ تھی ہی نہیں۔ نماز جنازہ ابوطالب کے انتقال کے چوتھے سال یعنی سن ہجری ایک میں شروع ہوئی ہے۔

⊙ اسلام میں سب سے پہلی نماز جنازہ صحابیٔ رسول **حضرت اسعد بن زرارہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑھی گئی ہے۔ ہجرت کے نو (۹) مہینے کے بعد سب سے پہلے صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا ہے اور اسلام میں سب سے پہلی نماز جنازہ **حضور اقدس** ﷺ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑھی ہے۔ **(حوالہ: الاصابۃ لابن حجر۔ جلد: ۴، صفحہ: ۲۸۳)**

⊙ اسلام میں نماز جنازہ شروع ہوئی، اس کے تین سال اور کچھ مہینے پہلے ابوطالب کا انتقال ہوا ہے۔ شیعہ فرقہ کے متبعین سے سوال ہے کہ آپ صحیح احادیث کے حوالوں سے ثابت کر دکھائیں کہ ابوطالب کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

سنن نسائی کی روایت شدہ حدیث کے ضمن میں فقہ کی معتبر کتاب ''ھدایہ'' میں مسلمان کے مشرک رشتہ دار کو غسل دینے کے مسئلے کا جزئیہ

''إِذَا مَاتَ الْكَافِرُ وَلَهُ وَلِيٌّ مُسْلِمٌ فَإِنَّهُ يُغَسِّلُهُ وَيُكَفِّنُهُ وَيَدْفِنُهُ: بِذٰلِكَ اُمِرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَقِّ أَبِيْهِ أَبِيْ طَالِبٍ لٰكِنْ يُغَسَّلُ غُسْلَ الثَّوْبِ النَّجِسِ وَيُلَفُّ فِيْ خِرْقَةٍ وَتُحْفَرُ حُفَيْرَةٌ مِنْ غَيْرِ مُرَاعَاةِ سُنَّةِ التَّكْفِيْنِ وَاللَّحْدِ وَلَا يُوْضَعُ فِيْهَا بَلْ يُلْقىٰ.

حوالہ:

''الهداية فی شرح بداية المبتدی''، مؤلف: شیخ الاسلام برهان الدین ابی الحسن علی بن أبی بکر الفرغانی المرغینانی، (المتوفی ۵۹۳ھ)

ناشر:۔(۱)مجلس البرکات الجامعة الاشرفية، مبارکپور، (یو پی)، باب الجنائز، فصل الصلوٰة علی المیت، **جلد:** ۱، **صفحہ:** ۱۶۱

ناشر:۔(۲)داراحیاء التراث العربی، بیروت، (لبنان)، باب الجنائز، فصل الصلوٰة علی المیت، **جلد:** ۱، **صفحہ:** ۹۱

ناشر:۔(۳)المکتبة العربية دستگیر کالونی، کراچی، باب الجنائز، فصل الصلوٰة علی المیت، **جلد:** ۱، **صفحہ:** ۱۶۱، ۱۶۲

ترجمہ:

''جب کافر مر جائے اور اس کا کوئی مسلمان رشتہ دار موجود ہو، تو وہ اس کو غسل دے، کفن پہنائے اور دفن کرے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے باپ ابوطالب کے بارے میں ایسا ہی حکم دیا گیا۔ لیکن اس کو ایسے غسل دیا جائے جیسے پلید کپڑے کو دھویا جاتا ہے، اور کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اس کے لئے گڑھا کھودا جائے، کفن پہنانے اور لحد بنانے کی سنت ملحوظ نہ رکھی جائے، اور نہ ہی اس کو گڑھے میں رکھا جائے بلکہ اس میں ڈال دیا جائے''۔



حوالہ میں درج کتاب ''الھدایہ''۔ جلد:ا کا سرورق (Title) کا عکس:۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

Markaz-e-Ahle Sunnat
Barkaat-e-Raza
Opp. Darool Uloom,
Imam Ahmed Raza Road
Memonwad,
Porbandar-360575
Gujarat - INDIA

الجز'ان الأولان
من

الهداية

لشيخ الإسلام برهان الدين أبي الحسن علي بن أبى بكر الفرغاني المرغيناني رحمه الله تعالىٰ

٥١١ھ —— ٥٩٣ھ

مع حاشية

العلامة أبي الحسنات محمد عبدالحي اللكنوي الفرنجى محلي رحمه الله تعالىٰ

١٢٦٤ھ —— ١٣٠٤ھ

و معها

الدراية في تخريج أحاديث الهداية

لشيخ الإسلام أبي الفضل أحمد بن على بن محمد العسقلانى المعروف بابن حجر رحمه الله تعالىٰ

٧٧٣ھ —— ٨٥٢ھ

وضممنا اليها الفوائد البهية فى تراجم الحنفية مع تعليقا تها لحضرة المحشى رحمه الله

عُني بطبعها و نشرها

مجلس البركات

الجامعة الأشرفية ۔ مباركفور۔ أعظم جَره۔ الهند

رمزالبريد٢٧٦٤٠٤-يوپى

حوالہ میں درج ''الھدایہ'' کی عبارت والے صفحہ نمبر:۱۶۲ کا عکس:۔

ويدل فته بذالك امر علی فی حق ابیه ابی طالب لكن يغسل غسل الثوب النجس ويلف فی خرقة وتحفر

حفيرة من غير مراعاة سنة التكفين واللحد ولا يوضع فيه بل يلقى **فصل فی حمل الجنازة** و

اذا حملوا الميت على سريره اخذوا بقوائمه الاربع بذلك وردت السنة وفيه تكثير الجماعة وزيادة

الاكرام والصيانة وقال الشافعی السنة ان يحملها رجلان يضعها السابق على اصل عنقه والثانی

على صدره لان جنازة سعد بن معاذ هكذا حملت قلنا كان ذلك لازدحام الملائكة عليه ويمشون

بها مسرعين دون الخبب لانه صلى الله عليه وسلم حين سئل عنه قال ما دون الخبب واذا

بلغوا الى قبره يكره ان يجلسوا قبل ان يوضع عن اعناق الرجال لانه قد تقع الحاجة الى التعاون

والقيام امكن منه وكيفية الحمل ان تضع مقدم الجنازة على يمينك ثم مؤخرها على يمينك ثم

مقدمها على يسارك ثم مؤخرها على يسارك ايثارا للتيامن وهذا فی حالة التناوب **فصل**

فی الدفن ويحفر القبر ويلحد لقوله صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا ويدخل

الميت مما يلی القبلة خلافا للشافعی فان عنده يسل سلا لما روی انه صلى الله عليه وسلم

سل سلا ولنا ان جانب القبلة معظم فيستحب الادخال منه واضطربت الروايات فی ادخال

النبی صلى الله عليه وسلم فاذا وضع فی لحده يقول واضعه بسم الله وعلى ملة رسول الله كذا

قال رسول الله حين وضع ابا دجانة فی القبر ويوجه الی القبلة بذلك امر رسول الله صلى الله

عليه وسلم ويحل العقدة لوقوع الامن من الانتشار ويسوی اللبن على اللحد لانه صلى الله عليه وسلم

جعل على قبره اللبن ويسجى قبر المرأة بثوب حتى يجعل اللبن على اللحد ولا يسجى قبر الرجل لان مبنى حالهن

على الستر ومبنى حال الرجال على الانكشاف ويكره الآجر والخشب لانهما لاحكام البناء

جناب ابوطالب مسلمان نہ ہوئے، اس کو صاف ظاہر کرنے والی احادیث کریمہ اور ائمۂ ملت اسلامیہ کی کتابوں کے حوالے

حدیث شریف

"کَانَتْ مَشِیْئَۃُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی إِسْلَامِ عَمِّی الْعَبَّاسِ وَمَشِیْئَتِیْ فِی إِسْلَامِ عَمِّی أَبِیْ طَالِبِ فَغَلَبَتْ مَشِیْئَۃُ اللّٰہِ مَشِیْئَتِیْ"

حوالہ:

"کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال"، مؤلف :علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی البرهانفوری (المتوفی ۹۷۵ھ)

(۱) ناشر: دارالکتب العلمیة، بیروت، حدیث نمبر: ۳۴۴۳۴، طبع ثانی: ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۴ء، **جلد: ۱۲، صفحہ: ۶۹**

(۲) ناشر: مؤسسة الرسالة، بیروت، حدیث نمبر: ۳۴۴۳۹، طبع خامس: ۱۴۰۱ھ، ۱۹۸۱ء، **جلد: ۱۲، صفحہ: ۱۵۲**

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا۔"

حوالہ میں درج کتاب ''کنز العمال''۔جلد:۱۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

تأليف

العلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

المتوفى سنة ٩٧٥ هـ

تحقيق

محمود عمر الدمياطي

الجزء الثاني عشر

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

حوالہ میں پیش کی گئی ''کنز العمال'' کی عبارت کے صفحہ نمبر: ٦٩ کا عکس:۔

الباب السادس

في فضل أشخاص ليسوا من الصحابة من الإكمال

النجاشي

٣٤٤٢٧ ـ إن أخاكُم النجاشيُّ قد ماتَ فاستغفِروا لهُ. (حم، ش، طب، ض، وابن قانع ـ عن جرير).

زيد الخير من الإكمال

٣٤٤٢٨ ـ سيكونُ بعدي رجلٌ من التابعينَ وهو زيدُ الخيرِ يَسبِقُهُ بعضُ أعضائِه إلى الجنةِ بعشرين سنةً. (ابن عساكر ـ عن الحارث الأعور مرسلاً).

ذيل الباب من الإكمال

٣٤٤٢٩ ـ أبو طالبٍ أخرجتُهُ من غَمرةِ جهنمَ إلى ضحضاحٍ منها. (ع، عد وتمام ـ عن جابر) قال: سُئلَ النبي ﷺ عن أبي طالب قال ـ فذكره.

٣٤٤٣٠ ـ أما! إنهُ في ضحضاحٍ من نارٍ عليهِ نعلانِ يَصُبُّ منها أُمّ رأسِهِ ـ يعني أبا طالب. (هناد ـ عن أبي عثمان مرسلاً).

٣٤٤٣١ ـ كلُّ قبرٍ لا يشهدُ أن لا إله إلا الله فهو جُذوةٌ من النارِ وقد وجدتُ عمي أبا طالبٍ في طمطامٍ من النارِ فأخرجَهُ الله بمكانه مني وإحسانِه إليّ فجعَلهُ في ضحضاحٍ من نارٍ. (طب ـ عن أم سلمة).

٣٤٤٣٢ ـ ليَعلَمنَّ عمي أني قد نفعتُه يوم القيامةِ، إنه لفي ضحضاحٍ من نارٍ ينتعِلُ بنعلينِ من نارٍ يَغلي منها دماغُه. (هناد ـ عن أبي هريرة).

٣٤٤٣٣ ـ أي عَمِّ! قُل: لا إله إلا الله ـ كلمةً أحاجُّ لكَ بها عندَ الله. (خ، م ـ عن ابن المسيب عن أبيه) إن أبا طالب لما حضرتهُ الوفاةُ قال له النبي ﷺ ـ فذكره.

٣٤٤٣٤ ـ كانت مشيئةُ الله عزّ وجلّ في إسلام عمي العباسِ ومشيئتي في إسلام عمي أبي طالب فَغلبت مشيئةُ الله مشيئتي. (أبو نعيم ـ عن علي).

’’اپنے والد ابو قحافہ کا ایمان لانا جتنا خوشی کا باعث ہے اس سے زیادہ خوشی ابو طالب کے ایمان لانے سے ہوتی‘‘

: حضرت صدیق اکبر کا جذبۂ عشق رسول :

حدیث شریف

’’ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِیْ قُحَافَةَ يَقُوْدُهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، اَلَا تَرَكْتَ الشَّيْخَ حَتّٰى نَاْتِيَهُ؟، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ :اَرَدْتُ اَنْ يَّاْجَرَهُ اللّٰهُ، وَالَّذِىْ بَعْثَكَ بِالْحَقِّ لَاَنَا كُنْتُ اَشَدُّ فَرِحاً بِاِسْلَامِ اَبِىْ طَالِبٍ لَوْكَانَ اَسْلَمَ مِنِّی بِاَبِیْ.‘‘

حوالہ:

’’الإصابة فی تمییز الصحابة‘‘، مؤلف:أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی۸۵۲ھ)

(۱) ناشر:دار الکتب العلمیة،بیروت،طبع اول:۱۴۱۵ھ،**جلد**:۷،**صفحه**:۲۰۰

(۲) ناشر:دارصادر،بیروت، ذکرابی طالب، **جلد**:۴، **صفحه**:۱۱۷

ترجمہ:۔

''حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر لائے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے، صدیق نے عرض کی کہ میں نے چاہا کہ اللہ ان کو اجر دے۔قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔''

حوالہ میں درج ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' ۔جلد: ۷ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الإصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ۸۵۲ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود　　الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور　　الدكتور

محمد عبد المنعم البري　　عبد الفتاح أبو سنة

جامعة الأزهر　　جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار

جامعة الأزهر

الجزء السابع

المحتوى

باب الكنى




دار الكتب العلمية

أسسها محمد علي بيضون سنة 1971

بيروت - لبنان

حوالہ میں پیش کردہ ''الاصابہ فی تمیزالصحابہ'' کی عبارت کے صفحہ:۲۰۰ کا عکس:۔

ملة عبد المطلب بأن عبد المطلب مات على الإسلام، واستدل بأثر مقطوع عن جعفر الصادق. وسأذكره بعد؛ ولا حجة فيه، لانقطاعه وضعف رجاله.

وأما الثاني وفيه شهادةُ أبي طالب بتصديق النبي ﷺ فالجوابُ عنه وعما ورد من شعر أبي طالب في ذلك أنه نظير ما حكى الله تعالى عن كفار قريش: ﴿وَجَحَدُوا بِهَا واسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً﴾ [النمل: ١٤١]، فكان كفرهم عناداً، ومنشؤه من الأنفة والكبر؛ وإلى ذلك أشار أبو طالب بقوله: لولا أن تعيِّرَني قريش.

وأما الثالث وهو أثر الهَوْزَنِيُّ فهو مرسل، ومع ذلك فليس في قوله: «وَصَلتكَ رَحِمٌ» ما يدلُّ على إسلامه؛ بل فيه ما يدلُّ على عدمه، وهو معارضتُه لجنازته، ولو كان أسلم لمشى معه وصلّى عليه.

وقد ورد ما هو أصحُّ منه؛ وهو ما أخرجه أبُو دَاوُدَ والنَّسَائِيُّ، وصححه ابْنُ خُزَيْمَةَ من طريق ناجية بن كعب، عن علي؛ قال: لما مات أبو طالب أتيتُ النبي ﷺ فقلت: إن عمك الضال قد مات. فقال لي: «اذْهَبْ فَوَارِهِ، وَلاَ تُحَدِّثْنِي شَيْئاً حَتَّى تَأْتِيني»[1]. ففعلت ثم جئت فدعا لي بدعوات.

وقد أخرجه الرَّافِضِيُّ المذكور من وجه آخر عن ناجية بن كعب، عن علي بدون قوله: الضال.

وأما الرابع والخامس؛ وهو أمر أبي طالب ولديه باتباعه فتركهُ ذلك هو من جملة العناد، وهو أيضاً من حسن نصرته له وذبه عنه ومعاداته قومه بسببه.

وأما قول أبي بكر فمراده لأنا كنتُ أشدَّ فرحاً بإسلام أبي طالب مني بإسلام أبي؛ أي لو أسلم.

ويبين ذلك ما أخرجه أبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ، عنْ موسى بن عبيدة، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، قال: جاء أبو بكر بأبي قُحافة يقوده يوم فَتْحَ مكة، فقال رسولُ الله ﷺ: «ألا تَرَكْتَ الشَّيْخَ حَتَّى تَأتِيَهُ؟» قال أبو بكر: أردتُ أن يأجره الله، والذي بعثك بالحق لأنا كنتُ أشد فرحاً بإسلام أبي طالب لو كان أسلم مني بأبي.

وذكر ابْنُ إسْحَاقَ أنَّ عمر لما عارض العباس في أبي سفيان لما أقبل به ليلةَ الفتح، فقال له العباس: لو كان من بني عدي ما أحببت أن يقتل. فقال عمر: إنا بإسلامك إذا

(١) أخرجه النسائي في السنن ١/ ١١٠ كتاب الطهارة باب ١٢٨ الغسل من مواراة المشرك حديث رقم ١٩٠. وأحمد في المسند ١/ ١٣١، وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي في دلائل النبوة ٢/ ٣٤٨.

جناب ابوطالب نے حضور اقدس سے جنت کے انگور کھلانے کی عرض کی تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ بے شک! اللہ تعالیٰ نے ان کو کافروں پر حرام کیا ہے۔

حدیث شریف

"وَفِیْ زِیَادَاتِ یُوْنُسَ بْنِ بُکَیْرٍ فِیْ الْمَغَازِیْ، عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عمرو، عَنْ اَبِیْ السَّفَرِ، قَالَ بَعَثَ أبُو طَالِبٍ إلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أطْعِمْنِیْ مِنْ عِنَبِ جَنّتِکَ فَقَالَ أبُو بَکْرٍ إنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ"

حوالہ:

"الإصابة فی تمییز الصحابة"، مؤلف: الامام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)

(۱) ناشر: دار الکتب العلمیة: بیروت، طبع اول: ۱۴۱۵ھ، جلد: ۷، صفحہ: ۱۹۷

(۲) ناشر: دار صادر، بیروت، ذکر ابی طالب، جلد: ۴، صفحہ: ۱۱۶

ترجمہ: "یعنی ابوطالب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر بھیجی کہ مجھے اپنی جنت کے انگور کھلائیے۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بے شک اللہ نے انہیں کافروں پر حرام کیا ہے"۔

''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' کی جلد نمبر: ۷ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الإصابة
في
تمييز الصحابة

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ٨٥٢ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور
محمد عبد المنعم البري
جامعة الأزهر

الدكتور
عبد الفتاح أبو سنة
جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار
جامعة الأزهر

الجزء السابع

المحتوى

باب الكنى



دار الكتب العلمية
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971
بيروت - لبنان

حوالہ میں پیش کردہ ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' کی عبارت کے صفحہ نمبر:۱۹۷ کا عکس:۔

ومنها قوله من قصيدة:

وَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ فَذُو العَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدُ

[الطويل]

قال ابْنُ عُيَيْنَة، عن علي بن زيد: ما سمعتُ أحسنَ من هذا البيت.

وأخرج أَحْمَدُ من طريق حبة العرني؛ قال: رأيت علياً ضحك على المنبر حتى بدّتْ نواجذه، ثم تذكر قول أبي طالب وقد ظهر علينا وأنا أصلّي مع النبي ﷺ ببطن نخلة؛ فقال له: ماذا يصنعان؟ فدعاه إلى الإسلام، فقال: ما بالذي تقول من بأس، ولكن والله لا يعلوني استي أبداً.

وأخرج البُخَارِيُّ في التَّارِيخِ، من طريق طلحة بن يحيى، عن موسى بن طلحة، عن عقيل بن أبي طالب؛ قال: قالت قريش لأبي طالب: إن ابْنَ أخيك هذا قد آذانا... فذكر القصة؛ فقال: يا عقيل، ائتني بمحمد. قال: فجئتُ به في الظهيرة، فقال: إن بني عمك هؤلاء زعموا أنكَ تُؤذيهم فَانْتَهِ عن أذاهم، فقال: أترون هذه الشمس[1]؟ فما أنا بأقدر على أن أدعَ ذلك. فقال أبو طالب: والله ما كذب ابْنُ أخي قط.

وقال عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حدثنا سفيان، عن حبيب بن أبي ثابت، عمن سمع ابن عباس في قوله تعالى: ﴿وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ﴾ [الأنعام: ٢٦]؛ قال: نزلت في أبي طالب؛ كان ينهي عن أذى النبيِّ ﷺ وينأى عما جاء به.

وأخرج ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ طريق الهيثم البكاء، عن ثابت، عن أنس؛ قال: مرض أبو طالب فعاده النبي ﷺ، فقال: يا ابن أخي، ادْعُ ربَّك الذي بعثكَ يُعافيني. فقال: «اللَّهُمَّ اشْفِ عَمِّي». فقام كأنما نشط من عِقَال؛ فقال: يا ابن أخي، إن ربك لَيُطِيعك! فقال: «وأَنْتَ يَا عَمَّاهُ لَوْ أَطَعْتَهُ لَيُطِيعَنكَ»[2].

وفي زيادات يُونُسَ بْنِ بُكَيرٍ في المَغَازِي، عن يونس بن عمرو، عن أبي السفر؛ قال: بعث أبو طالب إلى النبي ﷺ فقال: أطعمني من عنب جنَّتك. فقال أبو بكر: إن الله حَرَّمَها على الكافرين.

---

(١) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة ٢/ ١٨٧ عن عقيل بن أبي طالب والبخاري في التاريخ الكبير ٤: ٥١. وابن حجر في المطالب العالية ٤/ ١٩٢ حديث رقم ٤٢٧٨ وقال هذا إسناد صحيح.

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك ٢/ ٤٣٢ عن ابن عباس رضي الله عنهما ولفظه مرض أبو طالب فجاءت قريش فجاء النبي ﷺ ... الحديث قال الحاكم حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه وأقره الذهبي.

سراج الامۃ، کاشف الغمۃ، مجتہد اعظم ملت اسلامیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ کہ ابوطالب کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے۔

سراج الامۃ، کاشف الغمۃ، مجتہد اعظم ملت اسلامیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''الفقہ الاکبر'' میں ابوطالب کے متعلق فرماتے ہیں کہ۔

''وَاَبُوْطَالِبٍ عَمُّهٗ ﷺ وَاَبُوْعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاتَ کَافِراً''

(ترجمہ:۔ ''اورابوطالب جوحضورﷺ کے چچااور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے،ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے'')

حوالہ:۔ **''الفقہ الاکبر''**، مصنف:امام اعظم ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفیٰ ۱۵۰ھ)

ناشر:۔ دارالکتب العربیۃ الکبریٰ،مصطفیٰ البابی الحلبی، القاہرہ، مصر، صفحہ:۹۷

۔:دوسرا حوالہ:۔

امام اعظم کی کتاب ''فقہ اکبر'' کی شرح لکھنے والے امام اجل فاضل نبیل محدث وفقیہ علامہ علی ابن سلطان محمد القاری الہروی المعروف بملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری (المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ)

اپنی کتاب **''مِنَحُ الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر''** میں امام اعظم کے مندرجہ بالا جملے کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:۔

”(وَاَبُو طَالِبٍ عَمُّهُ)، اَیْ عَمُّ النَّبِیِّ(ﷺ وَاَبُو عَلِیٍّ رضی الله عنه ، مَاتَ کَافِراً)وَلَمْ یُؤمِنْ لَهُ، فَقَدْ وَرَدَ:اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَأَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَاَضْرَابَهُ، فَقَالَ ﷺ :یَا عَمِّ قُل کَلِمَةً أحَاجُّ لَکَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟وَتَکَرَّرَ هٰذَا الْکَلَامَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَقَامِ، حَتّٰی قَالَ اَبُو طَالِبٍ فِیْ آخِرِ الْمَرَامِ: اَنَا عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبٰی أَنْ یَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰه“.

حوالہ:۔ ”منح الروض الازھر فی شرح الفقه الاکبر“، مصنف: محدث وفقیہ علامہ علی ابن سلطان محمد القاری الھروی المعروف بملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)

ناشر:۔ دارالبشائر الاسلامیة، بیروت (لبنان)،صفحہ: ۳۱۲

ترجمہ: ”اور ابوطالب یعنی حضور ﷺ کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے کفر کی حالت میں انتقال کیا اور وہ حضور ﷺ پر ایمان نہیں لائے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو ان کے پاس ابوجہل اور اس کے ساتھی موجود تھے، نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا: **کلمہ پڑھو** ،جس کے سبب اللہ تعالیٰ کے حضور حجت کروں گا، پس ابوجہل نے ابوطالب سے کہا: کیا عبدالمطلب کے دین سے منحرف ہو رہے ہو؟ اور وہ بار بار وہی بات وہیں پر کہتا رہا۔ یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں، اور **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنے سے انکار کیا“۔

حوالہ میں درج امام اعظم کی کتاب ''الفقہ الاکبر'' کے سرورق (Title) کا عکس:۔

كتاب

الفقه الاكبر

للامام الاعظم أبى حنيفة النعمان بن ثابت الكوفى رضى الله عنه

وشرحه للامام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة شيخ عصره

ملا على القارى الحنفى المتوفى سنة ١٠٠١

تغمده الله برحمته

طبع بمطبعة

دار الكتب العربية الكبرى

على نفقة أصحابها

(مصطفى البابى الحلبى وأخويه بكرى وعيسى)

(بمصر)

حوالہ میں پیش کردہ کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی عبارت کے صفحہ نمبر: ۹۷ کا عکس:۔

٩٧

المخالفة . قال ومن فروعه أيضا وهو أن لله ايلام الخلق وتعذيبهم من غير جرم سابق ولا ثواب
لاحق خلافا للمعتزلة حيث لم يجوزوا ذلك الا بعوض أو جرم والا لكان جرما غير لائق بالحكمة ولذا
أوجبوا أن يقتص لبعض الحيوانات من بعض انتهى . وقد سبق أن الظلم فى حقه تعالى محال
وانه سبحانه لا يجب عليه شئ بحال ففعله اما عدل واما فضل . وفى نسخة زيد قوله ورسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم مات على الايمان وليس هذا فى أصل شارح تصدر لهذا الميدان لكونه
ظاهرا فى معرض البيان ولا يحتاج الى ذكره لعلوه صلى الله تعالى عليه وسلم فى هذا الشان ولعل
مرام الامام على تقدير صحة وروده هذا الكلام انه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم من حيث كونه
نبيا من الانبياء عليهم السلام وهم كلهم معصومون عن الكفر فى الابتداء والانتهاء نعتقد أنه مات
على الايمان وأما غيره من الاولياء والعلماء والاصفياء بالاعيان ولا نجزم بموتهم على الايمان وان ظهر
منهم خوارق العادات وكمال الحالات وجمال أنواع الطاعات فان مبنى أمره على العيان وهو مستور
عن أفراد الانسان ولهذا كانت العشرة المبشرة وأمثالهم خائفين من انقلاب أحوالهم وسوء
آمالهم فى مآلهم . واعلم أن للسلف رحمهم الله فى الشهادة بالجنة ثلاثة أقوال . أحدها أن
لا يشهد لأحد الا للأنبياء عليهم السلام وهذا ينقل عن محمد بن الحنفية والأوزاعى وهذا أمر قطعى
لا نزاع فيه . والثانى أن يشهد لكل مؤمن جاء نص فى حقه وهذا قول كثير من العلماء
لكنه حكم ظنى . والثالث أن يشهد أيضا لمن شهد له المؤمنون كما فى الصحيحين أنه عليه الصلاة
والسلام مر بجنازة فأثنوا عليها بخير فقال النبى صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم وجبت ومر
بأخرى فأثنى عليها بشر فقال عليه الصلاة والسلام وجبت فقال عمر رضى الله تعالى عنه يارسول الله
ما وجبت فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم هذا أثنيتم عليه خيرا وجبت له الجنة
وهذا أثنيتم عليه شرا وجبت له النار أنتم شهداء الله فى الارض وهذا أمر ظاهرى غالبى والله
تعالى أعلم بالصواب (وأبو طالب عمه) أى عم النبى (صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم
وأبو على رضى الله عنه مات كافرا) ولم يؤمن به فقد ورد أنه لما حضر أبا طالب الوفاة جاءه
رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فوجد عنده أبا جهل وأضرابه فقال صلى الله تعالى
عليه وعلى آله وسلم ياعم قل كلمة أحاج لك بها عند الله فقال أبو جهل أترغب عن ملة عبد المطلب
وتكرر هذا الكلام فى ذلك المقام حتى قال أبو طالب فى آخر المرام أنا على ملة أبى عبد المطلب وأبى
ان يقول لا اله الا الله فقال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم والله لأستغفرن لك مالم أنه عنك
فأنزل الله تعالى ما كان للنبى والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربى من
بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم أى بأن ماتوا على الكفر وأنزل الله فى حق أبى طالب حين

”الروض الازہر فی شرح فقہ الاکبر“ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

مِنَح

الرَّوضِ الأَزهَرِ

فِي شَرحِ

الفِقهِ الأَكبَرِ

لِلعَلَّامَةِ المُحَدِّثِ الفَقِيهِ عَلِيِّ بنِ سُلطَانٍ مُحَمَّدٍ القَارِيِّ

المتوفى سنة (١٠١٤هـ)

وَمَعَه

التَّعلِيقُ المُيَسَّرُ

عَلَى شَرحِ الفِقهِ الأَكبَرِ

تأليف

الشَّيخِ وَهبِي سُلَيمَان غَاوجِي

دَارُ البَشَائِرِ الإِسلَامِيَّةِ

حوالہ میں درج ''الروض الازھر فی شرح فقہ الاکبر'' کی عبارت کے صفحہ نمبر:۳۱۲ کا عکس:۔

وَأَبُو طَالِبٍ عَمُّهُ صَلَّى اللَّـهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ مَاتَ كَافِراً.

محمد بن الحنفية والأوزاعي، وهذا أمر قطعي لا نزاع فيه. والثاني: أن يشهد بالجنة لكلّ مؤمن جاء نص في حقّه، وهذا قول كثير من العلماء لكنه حكم ظني. والثالث: أن يشهد أيضاً لمن شهد له المؤمنون كما في الصحيحين: «أنه عليه الصلاة والسلام مرّ بجنازة فأثنوا عليها بخير[1]، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم: وجبت، ومرّ بأخرى فأثنوا عليها بشرّ، فقال عليه الصلاة والسلام: وجبت، فقال عمر رضي الله تعالى عنه: يا رسول الله ما وجبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم: هذا أثنيتم عليه خيراً وجبت له الجنة، وهذا أثنيتم عليه شرّاً وجبت له النار، أنتم شهداء الله في الأرض»، وهذا أمر ظاهري غالبي، والله تعالى أعلم بالصواب.

(وأبو طالب عمه)، أي عمّ النبيّ **(صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم وأبو عليّ رضي الله عنه، مات كافراً)** ولم يؤمن له، فقد ورد: «أنه لما حضر أبا طالب الوفاة، جاءه رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فوجد عنده أبا جهل وأضرابه، فقال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم: يا عمّ قل كلمة أحاجُّ لك بها عند الله، فقال أبو جهل: أترغب عن ملة عبد المطلب؟ وتكرّر هذا الكلام في ذلك المقام، حتى قال أبو طالب في آخر المرام: أنا على ملة أبي عبد المطلب، وأبى أن يقول: لا إله

---

(١) (مرّ بجنازة فأثنوا عليها خيراً) مسلم، جنائز ٦، أبو داود، جنائز ٧٦، الترمذي، جنائز ٦٣. أحمد ١/٢٢، ٣٠.

”علامہ احمد بن محمد قسطلانی کا قول کہ

حضور کے صرف دو (۲) چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی مسلمان تھے۔ اور کوئی چچا مسلمان نہیں تھا۔“

”کَانَ الْعَبَّاسُ اَصْغَرُ اَعْمَامِهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يُسَلِّمْ مِنْهُمْ اِلَّا هُوَ وَحَمْزَةُ“
حوالہ: ”المواهب اللدنية بالمنح المحمدية“، مؤلف: أحمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ) ناشر:۔ (۱) مرکز اهل سنت برکات رضا، پوربند، گجرات، مقصدثانی، فصل رابع، جلد: ۲، صفحه: ۱۱۱ ناشر:۔ (۲) ناشر: المکتب الاسلامی بیروت، جلد: ۲، صفحه: ۱۱۱
ترجمہ:۔ ”عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب میں چھوٹے چچا تھے، حضور کے چچاؤں میں صرف یہ اور حضرت حمزہ مسلمان ہوئے۔“

حوالہ میں درج ''المواھب اللدنیہ'' جلد نمبر:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف

العلامة أحمد بن محمد القسطلاني

(٨٥١ - ٩٢٣هـ)

الجزء الثاني

تحقيق

صالح أحمد الشامي

مركز اهل سنت بركات رضا

امام احمد رضا رود، فوربندر (غجرات) الهند

حوالہ میں پیش کردہ ''المواھب اللدنیہ'' جلد نمبر:۲ کی عبارت کا صفحہ:۱۱۱ کا عکس:۔

وثلاثين سنة ودفن بالبقيع، ودخل قبره ابنه عبدالله.

وكان[١] عظيماً جليلاً، وكان يسمى ترجمان القرآن، وهو أبو الخلفاء.

ويروى أن أمه أم الفضل لما وضعته أتت به النبي ﷺ فأذن في أذنه اليمنى، وأقام في اليسرى، وقال: اذهبي بأبي الخلفاء. رواه ابن حبان وغيره[٢].

وقد ملأ عقبه الأرض حتى قيل إنهم بلغوا في زمن المأمون ستمائة ألف. واستبعد والله أعلم.

وكان العباس أصغر أعمامه ﷺ ولم يسلم منهم إلا هو وحمزة. وأسنهم الحارث.

[عماته عليه السلام]

وأما عماته ﷺ بنات عبد المطلب بن هاشم، فجملتهن ست: عاتكة، وأميمة، والبيضاء وهي أم حكيم، وبرة، وصفية، وأروى، ولم يسلم منهن إلا صفية أم الزبير بلا خلاف.

واختلف في أروى وعاتكة، فذهب/ أبو جعفر العقيلي إلى إسلامهما، وعدهما في الصحابة، وذكر الدارقطني: عاتكة في جملة الإخوة والأخوات، ولم يذكر أروى. وأما ابن إسحاق فذكر أنه لم يسلم منهن غير صفية. ١١٢/ب

---

(١) أي عبدالله بن عباس.

(٢) هذا الحديث موضوع، إذ من المعلوم ـ كما قال في الإصابة ـ أن عبدالله ولد بمكة، وبنو هاشم بالشعب قبل الهجرة بثلاث، ولم يكن يومئذ أذان ولا إقامة حيث لم يشرعا [المحقق].

-١١١-

''علامہ ابوعبداللہ زرقانی کا قول کہ
حضور اقدس کے چچا ابوطالب ایمان نہیں لائے تھے۔

''مِنْ عَجَائِبِ الِاتِّفَاقِ أَنَّ الَّذِينَ أَدْرَكَهُمُ الْإِسْلَامُ مِنْ أَعْمَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ لَمْ يُسْلِمْ مِنْهُمْ اثْنَانِ وَأَسْلَمَ اثْنَانِ وَكَانَ اسْمُ مَنْ لَمْ يُسْلِمْ يُنَافِي أَسَامِيَ الْمُسْلِمِيْنِ وَهُمَا أَبُو طَالِبٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ مَنَافٍ وَأَبُو لَهَبٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعُزَّى بِخِلَافِ مَنْ اسْلَمْ وهما حَمْزَة وَالْعَبَّاس.''

حوالہ:

(۱) **''شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية''،**

مؤلف: ابوعبدالله محمدبن عبدالباقی الزرقانی، (المتوفی ۱۱۲۲ھ)

ناشر:۔ مرکزاهل سنت برکات رضا، پوربند، گجرات **جلد:۲، صفحہ:۴۸**

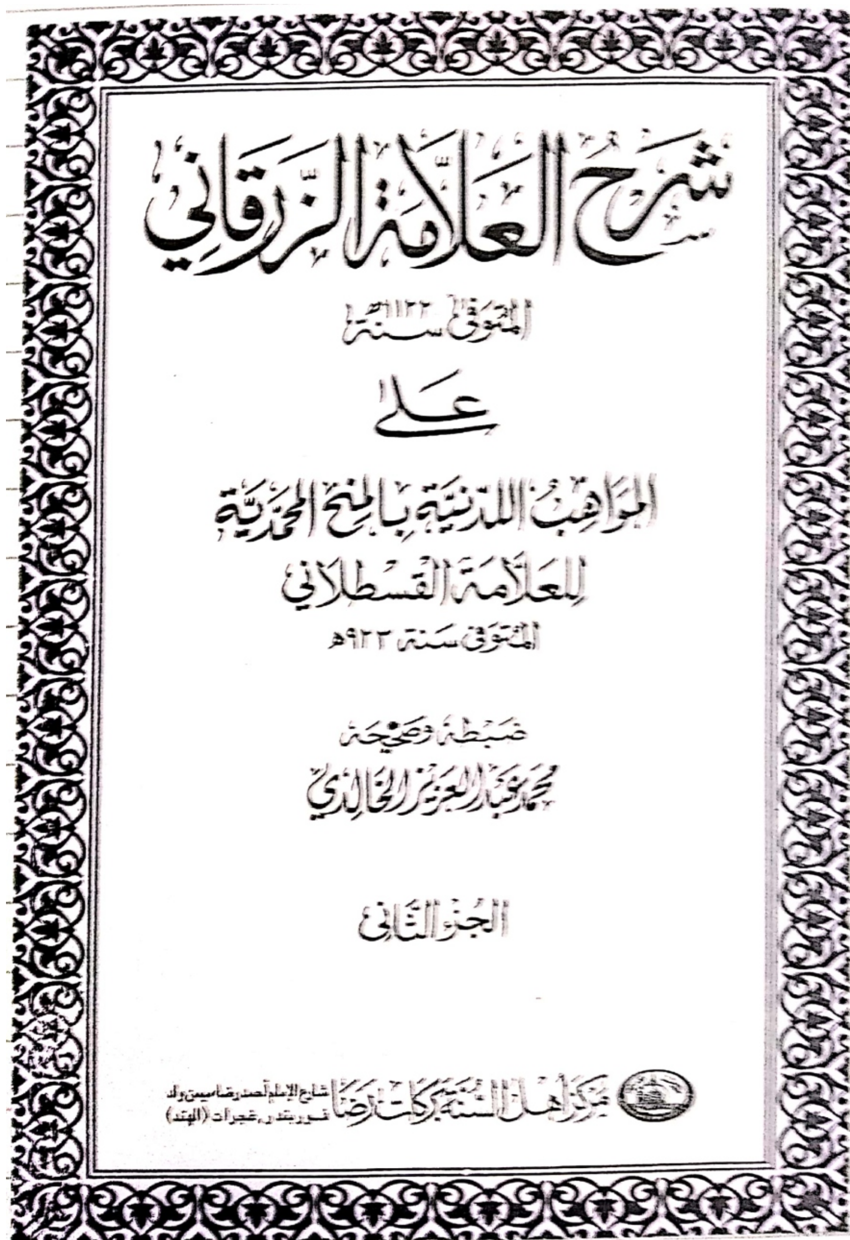
(۲) **''فتح الباری شرح صحيح البخاری''،** مؤلف: الامام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)

ناشر:۔ دارالمعرفة -بيروت، باب قصة أبی طالب، **جلد:۷، صفحہ:۱۹۶**

ترجمہ:۔

”عجائبِ اتفاق سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار (۴) چچا زمانۂ اسلام میں زندہ تھے، دو (۲) اسلام نہ لائے اور دو (۲) مشرف بہ اسلام ہوئے، وہ دو (۲) جو اسلام نہ لائے ان کے نام پہلے ہی سے مسلمانوں کے نام کے خلاف تھے، ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور ابو لہب کا عبد العزیٰ اور وہ دو جو مسلمان ہوئے ان کے نام پاک وصاف تھے، حمزہ وعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔“

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد نمبر:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔



شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢هـ

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الثاني

مركز أهل السنة بركات رضا
شارع الإمام أحمد رضا سيمن ولد
فوربندر، غجرات (الهند)

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد نمبر:۲ کی عبارت کا صفحہ:۴۸ کا عکس:۔

محضته العرب ودادها، وأصفت له فؤادها، وأعطته قيادها، يا معشر قريش، كونوا له ولاة، ولحزبه حماة، والله لا يسلك أحد سبيله إلا رشد، ولا يأخذ أحد بهديه إلا سعد، ولو كان لنفسي مدة ولأجلي تأخير لكففت عنه الهزاهز، ولدفعت عنه الدواهي. ثم هلك.

ثم بعد ذلك بثلاثة أيام ـ وقيل: بخمسة ـ في رمضان، بعد البعث بعشر سنين، على الصحيح، ماتت ....

محضته) بمهملة فمعجمة أخلصت له **(العرب ودادها وأصفت)** بالفاء **(له فؤادها)** أزالت ما فيه من حسد وبغض، وفي نسخة بالغين، أي: استمعوا بقلوبهم، أي: أمالوها له. **(وأعطته قيادها)** كما انقاد له العرب لمّا سار بهم إلى فتح مكّة، وكما وقع في مجيء هوازن منقادين لحكمه فمنّ عليهم بردّ سباياهم.

(يا معشر قريش!) كذا في النسخ، وفيها سقط فلفظه كما في الروض عن الكلبي: دونكم يا معشر قريش ابن أبيكم **(كونوا له ولاة)** موالين ومناصرين **(ولحزبه حماة)** من أعدائهم وتأمّل ما في قوله ابن أبيكم من الترقيق والتقريع والتصريح بأنه منهم فعزّه عزّهم ونصره نصرهم، فكيف يسعون في خذلانه فإنما هو خذلان لأنفسهم، وهذا من حيث النظر إلى مجرّد القرابة فكيف وهو على الصراط المستقيم ويدعو إلى ما يوصل إلى جنات النعيم، كما أشار إليه مؤكّدًا بالقسم، فقال: **(والله لا يسلك أحد سبيله إلا رشد)** بكسر الشين وفتحها والكسر أولى بالسجع، **(ولا يأخذ أحد بهديه إلا سعد،)** في الدارين **(ولو كان لنفسي مدّة ولأجلي تأخير لكففت عنه الهزاهز)** بهاءين وزاءين منقوطين بعد أولاهما ألف، قال الجوهري: الهزاهز الفتن تهتز فيها الناس، وفي القاموس: الهزاهز تحريك البلايا والحروب في الناس، **(ولدفعت عنه الدواهي، ثم هلك)** على كفره، فانظر واعتبر كيف وقع جميع ما قاله من باب الفراسة الصادقة، وكف هذه المعرفة التامّة بالحق وسبق فيه قدر القهار؛ إن في ذلك لعبرة لأُولي الأبصار ولهذا الحبّ الطبيعي كان أهون أهل النار عذابًا؛ كما في مسلم وفي فتح الباري تكملة من عجائب الاتّفاق إن الذين أدركهم الإسلام من أعمام النبيّ ﷺ أربعة لم يسلم منهم اثنان وأسلم اثنان، وكان اسم من لم يسلم ينافي أسامي المسلمين وهما أبو طالب واسمه عبد مناف وأبو لهب واسمه عبد العزّى بخلاف من أسلم، وهما: حمزة والعباس.

(ثم بعد ذلك بثلاثة أيام، وقيل: بخمسة) وقيل: بشهر، وقيل: بشهر وخمسة أيام، وقيل: بخمسين يومًا، وقيل: بخمسة أشهر، وقيل: ماتت قبله، **(في رمضان بعد البعث بعشر سنين على الصحيح)** كما قال الحافظ، وزاد: وقيل بعده بثمان سنين، وقيل: بسبع، **(ماتت)** الصدّيقة الطاهرة

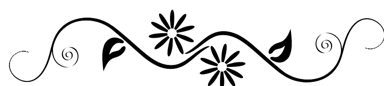
''کچھوچھہ مقدسہ کے عظیم بزرگ، قطب الاقطاب، قدوۃ الکبریٰ، محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ ابوطالب نے حالت کفر میں انتقال کیا''

''ان میں ایک ابوطالب تھے، جن کا نام عبد مناف تھا۔ وہ نبی ﷺ کے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عاتکہ کے جنہوں نے واقعہ بدر خواب میں دیکھا تھا، ماں جائے بھائی تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ ابوطالب نے حالت کفر میں انتقال کیا''۔

حوالہ:

''لطائف اشرفی (اردو ترجمہ)''، مؤلف: شیخ العارفین حضرت نظام الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: مخدوم اشرف اکیڈمی، کچھوچھہ شریف، (یو پی)، **صفحہ: ۵۳۳**

''لطائف اشرفی (فارسی)''، ناشر: مکتبۂ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی (پاکستان)، **صفحہ: ۳۱۵**



حوالہ میں درج کتاب ''لطائف اشرفیہ'' کے سرورق (Title) کا عکس:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لطائف اشرفی

اردو

قدوۃ الکبریٰ محبوب یزدانی محافظ دنیا، ناظر عالم ملکوت، قطب الاقطاب،
غوث العالم حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

کی

سوانح وفضائل اور ملفوظات

مؤلفہ: شیخ العارفین حضرت نظام یمنی رحمۃ اللہ علیہ

حوالہ میں درج ''لطائف اشرفیہ'' کی عبارت کے صفحہ:۵۳۲ کا عکس:۔

تھی، لیکن زندہ نہ رہی اور نہ حضرت عثمان سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کوئی اولاد ہوئی۔ حضرت ام کلثوم نے حضرت عثمان کے گھر میں شعبان 9 ہجری میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری ایک بیٹی اور ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمان سے کرتا۔ محمد بن عبد الرحمٰن کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام کلثوم کی قبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آیا تم میں سے کوئی ام کلثوم کے اہل میں ایسا ہے جو رات کو ان سے جدا نہ ہوا ہو۔ ابوطلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) میں ہوں۔ فرمایا: نیچے آؤ۔

تیرہواں شرف: آپ ﷺ کے چچاؤں اور پھوپھیوں کا ذکر

رسول اللہ ﷺ کے عبد المطلب کی اولاد سے گیارہ چچا تھے۔ ان میں سے ایک حارث تھے، ان کے نام کی بنا پر حضرت عبد المطلب کی کنیت ابوحارث تھی یا غالباً اس وجہ سے کہ حارث سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں سے ایک جماعت تھی جو نبی ﷺ کے صحابی تھے۔ ان بعضوں میں سے ایک ابوسفیان بن حارث تھے جو فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ ابوسفیان غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا: ابوسفیان جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور اپنے پیچھے کچھ نہ چھوڑا[1] ان میں ایک نوفل بن حارث تھے، جنہوں نے ہجرت کی اور خندق کے روز اسلام لائے۔ نوفل بن حارث صاحب اولاد تھے، ان میں ایک عبد الشمس تھے جن کا نام نبی ﷺ نے عبد اللہ رکھا تھا۔ ان کی اولاد ملک شام میں آباد ہوئی۔

(عبد المطلب کے بیٹوں میں) ایک قثم تھا جس نے چھوٹی عمر میں وفات پائی۔ وہ حارث کے ماں جائے بھائی تھی۔ ایک (چچا) زبیر تھے۔ ان کا شمار شرفائے قریش میں ہوتا تھا۔ ان کے فرزند عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ حنین میں موجود تھے۔ ثابت قدم رہے اور جنگ میں بمقام اجنادین شہید ہوئے۔ روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں سات بہادروں کے برابر طاقت تھی۔ بے شک انہوں نے کفار کو قتل کیا اور کافروں نے انہیں قتل کیا۔ صبناعہ بنت زبیر صحابیہ تھیں اور ام الحکم رضی اللہ عنہا بنت زبیر نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن المطلب تھے، جنہیں اسد اللہ اور اسد الرسول اللہ کا لقب ملا۔ حضرت حمزہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ وہ قدیم الاسلام تھے۔ (یعنی ابتداہی میں اسلام لے آئے تھے) انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی۔ جنگ بدر اور جنگ احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

ان میں سے ایک ابوالفضل عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا اسلام پختہ تھا اور انہوں نے (غزوۂ بدر کے بعد قبول اسلام کر کے) مدینے میں ہجرت فرمائی۔ نبی ﷺ ان سے سن وسال میں بڑے تھے۔ ان کے ایک فرزند کا نام فضل تھا۔ یہ سب بیٹوں میں بڑے تھے اور ان کے نام پر حضرت عباس کی کنیت ابوالفضل تھی۔ عبد اللہ، عبید اللہ اور قثم یہ تینوں بھی ان کے بیٹے تھے۔ سب کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو زمزم پلانے کی خدمت پر مامور کیا، ان کی وفات مدینے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 32 ہجری میں ہوئی۔ آخری عمر میں بینائی جاتی رہی تھی، یعنی نابینا ہو گئے تھے۔

ان میں ایک ابوطالب تھے، جن کا نام عبد مناف تھا۔ وہ نبی ﷺ کے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور عاتکہ کے جنہوں نے واقعہ بدر خواب میں دیکھا تھا، ماں جائے بھائی تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ ابوطالب نے حالتِ کفر میں انتقال کیا، عقیل، جعفر اور علی رضی اللہ عنہم اور ام ہانی ابوطالب کی

”ابو طالب کے ایمان کے قائل جسے مضبوط دلیل سمجھ کر بطور ثبوت پیش کرتے ہیں یعنی حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی اصل عبارت اور اس کے ضمن میں تفصیلی بحث و تبصرہ“

” لَـمَّـا تَـقَارَبَ مِنْ أَبِی طَالِبٍ الْمَوْتُ قَالَ :نَـظَرَ الْعَبَّاسُ إِلَيْهِ يُـحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، قَالَ :فَـأَصْـغَـی إِلَيْـهِ بأذنِه، قال: فقال يابن أَخِـی، وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ أَخِی الْكَلِمَةَ الَّتِی أَمَرْتَهُ أَنْ يَقُولَهَا، قَالَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمْ أسمعْ“.

حوالہ:

”السيرة النبوية لابن هشام“، مؤلف:امام عبد الملک بن هشام بن أيوب (المتوفی:۲۱۳ھ)

ناشر:۔ (۱) مکتبة المنار،اردن، طبع اول: ۱۴۰۹ھ، باب وفاة ابی طالب وخديجة، **جلد:۲**، **صفحہ:** ۶۸

ناشر:۔(۲) شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی ، مصر، طبع ثانی: ۱۳۷۵ھ ، باب وفاة ابی طالب وخديجة، **جلد:۱**، **صفحہ:** ۴۱۸

ترجمہ:

’’جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب ہوا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے ان کے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ نے کان لگا کر غور سے سنا، تو آپ نے حضور اکرم سے عرض کیا کہ اے میرے بھتیجے! بخدا میرے بھائی نے وہی کلمات کہے، جن کلمات کا آپ نے ان کو حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **میں نے نہیں سنا۔**‘‘

اس حدیث کو شیعہ فرقہ کے متبعین اور وہ لوگ جو ابوطالب کے ایمان کے قائل ہیں۔ وہ بڑے طمطراق کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور حدیث کو دلیل بنا کر ابوطالب کو مؤمن مسلمان، صحابی رسول، قطعی جنّتی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ابوطالب کو ’’**رضی اللہ تعالیٰ عنہ**‘‘ اور ’’**علیہ السلام**‘‘ کے اعلیٰ خطاب اور مناقب کے ساتھ یاد کرنے میں نہایت ہی غلو اور مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ لہذا اس حدیث کی صحت و صحیح ہونے کی نوعیت کے تعلق سے ہم تاریخ کے شواہد پیش کرتے ہیں۔

پہلے اس حدیث کے الفاظ اور اس کے پس منظر کو دیکھیں۔ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا، تو **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوجانے کی فرمائش کی بلکہ کئی مرتبہ اصرار فرمایا لیکن ابوطالب نے صاف انکار کردیا اور دنیا سے چل بسے۔ اپنے شفیق چچا کے کلمہ شریف پڑھنے سے انکار کرنے پر حضور اقدس ﷺ کو نہایت ہی رنج و ملال ہوا۔

اس وقت ابوطالب کے حقیقی بھائی اور حضور اقدس ﷺ کے حقیقی چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پر موجود تھے۔ابوطالب کا انتقال ہوتے ہی حضور اقدس ﷺ ان سے تھوڑے فاصلہ پر دور ہٹ گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوطالب کے چہرے پر نظر ڈالی، تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔لہذا وہ ابوطالب سے نہایت ہی قریب گئے اور قریب جا کر دیکھا تو انہیں ایسا لگا کہ واقعی ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے تھے لیکن ہونٹوں کے درمیان سے کوئی آواز اس طریقہ سے نہیں نکلتی تھی کہ اسے سماعت کیا جائے۔لہذا وہ اپنے کان ابوطالب کے ہونٹوں کے قریب لے گئے اور سننے کی کوشش کی۔

تھوڑی دیر پہلے انہوں نے دیکھا تھا کہ حضور اقدس ﷺ ابوطالب کو اسلام میں داخل فرمانے کے لئے انہیں کلمہ پڑھانے میں اصرار کے ساتھ کوشاں تھے۔ لیکن ابوطالب نے کلمہ نہیں پڑھا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔لہذا حضور اقدس ﷺ کچھ ملول اور رنجیدہ ہو کر قریب سے ہٹ گئے ہیں اور تھوڑے سے فاصلہ پر تشریف فرما ہیں۔اب جب انہوں نے ابوطالب کے ہونٹوں کے قریب اپنے کان لگائے تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ تھوڑی دیر پہلے حضور اقدس ﷺ ان کو جو کلمہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے تھے۔ وہ کلمہ ابوطالب اب پڑھ رہے ہیں۔لہذا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کو مخاطب کر کے پکار کر کہا کہ ’’ یَاابْنَ اَخِیْ ! وَاللّٰہِ لَقَدْ قَالَ اَخِی الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ اَمَرْتَـہُ اَنْ یَـقُوْلَھَا ‘‘یعنی’’اے میرے بھتیجے! بخدا میرے بھائی نے وہی کلمات کہے، جن کلمات کا آپ نے ان کو حکم دیا تھا‘‘۔جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہی پیش کر رہے ہیں کہ ابوطالب نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔حضرت عباس کے اس

کہنے کے جواب میں حضور اقدس ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ "**فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "لَمْ اَسْمَعْ"**، یعنی "راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نہیں سنا"

اب حدیث شریف کے ضمن میں کچھ اہم باتیں ذیل میں مرقوم ہیں:۔

⊙ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض پر حضور اقدس ﷺ نے صرف یہی فرمایا کہ "**میں نے نہیں سنا**" یعنی ابو طالب کا کلمہ پڑھنا میری **سماعت قدسیہ** یعنی میرے مقدس کانوں تک نہیں پہونچا۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان پر اطمینان نہ فرمایا اور حضرت عباس کی گواہی کو مقبول و معتبر نہ ٹھہرایا۔ اگر حضور اقدس ﷺ کو ابو طالب کے کلمہ پڑھنے کی بھنک بھی محسوس ہوتی، تو حضور ﷺ ہرگز اسے رد نہیں فرماتے۔ کیونکہ جن کو کلمہ پڑھانے میں حضور اقدس ﷺ نے اس درجہ کوشش بلیغ فرمائی ہو بلکہ شدت کی حد تک خواہش فرمائی ہو، اس بات کی گواہی وقوع میں آئی ہو، اسے قبول کرنے کے بجائے بالکل سہل اور آسان لفظوں میں صرف اتنا ہی جواب ارشاد فرمایا کہ "**میں نے نہیں سنا**"۔ اس ارشاد کا یہی معنی ہے کہ "**تمہارے کہنے پر کیا اعتماد؟ اگر ہم سنتے تو ٹھیک تھا۔**" یہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کا صریح رد ہے۔ لہذا! جو گواہی اللہ تعالیٰ کا عادل شاہد رسول جو "اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً" کی فضیلت و عظمت کا حامل ﷺ رد فرمادے، اس کو دوسرا کوئی قبول کرنے اور کرانے والا کون ہوتا ہے؟

⊙ ابو طالب کے کلمہ پڑھنے کی حضرت عباس کی گواہی اس وجہ سے بھی قابل قبول نہیں کہ اس گواہی کو ادا کرتے وقت حضرت عباس خود بھی حالت ایمان میں

نہیں تھے۔ کیونکہ ابوطالب کا انتقال اعلان نبوت کے دسویں (۱۰) سال یعنی ہجرت کے تین سال پہلے ہوا ہے اور حضرت عباس اس کے پانچ سال بعد یعنی سنہ ۲ھ میں مشرف بایمان ہوئے تھے۔

حضرت عباس کا قبول اسلام

''مروی ہے کہ ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اپنے ہمراہ بیس (۲۰) اوقیہ سونا لائے تھے تا کہ مشرکوں کو کھانا دیں۔ لیکن جنگ میں ان سے لے لیا گیا اور اسے مال غنیمت میں داخل کر دیا گیا۔ تو انہوں نے حضورﷺ سے عرض کیا کہ اس بیس (۲۰) اوقیہ سونے کو ان کے فدیہ میں محسوب کر لیں لیکن حضورﷺ نے اسے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو وہ مال ہے جسے تم ہمارے خلاف جنگ میں کفار کی مدد کے لئے لائے تھے۔ اب وہ مسلمانوں کی غنیمت میں ہے۔ اسے فدیہ میں محسوب نہیں کیا جا سکتا۔ تو انہوں نے کہا میں اور کوئی مال نہیں رکھتا۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا چچا لوگوں سے بھیک مانگے اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے؟ حضورﷺ نے فرمایا وہ سونا کہاں ہے، جب تم مکہ سے نکل رہے تھے، تب اپنی زوجہ ام الفضل کے سپرد کر کے آئے تھے؟'' انہوں نے کہا آپ کو اس کی خبر کیسے ملی؟ فرمایا مجھے میرے رب نے خبر دی۔ پھر وہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں۔ بجز خدا کے کوئی اس سے باخبر نہیں تھا۔ اس کے بعد وہ اسلام لائے اور کہنے لگے۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔''**

حوالہ:۔

"مدارج النبوۃ(اردو ترجمہ)"، مصنف:شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دھلوی(المتوفیٰ: ۱۰۵۲ھ)

ناشر:۔ ادبی دنیا،دھلی، **جلد: ۲،صفحہ: ۱۶۸**

"مدارج النبوۃ(فارسی)"،

ناشر:۔ مرکز اھل سنت برکات رضا،پوربندر، **جلد: ۲،صفحہ: ۹۷**

- ثابت ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ھ میں ایمان لائے اور ابوطالب کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے ہوا ہے۔ یعنی ابوطالب کے انتقال کے پانچ سال بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کر کے مشرف بایمان ہوئے ہیں۔
- عجیب اتفاق ہے کہ ابوطالب کا ایمان ثابت کرنے کے لئے جن کی گواہی پر دارومدار رکھا جارہا ہے، وہ گواہی دینے والے حضرت عباس ہی اس وقت داخلِ ایمان نہیں تھے اور حضرت عباس کی گواہی کو **"میں نے نہیں سنا"** فرما کر رد فرمانے والے بھی تو **جانِ ایمان** ہیں۔
- ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت اماموں، علماء اور اولیاء عظام نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ابوطالب نے اپنے انتقال کے وقت حضور اقدس ﷺ کے کہنے کے باوجود کلمہ پڑھنے سے انکار کرنے کی وجہ سے حالت کفر میں انتقال کیا ہے اور ابوطالب کے ایمان کے ثبوت میں حضرت عباس کی گواہی والی جو حدیث پیش کی جاتی ہے، اس کو مقبول اور معتبر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ابوطالب

کے ایمان کی گواہی دینے والے حضرت عباس ہی اس وقت حالت ایمان میں نہیں تھے۔ چند حوالے قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں:۔



’’تقریباً چھ سو (۶۰۰) سال پہلے انتقال فرمانے والے امام عینی المتوفیٰ ۸۵۵ھ کی معتمد کتاب ’’عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری‘‘ کا حوالہ: حضرت عباس کی ایمانِ ابوطالب کی گواہی معتبر نہیں‘‘



’’قَالَ السُّهَيْلِی: لِاَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ ذٰلِکَ فِی حَالِ کَونِهِ عَلٰی غَيْرِ الْإِسْلَامِ، وَلَو أَدَّاهَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ لَقُبِلَتْ مِنْهُ‘‘.

حوالہ:

’’عمدة القاری شرح صحيح البخاری‘‘، مؤلف: امام بدرالدين ابی محمدمحمودبن احمدالعينی (المتوفی۸۵۵ھ)،

ناشر:۔ (۱) دارإحياء التراث العربی، بيروت(لبنان)، **جلد:۸، صفحہ: ۱۸۲**

ناشر:۔ (۲) ناشر: دارالكتب العلمية، بيروت(لبنان)، **جلد:۸، صفحہ: ۲۶۴**

ترجمہ: ’’سہیلی نے کہا کہ حضرت عباس نے یہ بات حالت غیر اسلام میں کہی۔ اگر بعد اسلام وہ اس کو ادا کرتے، تو مقبول ہوتی‘‘۔

حوالہ میں درج ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' جلد:۸ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

عمدة القاري
شرح
صحيح البخاري

تأليف
الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء الثامن

المحتوى:
كتاب الجنائز - كتاب الزكاة
من الحديث (١٢٢٧) - إلى الحديث (١٤٤٦)

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

حوالہ میں درج ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' جلد:۸ کی عبارت کے صفحہ:۲۶۴ کا عکس:۔

يتردد في الإيمان ولا يتوقف عليه لتماديه على خلاف ما تبين حقيقته، وقيل: «أحاج لك بها»، كقوله «أشهد لك بها عند الله» لأن الشهادة للمرء حجة له في طلب حقه، ولذلك ذكر البخاري هنا الشهادة لأنه أقرب التأويل في قصة أبي طالب في كتاب البعث، لاحتمالها التأويل. ووقع عند إبن إسحاق: أن العباس قال للنبي ﷺ: يا ابن أخي، إن الكلمة التي عرضتها على عمك سمعته يقولها، فقال له النبي، ﷺ: لم أسمع. قال السهيلي: لأن العباس قال ذلك في حال كونه على غير الإسلام، ولو أداها بعد الإسلام لقبلت منه، كما قبل من جبير بن مطعم حديثه الذي سمعه في حال كفره وأداه في الإسلام.

٨١ ـــ بابُ الجَرِيدِ عَلَى القَبْرِ

أي: هذا باب في بيان وضع الجريد على قبر الميت، والجريد الذي يجرد عنه الخوص.

وَأَوْصَىٰ بُرَيْدَةُ الأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ

مطابقته للترجمة ظاهرة، وبريدة، بضم الباء الموحدة وفتح الراء وسكون الياء آخر الحروف وفتح الدال المهملة: ابن الحصيب، بضم الحاء وفتح الصاد المهملتين: ابن عبد الله الأسلمي، مات بمرو سنة اثنتين وستين، وقد تقدم في: باب من ترك العصر، وهذا التعليق وصله ابن سعد من طريق مورق العجلي قال: أوصى بريدة أن يوضع في قبره جريدان. وقوله: «في قبره» رواية الأكثرين، وفي رواية المستملي: «على قبره»، والحكمة في ذلك، على رواية الأكثرين، التفاؤل ببركة النخلة. لقوله تعالى: ﴿كشجرة طيبة﴾ [إبراهيم: ٢٤]. وعلى رواية المستملي الاقتداء بالنبي ﷺ في وضعه الجريدتين على القبر، وسنذكر الحكمة فيه عن قريب، إن شاء الله تعالى.

وَرَأَى ابنُ عُمَرَ رضي الله تعالى عنهما فُسْطَاطاً عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فقال انْزَعْهُ يا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ

وجه إدخال أثر ابن عمر في هذه الترجمة من حيث إنه كان يرى أن وضع النبي ﷺ الجريدتين على القبرين خاص بهما، وأن بريدة حمله على العموم، فلذلك عقب أثر بريدة بأثر عبد الله بن عمر، رضي الله تعالى عنهما، وعبد الرحمن هو ابن أبي بكر الصديق، رضي الله تعالى عنهما، بينه ابن سعد في روايته له موصولاً من طريق أيوب بن عبد الله بن يسار. قال: مر عبد الله بن عمر على قبر عبد الرحمن بن أبي بكر أخي عائشة، رضي الله تعالى عنهم، وعليه فسطاط مضروب، فقال: يا غلام إنزعه فإنما يظله عمله. قال الغلام: تضربني مولاتي. قال: كلا فنزعه. قوله: «انزعه» أي: إقلعه، وكان الغلام الذي خاطبه عبد الله غلام عائشة أخت عبد الرحمن. قوله: «فإنما يظله» أي: لا يظله الفسطاط، بل يظله العمل الصالح فدل هذا على أن نصب الخيام على القبر مكروه، ولا ينفع الميت ذلك، ولا ينفعه إلا عمله

”امام قسطلانی کی کتاب ”المواھب اللدنیہ“ کی شرح لکھنے والے امام زرقانی المتوفی ۱۱۲۲ھ کی کتاب ”شرح العلامۃ الزرقانی“ کا حوالہ کہ ابوطالب کے ایمان کے تعلق سے حضرت عباس کی شہادت اگر اسلام قبول کرنے کے بعد ہوتی، تو مقبول ہوتی“

”كَمَا قَالَ الْإِمَامُ اَلسُّهَيْلِيُّ فِيْ الرَّوْضِ (بِأَنَّ شَهَادَةَ الْعَبَّاسِ لِأَبِيْ طَالِبٍ لَوْ أَدَّاهَا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ كَانَتْ مَقْبُوْلَةٌ وَلَمْ تُرِدُ) شَهَادَتُهُ (بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَمْ أَسْمَعْ لِأَنَّ الشَّاهِدَ الْعَدْلَ إِذَا قَالَ: سَمِعْتُ، وَقَالَ مَنْ هُوَ أَعْدَلُ مِنْهُ: لَمْ اَسْمَعْ، أَخَذَ بِقَوْلِ مَنْ أَثْبَتَ السِّمَاعَ) قَالَ السُّهَيْلِيُّ لِأَنَّ عَدَمَ السِّمَاعِ يَحْتَمِلُ أَسْبَابًا مَنَعَتِ الشَّاهِدَ مِنَ السَّمْعِ (وَلٰكِنَّ الْعَبَّاسَ شَهِدَ بِذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ) فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ“.

حوالہ:۔

”شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية“، مؤلف: محمدبن عبدالباقی الزرقانی، (المتوفیٰ ۱۱۲۲ھ)

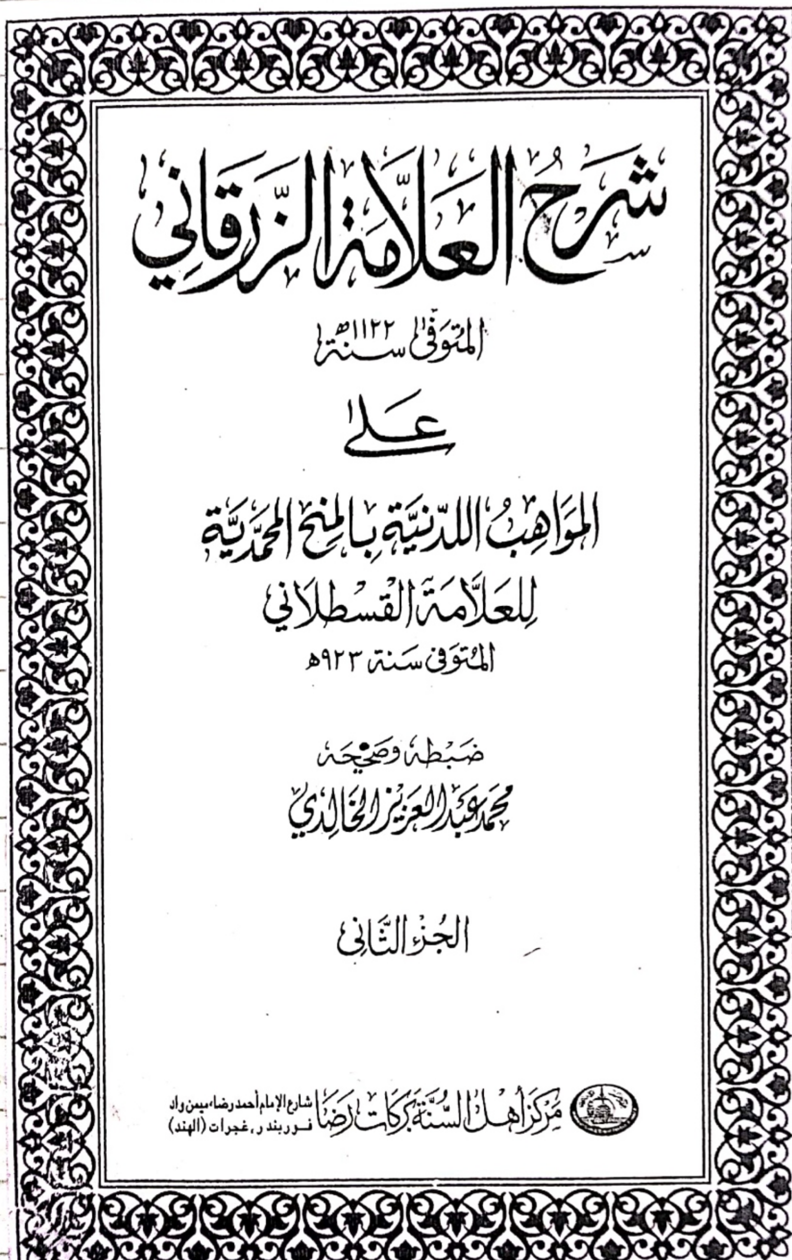
(۱) ناشر: مرکزاھل سنت برکات رضا، پوربند، گجرات، (الھند)، وفاة خديجة وأبی طالب، **جلد: ۲، صفحہ: ۴۰**

(۲) ناشر: دارالمعرفة، بیروت (لبنان)، **جلد: ۱، صفحہ: ۲۹۱، ۲۹۲**

ترجمہ:۔

’’جیسا کہ امام سہیلی نے روض میں فرمایا کہ اگر ابوطالب کے بارے میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت آپ کے اسلام لانے کے بعد ہوتی، تو مقبول ہوتی، اس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کے ساتھ رد نہ کیا جاتا کہ **’’میں نے نہیں سنا‘‘** کیونکہ عادل گواہ جب کہے کہ **’’میں نے سنا ہے‘‘** اور اس سے زیادہ عدل والا کہے کہ ’’میں نے نہیں سنا‘‘ تو اس کے قول کو قبول کیا جائے گا، جو سماع کو ثابت کرنے والا ہے۔ سہیلی نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ عدم سماع کئی ایسے اسباب کا احتمال رکھتا ہے جو گواہ کو سننے سے روکتے ہوں، لیکن چونکہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لانے سے قبل اس کی شہادت دی، لہذا ان کی شہادت قبول نہ ہوگی‘‘۔

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔



شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢هـ

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الثاني

مركز أهل السنة بركات رضا شارع الإمام أحمد رضا، ميمن واد فوربندر، غجرات (الهند)

حوالہ میں درج ''شرح العلامة الزرقانی'' جلد:۲ کی عبارت کے صفحہ:۴۰ کا عکس:۔

من الموت لقلتها، لا أقولها إلا لأسرك بها. فلما تقارب من أبي طالب الموت نظر العباس إليه يحرك شفتيه، فأصغى إليه بأذنه فقال: يا ابن أخي، والله لقد قال أخي الكلمة التي أمرته بها. فقال رسول الله ﷺ: لم أسمع. كذا في رواية ابن إسحٰق أنه أسلم عند الموت.

وأجيب بأن شهادة العباس لأبي طالب لو أداها بعد ما أسلم كانت مقبولة ولم ترد بقوله عليه الصلاة والسلام لم أسمع، لأن الشاهد العدل إذا قال سمعت وقال من هو أعدل منه: لم أسمع أخذ بقول من أثبت السماع. ولكن العباس شهد بذلك قبل أن يسلم.

مع أن الصحيح من الحديث قد أثبت لأبي طالب الوفاة على الكفر والشرك، كما رويناه في صحيح البخاري من حديث سعيد بن المسيب..........

واختاره الخطابي والزمخشري.

قال عياض: ونبّهنا غير واحد من شيوخنا على أنه الصواب، أي: خوارًا وضعفًا، وقال شمر دهشًا **(من الموت لقلّتها)** ولو قلتها **(لا أقولها إلا لأسرّك بها)** لا إذعانًا حقيقة حكمة بالغة **(فلمّا تقارب من أبي طالب الموت نظر العباس إليه يحرك شفتيه فأصغى إليه بأذنه، فقال: يا ابن أخي، والله لقد قال أخي الكلمة التي أمرته بها)** لم يصرّح بها العباس؛ لأنه لم يكن أسلم حينئذ **(فقال رسول الله ﷺ: لم أسمع)** وثبت في نسخة زيادة: ولم يكن العباس حينئذ مسلمًا، وهي وإن صحّت في نفسها لكنّها ليست عند ابن إسحٰق، **(كذا في رواية ابن إسحٰق)** عن ابن عباس بإسناد فيه من لم يسم **(أنه)** أي: إفادة أنه **(أسلم عند الموت)** من قول العباس، لقد قال: لم يروه بلفظ أنه أسلم عند الموت كما توهم، فقد ساق ابن هشام في السيرة والحافظ في الفتح لفظه، وما فيه ذلك وبهذا احتجّ الرافضة ومن تبعهم على إسلامه.

(وأُجيب) كما قال الإمام السهيلي في الروض **(بأن شهادة العباس لأبي طالب لو أدّاها بعد ما أسلم كانت مقبولة ولم ترد)** شهادته **(بقوله عليه السّلام ولم أسمع لأن الشاهد العدل إذا قال: سمعت، وقال من هو أعدل منه: لم أسمع، أخذ بقول من أثبت السماع)** قال السهيلي لأن عدم السماع يحتمل أسبابًا منعت الشاهد من السمع، **(ولكن العباس شهد بذلك قبل أن يسلم)** فلا تقبل شهادته **(مع أن الصحيح من الحديث قد أثبت لأبي طالب الوفاة على الكفر والشرك؛ كما رويناه في صحيح البخاري)** في مواضع **(من حديث سعيد بن المسيّب)** عن أبيه أن أبا طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه النبيّ ﷺ وعنده أبو جهل وعبد الله بن أبي أُميّة بن

ابوطالب کے ایمان کی نفی خود حضرت عباس کی روایت کردہ بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث کرتی ہے۔

اس کتاب کے صفحہ نمبر: ۹۴ پر ''**حضور اقدس کے صدقے میں ابوطالب پر تخفیف عذاب کی احادیث کریمہ**''عنوان کے تحت ہم نے ایک حدیث مبارک:۔

- ''**صحیح البخاری شریف**'' کے کل آٹھ (۸) ایڈیشن کے حوالوں سے
- ''**صحیح مسلم شریف**'' کے کل چھ (۶) ایڈیشن کے حوالوں سے
- ''**مسند امام احمد بن حنبل**'' کے کل دو (۲) ایڈیشن کے حوالوں سے

کل سولہ (۱۶) ایڈیشن کے حوالوں سے پیش کی ہے۔

اس حدیث کے راوی حُسنِ اتفاق سے **حضرت عباس بن عبدالمطلب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کر کے پوچھا کہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا چچا **ابوطالب** آپ کی حمایت میں لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا۔ ان کی اس خدمت کے صلہ یعنی بدلے میں آپ نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟ تو جواب میں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''**میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا۔ تو اسے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔ اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔**''

مندرجہ بالا حدیث شریف کے ضمن میں مندرجہ ذیل نکات قابل غور وفکر ہیں:۔

- ❖ اس حدیث کے راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب جو حضور اقدس کے حقیقی چچا اور ابوطالب کے حقیقی بھائی ہیں۔

- یہ وہی حضرت عباس ہیں، جنہوں نے ابوطالب کے انتقال کے وقت اپنے کان کوان کے ہونٹوں کے بالکل قریب لے جا کرسن کر، ان کے کلمہ پڑھنے کی اطلاع حضور اقدس کو دی تھی۔ لیکن حضور نے **"میں نے نہیں سنا"** فرما کر حضرت عباس کی گواہی کو رد فرما دیا تھا۔
- ابوطالب کے ایمان کی گواہی دیتے وقت خود حضرت عباس بھی ایمان کی حالت میں نہیں تھے بلکہ ابوطالب کے انتقال کے پانچ (۵) سال بعد **جنگ بدر ۲ھ** کے موقعہ پر ایمان لائے تھے۔
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضرت عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں **۱۲/رجب ۳۲ھ** کے دن اٹھاسی (۸۸) سال کی عمر میں دنیا سے پردہ فرمایا۔ **۲ھ** سے **۳۲ھ** تک کے عرصۂ دراز میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی ابوطالب کے ایمان کے تعلق سے شہادت نہیں دی کہ ابوطالب کو انتقال کے وقت کلمہ پڑھتے ہوئے میں نے سنا ہے۔
- احادیث کریمہ کی کثیر التعداد کتب ٹٹول ڈالو۔ ایک حدیث بھی ایسی نہیں ملے گی کہ اسلام قبول کرنے کے بعد سے لیکر اپنے انتقال تک حضرت عباس نے ایک مرتبہ بھی روایت کرکے یہ گواہی دی ہو کہ انتقال کے وقت میں نے ابوطالب کو کلمہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔
- البتہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوطالب کے لئے جہنم کے عذاب کی حدیث ضرور مروی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر: ۹۴ پر سولہ (۱۶) ایڈیشن کے

حوالوں سے بخاری، مسلم اور مسند امام احمد میں مروی حدیث کو پھر ایک مرتبہ غور سے مطالعہ فرمائیں۔

❖ اس حدیث شریف کے ارشاد گرامی کے **مقدس الفاظ کے وجود میں آنے کا سبب بھی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔** یعنی حضرت عباس نے حضور اقدس سے سوال پوچھا کہ آپ کا چچا ابوطالب آپ کی حمایت میں دشمنانِ اسلام سے لڑتا جھگڑتا تھا، تو ابوطالب کی ان خدمات جلیلہ کا بدلہ چکاتے ہوئے، آپ نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟

❖ حضرت عباس کے اس سوال پر بنظر غائر غور فرمائیں۔ حضرت عباس کو یہ سوال پوچھنے کی نوبت کیوں پیش آئی؟ دوسری بات یہ کہ سوال کے الفاظ کو پھر ایک مرتبہ دہرائیں۔ "**کیا فائدہ پہنچایا؟**" پر تفصیلی تبصرہ اور وضاحت کرنے کے بجائے اختصاراً یہی عرض کرنا ہے کہ فائدہ اسے ہی پہنچایا جاتا ہے، جو نقصان میں ہوتا ہے۔ تو حضرت عباس کا سوال جو ابوطالب کے متعلق تھا، وہ فائدہ کسی دنیوی مال کے فائدہ کے بجائے صرف ثواب و اجر حاصل ہونے کے تعلق سے تھا۔ کیونکہ حضرت عباس کو معلوم تھا کہ میرا بھائی ابوطالب انتقال کے وقت کلمہ شریف پڑھنے سے انکار کر کے سراسر نقصان میں ہی ہے۔

❖ حالانکہ حضور اقدس کی ہمدردی، کفالت، پرورش، محبت، خدمت اور حمایت جیسی ابوطالب کے پاس بہت ساری پونجی جمع (Plus Point) تھی۔ لیکن یہ سب قبول اسلام وحصول ایمان پر منحصر (Depent) ہیں۔ جو انہیں حاصل نہیں تھا۔ لیکن پیارے **رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينْ** ﷺ کی شانِ کریمی کے لائق ہی نہیں کہ

ان کا خادم وحامی بالکل محروم اور بے فائدہ رہے۔ لہذا انہوں نے ابوطالب کی خدمت گزاری کے بدلے میں حاصل شدہ فائدہ کے تعلق سے دریافت کر ہی لیا۔

❖ جواب میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: **میں نے ابوطالب کو سراپا آگ میں غرق پایا''**۔ سراپا یعنی سر سے پاؤں تک تمام بدن۔ یعنی ابوطالب جہنم کی آگ میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے تھے۔ کیوں؟ صرف ایک ہی وجہ تھی کہ ایمان نصیب نہیں ہوا تھا۔

❖ حضور اقدس ﷺ کی شان رحیمی اور کریمی ملاحظہ فرمائیں کہ حضور کا دریائے کرم جوش میں آیا اور ابوطالب جو پورے بدن کے ساتھ جہنم کی آگ میں ڈوبے ہوئے تھے، **ان کو کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔''**

❖ حضور اقدس، مالک ومختار آقا ﷺ کے اختیارات اور تصرفات کا بیّن ثبوت ابوطالب کے عذاب کی تخفیف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم واکرم کو پوری کائنات کا عطائی اور مجازی مالک بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی ان کے زیر اختیار وتصرف کر دی ہیں کہ جسے چاہیں جنت میں داخل فرمادیں اور جس کے لئے چاہیں اس کے عذاب جہنم میں تخفیف (Abatement) فرمادیں۔

❖ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ھ میں ایمان لانے کے بعد آٹھ ۸ سال تک حضور اقدس ﷺ کی رفاقت ومعیت میں رہے اور حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بائیس ۲۲ سال تک صحابۂ کرام اور تابعین

عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جھرمٹ میں رہ کر ۳۲ھ، ماہ رجب کی بارہ ۱۲، تاریخ کو دنیا سے پردہ فرمایا۔ اس تیس ۳۰ سال کے طویل عرصہ میں کبھی بھی آپ نے ابوطالب کے تعلق سے یہ ذکر نہیں فرمایا کہ انتقال کے وقت میں نے ان کو کلمہ پڑھتے سنا ہے۔

❖ البتہ سراپا جہنم کی آگ سے بطفیل آقا و مولیٰ ﷺ تخفیف حاصل کر کے پاؤں تک آگ میں ہونے والی حدیث ضرور روایت کی ہے اور اس حدیث کو یعنی حضور اقدس ﷺ سے ابوطالب کو کیا فائدہ ہوا؟ اس سوال کے جواب میں ارشاد نبی کریم ﷺ کہ اب وہ پاؤں تک آگ میں ہیں۔ یہ حدیث ضرور روایت کی ہے۔

❖ اگر حضرت عباس کے نزدیک ابوطالب مسلمان ہوتے، تو وہ ہرگز حضور اقدس ﷺ سے یہ سوال نہ پوچھتے کہ **حضور نے اپنے چچا کو بھی کچھ نفع دیا؟** وہ یقین کے درجہ میں جانتے تھے کہ مسلمان ہوجانا ماضی کے تمام اعمال بد کو مٹا دیتا ہے۔ اور حدیث شریف کا ارشاد ''**مَنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ**''، یعنی ''جس نے **لاالٰہ الا اللہ** کہا جنت میں داخل ہوا۔'' (حوالہ:۔ ''المستدرک للحاکم''۔ ناشر:۔ دارالفکر۔ بیروت، کتاب التوبۃ۔ جلد:۴، صفحہ:۲۵۱) بھی انہیں اچھی طرح یاد تھا۔ تو اپنے سوال میں ابوطالب کی نصرت، یاری، غمخواری، حمایت وغیرہ کے پرانے واقعات دہرا کر پوچھتے ہیں کہ حضور نے ان کو کیا فائدہ بخشا؟ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر ایمان کی لازوال دولت حاصل کئے بغیر دنیا سے گئے ہیں، لہٰذا اب وہ مغفرت و بخشش کی نعمت عظمیٰ کے اہل اور حقدار نہیں۔ البتہ حضور اکرم ﷺ کی رحمت اور کرم نوازی ہی صرف ایک

ذریعہ ہے کہ جس کے طفیل جناب ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچے۔

- اگرحضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جناب ابوطالب مسلمان ہوتے، توان کا سوال یہ ہوتا کہ **یارسول اللہ! ابوطالب** کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اور حضور کے ساتھ ان کی غایت محبت اور کمال حمایت تو بے مثل ومثال تھی، تو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کو جنت کے کون سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے؟ فردوس اعلیٰ کا کون سا محل انہیں عنایت فرمایا؟ یہ سوال نہیں کرتے بلکہ نفع اور معافی ملی؟ یہ سوال پوچھتے ہیں جس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ **''میں نے ابوطالب کو سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا، تو کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کردیا۔''**
- حضور اقدس ﷺ نے ابوطالب کے تعلق سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو جواب مرحمت فرمایا ہے، اس جواب میں جو آخری جملہ ارشاد فرمایا کہ **''اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔''** اس جملہ پر غور کریں۔ اس پورے جملے کو دو (۲) حصّوں میں تقسیم کریں:۔

حصّہ اول	حصّہ دوم
اگر میں نہ ہوتا۔ تو	**وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا**

حضور اقدس ﷺ کے مبارک ارشاد کے جملے کے جو مندرجہ بالا دو **۲** حصص کئے ہیں۔ اس میں سے حصّہ دوم **''وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا''** کے تعلق سے

ذیل میں تفصیلی گفتگو ارقام ہے۔

- ”وہ“ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا یعنی جناب ابوطالب جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا مراد ہے۔ کیوں مراد ہے؟ ابوطالب نے ایسا کون سا قصور کیا تھا کہ وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتے؟ حالانکہ جناب ابوطالب نے عمر بھر حضور اقدس ﷺ کی حمایت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی، پھر بھی ان کے لئے حضور اقدس ﷺ جہنم کی وعید سنا رہے ہیں۔ حالانکہ جہنم تو کافروں کا ٹھکانہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ”اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِلْکٰفِرِیْنَ“ (پارہ:۲۱، عنکبوت، آیت، ۶۸)

ترجمہ:۔ ”کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں؟“ (کنزالایمان) اور قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”وَعُقْبَی الْکَافِرِیْنَ النَّارُ“ (پارہ : ۱۳، سورۃ الرعد، آیت: ۳۵،) ترجمہ:۔”اور کافروں کا انجام آگ“ (کنزالایمان) علاوہ ازیں قرآن مجید میں کافروں کا انجام جہنم ہے یا آگ ہے، اس معنی کی متعدد آیات ہیں۔ المختصر! کافر کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ ”خَالِدِیْنَ فِیْهَا“ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

- قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق کافر کا ہمیشہ کا ٹھکانہ آگ ہے۔ لیکن ابوطالب کے حق میں بطفیل حضور اقدس ﷺ یہ تخفیف ہوئی ہے کہ ابوطالب کا انتقال حالت کفر میں ہونے کے باوجود وہ جہنم کی آگ میں سراپا ڈوبے ہوئے ہونے کے بجائے صرف پاؤں تک ہی آگ میں ہوں گے۔ ثابت ہوا کہ

جناب ابوطالب ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے۔ چاہے وہ صرف پاؤں تک ہی ہو۔ اور مؤمن ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا۔ یہ وعید صرف اس کے لئے ہے جو حالت ایمان میں نہیں مرا بلکہ حالت کفر میں دنیا سے چل بسا ہے۔

❖ ارشاد گرامی **''اگر میں نہ ہوتا تو''** کا جملہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جناب ابوطالب حالت ایمان میں دنیا سے رخصت نہیں ہوئے۔ ایسی حالت میں دنیا سے گئے ہیں کہ ان کے لئے سر سے پاؤں تک جہنم کی آگ میں غرق ہونا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق بسبب کفر اس کے سزاوار تھے لیکن حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت، کفالت، مودت، حمایت اور ہمدردی کا نیک صلہ بطفیل حضور اقدس ﷺ یہ ملا کہ بجائے سراپا صرف پاؤں تک آگ میں ہیں۔

❖ اس کتاب کے صفحہ نمبر:۱۰۱، **''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے''** عنوان کے تحت **''مسلم شریف''** کے چھ ۶ ایڈیشن اور **''مسند امام احمد بن حنبل''** کے ایک ایڈیشن کے حوالے سے ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ **''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔''** حسن اتفاق سے اس حدیث کے راوی **حضرت عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ یعنی ابوطالب کے حقیقی بھائی **حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے **حضرت عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یعنی اس حدیث کے راوی ابوطالب کے بھتیجے ہیں۔ وہ اپنے حقیقی چچا **ابوطالب** کے متعلق حضور اقدس ﷺ کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ ددوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس

ﷺ کے ارشاد کے مطابق **ابوطالب جہنم میں ہیں۔**

❖ کیا وجہ ہے کہ جناب ابوطالب جہنم میں ہیں؟ صرف ایک ہی وجہ ہے کہ وہ ایمان کی حالت میں نہیں بلکہ کفر کی حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ اگر حالت ایمان میں ان کا انتقال ہوا ہوتا تو جہنم کے عذاب کے بجائے **جنت الفردوس** میں اعلیٰ درجہ کے مقام پر متمکن ہوتے۔

❖ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت اعلان نبوت کے دسویں سال یعنی ہجرت کے تین سال پہلے یعنی جس سال جناب ابوطالب کا انتقال ہوا ہے، اسی سال ہوئی ہے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کا انتقال ۳۲ھ میں ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت عباس اور حضرت عبداللہ دونوں باپ بیٹوں نے پینتس (۳۵) سال تک ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے زندگی بسر کی۔

❖ حضرت عبداللہ کی اپنے والد حضرت عباس کی معیت میں گزاری ہوئی پینتیس (۳۵) سال زندگی میں سے بچپن اور ناشعوری کے پندرہ (۱۵) سال کم کر دیں، تو بھی انہوں نے بیس (۲۰) سال باشعوری کے عالم میں اپنے والد کے ساتھ زندگی بسر کی۔ ان بیس (۲۰) سال میں حضرت عبداللہ نے کبھی بھی اپنے والد کی زبانی یہ بات نہ سنی کہ انتقال کے وقت تمہارے چچا ابوطالب کو کلمہ پڑھتے ہوئے میں نے سنا ہے۔ بلکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنے والد کی زبانی وہ حدیث سنی تھی، جس میں حضور اقدس ﷺ کے

صدقے میں جناب ابوطالب پر جہنم کے عذاب میں تخفیف کا ذکر ہے۔

❖ بلکہ خود **حضرت عبداللہ بن عباس** مستقل طور پر ایک حدیث شریف **حضور اقدس رحمت عالم**ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔اس حدیث کا ابتدائی حصّہ تو ہم ابھی نقل کر چکے ہیں۔اس حدیث شریف کا آخری حصّہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔"**ابوطالب آگ کے دو۲ جوتے پہنے ہوئے ہیں۔جس سے اس کا دماغ کھولتا ہے۔**"=الامان والحفیظ = جب آگ کے جوتے میں اتنی شدّتِ حرارت ہے کہ جہنم میں آگ کے جوتے پہننے والے کا دماغ کھولتا ہے،تو جو سراپا آگ میں غرق ہوگا،اس کی کیا حالت ہوگی؟

❖ **حضرت عبداللہ بن عباس** اور **حضرت عباس بن عبد المطلب** رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں باپ بیٹے نے ایک ایک حدیث ایسی روایت فرمائی ہے کہ ابوطالب جہنم کے عذاب میں ہیں۔یہ اور بات ہے کہ عذاب کی شدّت وسختی میں حضور اقدسﷺ کے طفیل تخفیف ہوئی ہے۔لیکن ان دونوں حضرات کا یعنی **حضرت عباس** کا اپنے بھائی کے لئے اور **حضرت عبداللہ بن عباس** کا اپنے چچا ابوطالب کے لئے یہی موقف ہے کہ وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا ہیں اور انہیں جہنم کا عذاب اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ حالت ایمان میں نہیں بلکہ حالت کفر میں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔

❖ حضرت عباس کی اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات کو دلیل بنا کر ابوطالب کا ایمان اور ان کا قطعی جنتی ہونا ثابت کرنے والے اندھی عقیدت میں مبتلا ان

پڑھ اور غلط فہمی میں مبتلا عناصر سے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ ابوطالب کے ایمان کی گواہی کے ثبوت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی زمانہ جاہلیت اور حالت کفر میں کہی بات کو دلیل بنا کر اسے بڑے جوش وخروش اور طمطراق وتپاک سے پیش کرنے کی اُچھل کود کرنے سے پہلے حضرت عباس کی زمانۂ ہدایت اور حالت ایمان میں کہی بات پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں گے، توان شاءاللہ تمہارا بے معنی جوش کا ولولہ سرد ہوکر فوراً کافور ہوکر ہوا میں اُڑ جائے گا۔

❖ انانیت، ضد، ہٹ دھرمی، خودی، خود بینی، بغض، تعصب، بدمعاملگی اور بدگمانی کے مضر اثرات سے منزہ ہوکر حق اور صداقت تسلیم کرنا مؤمن کی شان ہے۔

"وماتوفیقی الا باللہ العظیم"

''آخری بات''

یہاں تک کی ہماری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ **جناب ابوطالب** کے ایمان کے تعلق سے ہم نے قرآن وحدیث اور ائمۂ دین کی کتب معتبرہ، معتمدہ ومستندہ سے حقائق اور شواہد کی روشنی میں آفتاب نیم روز کی طرح حقیقت واضح کردی ہے۔ لیکن ہم اس روش کے بھی سخت پابند ہیں کہ آقائے دوجہاں، **مالک کونین** ﷺ کے ساتھ جناب ابوطالب کی ہمدردی، محبت، شفقت، کفالت، حمایت اور خدمت گزاری بھی ہمارے پیش نظر ہے۔ ہم ان کی شان میں کوئی توہین آمیز یا گستاخی پر مشتمل بے ادبی کا کوئی جملہ

یالفظ اپنی زبان سے نہیں نکالیں گے۔کیونکہ اہل سنت و جماعت کے علماء کرام کا مطمح نظر یہ ہے کہ جناب ابوطالب کا ذکرخیر کے ساتھ ہونا چاہیے۔ ان کا نام ادب سے لینا چاہیے لیکن ادب میں غلو کر کے انہیں **رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یا **علیہ السلام** کہنے اور لکھنے سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیے۔

شیعہ فرقہ کے متبعین اس مسئلہ میں عوام المسلمین کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی فاسد غرض سے احادیث کریمہ کے غلط مفاہیم اخذ کرتے ہیں بلکہ موضوع یعنی گڑھی ہوئی حدیثوں کا سہارا لیکر غلط فہمی پھیلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شیعوں کی کتابوں کا مطالعہ کر کے تقریر کرنے والے کچھ نیم خواں نہیں بلکہ برائے نام خوانداں کٹ ملے بھی اپنی جہالت اور انجان ارتکاب سے جناب ابوطالب کے مسئلہ میں اور دیگر اختلافی مسائل میں شیعیت کی تائید بلکہ نشر و اشاعت کرتے ہیں۔ان تمام فتنہ خیز و فتنہ انگیز عناصر کا اس کتاب میں دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔

التماس ہے کہ بلا تاخیر و تأمل قبول حق کی سعادت حاصل کر کے اپنے ایمان کا تحفظ کر کے اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام سنی مسلمانوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم

فقط۔خیر اندیش

عبدالستار ہمدانی ''مصروف''

برکاتی۔نوری

مورخہ:۔ ۱۷رشوال المکرّم ۱۴۴۰ھ

مطابق:۔ ۲۱ جون ۲۰۱۹ء

بروز:۔ جمعہ مبارک

بمقام:۔ پوربندر (گجرات)

مآخذ ومراجع

نمبر	نام کتب	مصنف، مؤلف	سن وفات
۱	قرآن مجید	اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام	حَیٌّ لَا یَمُوْتُ
۲	تفسیر جلالین	امام جلال الدین سیوطی	سنہ ۹۱۱ھ
۳	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	امام فخر الدین رازی	سنہ ۶۰۴ھ
۴	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	علامہ حسین بن مسعود بغوی	سنہ ۵۱۶ھ
۵	مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی	سنہ ۷۱۰ھ
۶	تفسیر جیلانی	شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی	سنہ ۵۶۱ھ
۷	تفسیر ابن کثیر	علامہ عماد الدین اسماعیل ابن کثیر	سنہ ۷۷۴ھ
۸	الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)	ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	سنہ ۶۷۱ھ
۹	تفسیر روح المعانی (تفسیر آلوسی)	علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی	سنہ ۱۲۷۰ھ
۱۰	تفسیر کشاف	جاراللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری	سنہ ۵۳۸ھ
۱۱	بخاری شریف	محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ (امام بخاری)	سنہ ۲۵۶ھ
۱۲	مسلم شریف	امام مسلم قشیری	سنہ ۲۶۱ھ
۱۳	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی	سنہ ۳۰۳ھ

۱۴	سنن ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ (امام ترمذی)	سنہ ۲۷۹ھ
۱۵	سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	سنہ ۲۷۵ھ
۱۶	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بیہقی	سنہ ۴۵۸ھ
۱۷	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل شیبانی	سنہ ۲۴۱ھ
۱۸	المصنف لعبدالرزاق	علامہ عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	سنہ ۲۱۱ھ
۱۹	نسیم الریاض	امام شہاب الدین خفاجی مصری	سنہ ۱۰۷۰ھ
۲۰	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین برہانپوری	سنہ ۹۷۵ھ
۲۱	نصب الرایہ لاحادیث الھدایہ	امام جمال الدین ابومحمد عبداللہ زیلعی	سنہ ۷۶۲ھ
۲۲	معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بیہقی	سنہ ۴۵۸ھ
۲۳	المسند الشافعی	ابوعبداللہ ادریس (امام شافعی)	سنہ ۲۰۴ھ
۲۴	جامع الاصول فی احادیث الرسول	علامہ ابن اثیر جزری	سنہ ۶۰۶ھ
۲۵	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	علامہ حسین بن محمد دیار بکری	سنہ ۹۶۶ھ
۲۶	الفقہ الاکبر	امام اعظم ابوحنیفہ	سنہ ۱۵۰ھ
۲۷	منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر	امام علی بن محمد المعروف ملا علی قاری	سنہ ۱۰۱۴ھ
۲۸	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام ابن حجر عسقلانی	سنہ ۸۵۲ھ

نمبر	کتاب	مصنف	سن
۲۹	مدارج النبوۃ (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
۳۰	مدارج النبوۃ (اردو)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
۳۱	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	علامہ بدرالدین عینی	۸۵۵ھ
۳۲	فتح الباری	امام ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
۳۳	ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری	امام شہاب الدین قسطلانی	۹۲۳ھ
۳۴	المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ	امام شہاب الدین قسطلانی	۹۲۳ھ
۳۵	شرح الزرقانی علی المواھب	ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲ھ
۳۶	ھدایہ	شیخ الاسلام برہان الدین امام مرغینانی	۵۹۳ھ
۳۷	رد المحتار شرح در مختار	علامہ ابن عابدین شامی	۱۲۵۲ھ
۳۸	لطائف اشرفی	حضرت نظام الدین یمنی	
۳۹	السیرۃ النبویہ	امام عبدالملک بن ہشام	۲۱۳ھ
۴۰	شرح المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب	امام ابوحامد احمد بن نقی علی روہیلکھنڈی	۱۳۴۰ھ

ماخذ ومراجع کے مختلف ایڈیشن کی تفصیل

نمبر	نام کتب	ناشر	مقام اشاعت
۱	تفسیر جلالین	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۲	تفسیر جلالین	دارالحدیث	قاہرہ۔مصر
۳	تفسیر جلالین	اصح المطابع	دہلی۔انڈیا
۴	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع	بیروت۔لبنان
۵	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
٦	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	المطبعة البهية	قاہرہ۔مصر
۷	تفسیر الکشاف	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربندر۔انڈیا
۸	تفسیر الکشاف	دارالکتاب العربية	بیروت۔لبنان
۹	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	دارالسلام للنشر والتوزیع	ریاض۔سعودی عرب
۱۰	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	دارالکتب العلمية	بیروت۔لبنان

۱۱	تفسیر مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	دارالکلم الطیب	بیروت۔لبنان
۱۲	تفسیر مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	دارالکتاب العربی	بیروت۔لبنان
۱۳	صحیح البخاری	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۱۴	صحیح البخاری	دارالعلوم منظر اسلام	بریلی۔انڈیا
۱۵	صحیح البخاری	قدیمی کتب خانہ	کراچی۔پاکستان
۱۶	صحیح البخاری	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۱۷	صحیح البخاری	دارطوق النجات	قاہرہ۔مصر
۱۸	صحیح البخاری	دارالعلوم دیوبند	دیوبند۔انڈیا
۱۹	صحیح مسلم	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۲۰	صحیح مسلم	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۲۱	صحیح مسلم	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا
۲۲	صحیح مسلم	قدیمی کتب خانہ	کراچی۔پاکستان
۲۳	صحیح مسلم	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
۲۴	صحیح مسلم	دارالعلوم منظر اسلام	بریلی۔انڈیا
۲۵	سنن نسائی	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا

۲۶	سنن نسائی	نور محمد کارخانہ تجارت	کراچی۔پاکستان
۲۷	سنن نسائی	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۲۸	سنن نسائی	مکتب المطبوعات الاسلامیۃ	حلب۔ملک شام
۲۹	سنن الترمذی	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۳۰	سنن الترمذی	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا
۳۱	سنن الترمذی	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۳۲	سنن الترمذی	شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ۔ مصطفیٰ البابی حلبی	قاہرہ۔مصر
۳۳	سنن الترمذی	امین کمپنی	دہلی۔انڈیا
۳۴	سنن الترمذی	دارالغرب الاسلامی	بیروت۔لبنان
۳۵	تفسیر جیلانی	مرکز الجیلانی للبحوث العلمیۃ	استنبول۔ترکستان
۳۶	تفسیر ابن کثیر	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
۳۷	تفسیر ابن کثیر	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۳۸	تفسیر روح المعانی (تفسیر آلوسی)	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۳۹	الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان

۴۰	سنن ابی داؤد	اصح المطابع	دہلی۔انڈیا
۴۱	سنن ابی داؤد	اصح المطابع۔آرام باغ	کراچی۔پاکستان
۴۲	سنن ابی داؤد	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۴۳	سنن ابی داؤد	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا
۴۴	سنن ابی داؤد	المکتبۃ العصریۃ۔صیدا	بیروت۔لبنان
۴۵	سنن ابی داؤد	آفتاب عالم پریس	لاہور۔پاکستان
۴۶	السنن الکبریٰ	دارالمعرفۃ	بیروت۔لبنان
۴۷	السنن الکبریٰ	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۴۸	السنن الکبریٰ	دارصادر۔(للطبع والنشر)	بیروت۔لبنان
۴۹	مسندامام احمدبن حنبل	مؤسسۃ الرسالۃ	بیروت۔لبنان
۵۰	مسندامام احمدبن حنبل	الکتب الاسلامی	بیروت۔لبنان
۵۱	مسندامام احمدبن حنبل	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۵۲	نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ	مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر	بیروت۔لبنان
۵۳	نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ	النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی	لاہور۔پاکستان
۵۴	المصنف لعبدالرزاق	المکتب الاسلامی	بیروت۔لبنان
۵۵	نسیم الریاض	دارالمعرفۃ	بیروت۔لبنان

۵۶	نسیم الریاض	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربند۔انڈیا
۵۷	شرح المطالب فی مبحث ابی طالب	مصلح الدین پبلیکیشنز	کراچی۔پاکستان
۵۸	مدارج النبوة (اردو)	ادبی دنیا۔مٹیا محل	دہلی۔انڈیا
۵۹	مدارج النبوة (فارسی)	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربند۔انڈیا
۶۰	کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۶۱	کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال	مؤسسۃ الرسالۃ	بیروت۔لبنان
۶۲	ردالمحتارشرح درمختار	داراحیاءالتراث العربی	بیروت۔لبنان
۶۳	ردالمحتارشرح درمختار	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۶۴	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	دارصادر۔(للطبع والنشر)	بیروت۔لبنان
۶۵	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	مؤسسۃ شعبان	بیروت۔لبنان
۶۶	جامع الاصول فی احادیث الرسول	مکتبۃ دارالبیان	بیروت۔لبنان
۶۷	معرفة السنن والآثار	دارالوفاء(المنصورۃ)	قاہرہ۔مصر
۶۸	المسند الشافعی	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان

۶۹	الھدایة فی شرح البدایة	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۷۰	الھدایة فی شرح البدایة	داراحیاءالتراث العربی	بیروت۔لبنان
۷۱	الھدایة فی شرح البدایة	المکتبۃ العربیۃ۔دستگیرکالونی	کراچی۔پاکستان
۷۲	الاصابة فی تمییز الصحابة	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۷۳	الاصابة فی تمییز الصحابة	دارصادر	بیروت۔لبنان
۷۴	الفقه الاکبر	دارالکتب العربیۃ الکبریٰ	قاہرہ۔مصر
۷۵	منح الروض الازھرفی شرح الفقه الاکبر	دارالبشائرالاسلامیۃ	بیروت۔لبنان
۷۶	شرح العلامة الزرقانی علی المواھب	مرکزاہل سنت برکات رضا	پوربندر۔انڈیا
۷۷	شرح العلامة الزرقانی علی المواھب	دارالمعرفۃ	بیروت۔لبنان
۷۸	شرح سفرالسعادة	مکتبۃ نوریۃ رضویۃ	سکھر۔پاکستان
۷۹	لطائف اشرفی (اردو ترجمه)	مخدوم اشرف اکیڈمی	کچھوچھہ۔انڈیا
۸۰	لطائف اشرفی(فارسی)	مکتبہ سمنانی،فردوس کالونی	کراچی(پاکستان)

تقریظات وتصدیقات علماء ومشائخ

ساداتِ کرام وسجادگاہ خانقاہ عالیہ ساداتِ عظام



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

ہم ذیل میں دستخط کرنے والے علمائے سادات کرام ومشائخ مرشدان وسجادگاہ خانقاہ سادات عوام المسلمین سے التماس کرتے ہیں کہ **فخر ساداتِ گجرات، خلیفہ حضور تاج الشریعہ، قاضی گجرات حضرت سید سلیم باپو صاحب قبلہ** کے حکم سے ہماری جماعت کے کہنہ مشق مصنف، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند، مناظر اہل سنت **حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب** کی مایہ ناز تصنیف جلیل **"ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں"** کا ہم نے مطالعہ ومعائنہ کیا۔ علامہ ہمدانی نے قرآن وحدیث اور ائمہ ملت اسلامیہ کی معتبر کتب سے جو دلائل اور حوالے پیش کئے ہیں، ان کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ہم اس کتاب کی بھرپور تائید وتوثیق کرتے ہیں اور اس کتاب سے ہم کامل طور پر متفق ہیں۔

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
1	فخر سادات، پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت علامہ سید غیاث الدین صاحب قبلہ۔سجادہ نشین:۔ خانقاہ محمدیہ۔کالپی شریف	[illegible]
2	شہزادۂ تاج الشریعہ، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، قائد ملت، حضرت علامہ محمد عسجد رضا خان قادری۔ قاضی القضاۃ فی الھند، محلہ سوداگران۔ بریلی شریف (یو۔پی)	[illegible]
3	رہبر سادات کرام، فخر کل سادات، پیر طریقت، حضرت سید سہیل احمد صاحب قبلہ خانقاہ واحدیہ۔جمالیہ۔سجادہ نشین:۔بلگرام شریف (یو۔پی)	[illegible]
4	استاذ العلماء، شیخ الحدیث، جلالۃ العلم، حضرت علامہ عاقل رضوی صاحب قبلہ۔صدر المدرسین:۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام، محلہ سوداگران۔ بریلی شریف (یو۔پی)	[illegible]
5	پیر طریقت، شہزادۂ مدنی سرکار، حضرت مولانا سید عبدالرشید میاں باپو ۔سجادہ نشین:۔ خانقاہ مدنی سرکار وشہر قاضی موربی (ضلع:۔راجکوٹ۔گجرات)	[illegible]
6	عالم جلیل، فخر العلماء، حضرت علامہ مفتی محمد اشرف رضا صاحب قادری۔قاضی ادارۂ شرعیہ، ناگپاڑہ۔بمبئی (مہاراشٹرا)	[illegible]
7	عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت علامہ سید عبدالجلیل صاحب قبلہ رضوی۔ خطیب وامام:۔عبدالسلام مسجد، عبدالرحمن اسٹریٹ (بمبئی)	[illegible]

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
8	جلالۃ العلم، حضرت علامہ ومولانا مفتی حسیب الرحمن صاحب قادری۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم انوار مصطفی، جوناگڑھ (گجرات)	
9	مجاہد اہل سنت، نجیب الطرفین، حضرت علامہ سید سکندر باپو قبلہ۔ خلیفۂ تاج الشریعہ، راجکوٹ (گجرات)	
10	حضرت علامہ مفتی محمد حسن نوری صاحب۔ صدر مفتی:۔ ادارۂ شرعیہ، پٹنہ (بہار)	
11	شہزادۂ سراج ملت، حضرت سید سبحانی رضا بن حضرت سید سراج اظہر۔ نائب ناظم:۔ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، بمبئی (مہاراشٹرا)	
12	حضرت علامہ مفتی زبیر حسن منظری صاحب۔ پرنسپل:۔ مدرسۂ فرقانیہ علیمیہ اسلامیہ۔ بھوگون گولہ۔ مرشد آباد (مغربی بنگال)	
13	عالم جلیل، حضرت علامہ ومولانا مفتی معین الدین صاحب برکاتی۔ استاذ:۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام۔ محلہ سوداگران ۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
14	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید محمد رفیق صاحب۔ صدر:۔ دارالعلوم نوریہ محمدیہ۔ محلہ :۔ کربلا۔ جے پور (راجستھان)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
15	مناظر اہل سنت، آبروئے علم وفن، حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی ۔ دارالعلوم علیمیہ ۔جمداشاہی (یو۔پی)	
16	مداح رسول، حضرت سید عزیر علی المعروف سید وزیر علی بن سید ولایت حسین اوناوالے۔راجکوٹ۔(گجرات)	
17	نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادۂ ریحان ملت، حضرت علامہ تسلیم رضا خان صاحب قبلہ۔ محلہ سوداگران ۔بریلی شریف (یو۔پی)	
18	نبیرۂ اعلیٰ حضرت وریحان ملت، حضرت علامہ ومولانا ارسلان رضا صاحب ازہری۔محلہ سوداگران ۔بریلی شریف (یو۔پی)	
19	نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادۂ ریحان ملت، خطیب الہند، حضرت علامہ محمد توصیف رضا صاحب قبلہ۔محلہ سوداگران ۔ بریلی شریف (یو۔پی)	
20	فاضل نوجواں، حضرت علامہ سید صدیق میاں۔فاضل اسحاقیہ۔ شہر قاضی ونائب سجادہ نشین :۔خانقاہ مدنی سرکار۔موربی (ضلع:۔راجکوٹ۔گجرات)	
21	عالم جلیل، حضرت علامہ ومولانا مفتی فاروق صاحب نعیمی۔ صدر:۔انجمن علمائے اہل سنت۔راجوری (کشمیر)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
22	فاضل نوجواں، عالم ذیشان، حضرت علامہ مصطفی رضا یمنی صاحب۔ صدر المدرسین:۔ دار العلوم غوث اعظم، پور بندر (گجرات)	
23	مجاہد سنیت، بانی مدارس کثیرہ، حضرت علامہ عثمان غنی باپو۔ بانی وصدر:۔ دار العلوم انوار مصطفی رضا۔ دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
24	فاضل نوجواں، مفتی ذی وقار، حضرت علامہ مفتی محمد مزمل صاحب برکاتی۔ صدر مفتی:۔ دار العلوم غوث اعظم، پور بندر (گجرات)	
25	ناشر کتب کثیرہ، محقق علم وفن، حضرت علامہ محمد حنیف رضوی۔ ناظم اعلیٰ:۔ امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی شریف (یو۔ پی)	
26	حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا صاحب۔ صدر مدرس:۔ دار العلوم فیضان امام احمد رضا، ناگپور (مہاراشٹرا)	
27	واعظ خوش بیاں، فاضل نوجواں، حضرت علامہ واصف رضا صاحب غوثی۔ خطیب وامام نگینہ مسجد و مدرس:۔ دار العلوم غوث اعظم، پور بندر (گجرات)	
28	حامی سنت، ماحی بدعت، حضرت مولانا عرفان رضا قادری صاحب قائد ورہبر علماء شہر چھندواڑا۔ (ایم۔ پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
29	حضرت مولانا سید مشتاق باپو بخاری۔ خطیب وامام:۔ روشن شاہ مسجد، ریلوے اسٹیشن ۔ جام نگر(گجرات)	محمد مشتاق رضوی
30	حضرت علامہ محمد مصطفی رضا مصباحی ۔منتظم:۔ ادارۂ شرعیہ مہاراشٹراوخلف مفتی اشرف رضا قادری،بمبئی (مہاراشٹرا)	
31	حضرت مولاناو حافظ آدم پٹیل ۔ناظم اعلیٰ :۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔دھرول (ضلع :۔جام نگر۔ گجرات)	
32	فاضل نوجواں ،مفتی ذیشان، حضرت علامہ ومولانا مفتی محسن رضاصاحب ۔صدر مفتی:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔گجرات)	
33	عالم جلیل، فاضل نبیل،حضرت علامہ محمد نظام الدین صاحب قبلہ مصباحی ۔صدر مدرس:۔دارالعلوم غوثیہ رضویہ۔ بلیک برن۔ یو۔کے (U.K)	محمد نظام الدین المصباحی
34	ماہرعلم وفن حضرت مولاناصغیراختر مصباحی ۔ استاذ:۔جامعہ نوریہ رضویہ،عیدگاہ۔ بریلی شریف(یو۔ پی)	
35	حضرت علامہ ومولانا سید جلال الدین بن سید عالم میاں باپو۔ خطیب وامام:۔حلیمہ مسجد۔(پور بندر۔گجرات)	سید محمد جلال الدین

دستخط	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	نمبر
	مجاہد اہل سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ غلام محمد رضوی صاحب۔ شہزادۂ مفتی سوراشٹر، دھوراجی۔ (گجرات)	36
	حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق نظامی رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم انوار خواجہ وخطیب وامام:۔ محبوب سبحانی مسجد، بیڑی (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	37
	حضرت مولانا محمد عمر صاحب نورانی۔ سجادہ نشین:۔ خانقاہ بیت الانوار، گیا (بہار)	38
	مصنف باوقار، حضرت علامہ غلام عبدالقادر حبیبی صاحب۔ جامعہ ہمدرد، ہمدرد نگر (نئی دہلی)	39
	قائد ووقار اہل سنت، مجاہد دوراں، حضرت الحاج سعید نوری صاحب۔ بانی:۔ رضا اکیڈمی۔ ممبئی (مہاراشٹرا)	40
	مجاہد اہل سنت، حضرت علامہ محمد موسیٰ رضا قادری رضوی۔ Imam Ahmadraza Educational Ins. of Sauth africa. ڈربن۔ (ساؤتھ افریقہ)	41
	مناظر اہل سنت، شہزادۂ مفتی اعظم اڑیسہ، حضرت علامہ سید آل رسول حبیبی۔ سجادہ نشین:۔ خانقاہ قدوسیہ حبیبیہ۔ بھدرک (اڑیسہ)	42

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
43	حضرت علامہ اشفاق احمد صاحب قبلہ علیمی ۔خطیب وامام:۔ محبوب شاہ مسجد مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر(گجرات)	
44	حضرت مولانا محمد اقبال صاحب قبلہ رضوی۔ جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ضلع:۔رامپور(یو۔پی)	
45	حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم رضوی صاحب قبلہ۔ صدر مفتی:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی ، ٹانڈا۔ضلع:۔ رامپور(یو۔پی)	
46	حضرت علامہ ومولانا محمد الیاس فیضی صاحب قبلہ۔ ناظم اعلیٰ:۔دارالعلوم حنفیہ غریب نواز۔بکارو، جھارکھنڈ	
47	حضرت سید عبدالعزیز علی قادری رضوی۔ سجادہ نشین:۔خانقاہ سید ملت ۔ عالیہ قادریہ۔ شہڈول۔(ایم۔پی)	
48	حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب برکاتی۔قاضی شہر جام نگر وخطیب وامام:۔شاہی جامع مسجد، جام نگر۔(گجرات)	
49	استاذ العلماء، حضرت علامہ ومولانا تنویر رضا صاحب مصباحی۔ نائب صدر مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر(گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
50	حضرت مولانا محمد جاوید رضوی صاحب۔ مدرسہ گلستان فاطمہ۔ جے پور (راجستھان)	
51	حضرت مولانا اسلام وارث صاحب قبلہ رضوی۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد، فتح گنج غربی۔ بریلی شریف (یو۔پی)	
52	حضرت علامہ مفتی غلام یٰسین صاحب قبلہ۔ مفتی:۔ جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ ضلع:۔ رامپور (یو۔پی)	
53	حضرت مولانا محمد عباس بن حمید الرحمن صاحب رضوی۔ خطیب وامام:۔ رضوی جامع مسجد۔ جام جودھپور (ضلع:۔ جام نگر) گجرات۔	
54	حضرت مولانا سید سلیم احمد بخاری بن سید امیر میاں۔ مدرس:۔ دار العلوم انوار خواجہ۔ دھرار نگر، بیڑی (جام نگر۔ گجرات)	
55	پیر طریقت، حضرت سید برکت شاہ بن سید عبد القادر شاہ۔ خلیفۂ سلسلہ برکاتیہ، مارہرہ شریف۔ راجکوٹ (گجرات)	
56	فاضل نوجواں، حضرت علامہ شیراز ملک صاحب ازہری۔ جامعہ ازہر، قاہرہ (مصر)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
57	حضرت مولانا رفیق الرسلین بن حضرت صوفی عبدالرحمن نقشبندی، دھولکہ والے۔ رحمانی منزل، تین دروازہ۔احمد آباد(گجرات)	رفیق الرسلین
58	حضرت مولانا محمد آصف رضا غوثی۔خطیب وامام:۔ سنجری مسجد، جام کھمبالیہ (ضلع :۔جام نگر۔گجرات)	محمد آصف خان
59	حضرت مولانا معراج علی صاحب۔ مادھوپور، پور بندر(گجرات)	محمد معراج علی
60	خلیفۂ خاص ومعتمد شیخ الاسلام، حضرت علامہ غلام سید اشرفی۔ خطیب: ۔مؤمن مسجد، باپونگر وصدر آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ(گجرات)	
61	خلیفۂ شیخ الاسلام، حضرت علامہ حافظ وقاری محمد سلیمان اشرفی صاحب۔ نائب امام:۔مؤمن مسجد، باپونگر، احمد آباد(گجرات)	
62	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا محمد اسلم صاحب رضوی نوری۔ صدر:۔جماعت رضائے مصطفی، شاخ احمد آباد(گجرات)	
63	واعظ شعلہ بیاں، عالم جلیل، حضرت علامہ سید رستم علی صاحب قبلہ۔ خطیب وامام:۔نوری جامع مسجد، ستنا (ایم۔پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
64	حضرت مولانا محمد مسرت علی حشمتی صاحب۔ خطیب وامام:۔محمدی مسجد، ممدو ماسٹر کی چالی، احمد آباد(گجرات)	
65	حضرت مولانا محمد اقبال حسین غوثی صاحب۔خطیب وامام:۔ جامع مسجد چھایا ومدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم ،پور بندر(گجرات)	
66	حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب۔ صدر:۔آل انڈیا مساجد کونسل،ممبئی (مہاراشٹرا)	
67	پیر طریقت،شہزادۂ شعیب الاولیاء، حضرت غلام عبدالقادر علوی عرف پپومیاں صدر:۔دارالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف (یو۔پی)	
68	پیر طریقت،حضرت قبلہ سید عطامحی الدین صاحب۔ متولی:۔درگاہ شریف سید السادات، سرزائیور، بھدرک (اڑیسہ)	
69	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت،حضرت مولانا آرزو اشرفی صاحب۔ مکتبہ:۔ محبوب یزدانی۔کلکتہ (بنگال)	
70	پیر طریقت، ناشر اہل سنت و جماعت،حضرت سید اکرام الدین نوری صاحب۔ سیکریٹری:۔رضا جامع مسجد،ستنا (ایم۔پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
71	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید فضل رسول قادری صاحب۔ خانقاہ حبیبیہ قدوسیہ، بھدرک (اڑیسہ)	سید فضل رسول
72	مفکر اسلام، صاحب تصانیف کثیرہ، حضرت علامہ ڈاکٹر امجد رضا امجد صاحب۔ قاضی ادارہ شرعیہ، پٹنہ (بہار)	
73	مجاہد سنیت، حضرت علامہ و مولانا سید غلام حسین باپو بن سید احمد میاں۔ خطیب و امام:۔ جامع مسجد، بیڑی (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
74	حضرت علامہ مفتی شاہ جہاں علی سالک امجدی۔ نائب مفتی و مدرس:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔ دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
75	حضرت مولانا سید یونس باپو بخاری۔ خطیب و امام:۔ مدینہ مسجد۔ جام کھمبالیہ۔ (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	سید محمد یونس باپو بخاری
76	حضرت علامہ و مولانا عاقب صاحب مصباحی۔ مدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)	محمد عاقب
77	حضرت علامہ مفتی نواز احمد مصباحی صاحب قبلہ۔ مفتی و مدرس:۔ دارالعلوم چشتی حسینی فخری، شہڈول (ایم۔ پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
78	پیر طریقت، حضرت مولانا حافظ سید سکندر میاں مصباحی بن سید مدنی میاں باپو۔منتظم:۔ خانقاہ مدنی سرکار۔موربی (ضلع:۔ راجکوٹ۔گجرات)	سید محمد سکندر میاں قادری ابن سید مدنی میاں قادری خانقاہ مدنی سرکار - موربی
79	حضرت مولانا محمد ناظر جمال صاحب قادری۔ مہتمم:۔انجمن جماعت اسلام، مچھوا، کلکتہ (بنگال)	محمد ناظر جمال القادری
80	مجاہد سنیت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت سید ریحان ابن سید اکرام الدین۔ جماعت رضائے مصطفی، ستنا (ایم۔پی)	ریحان
81	پیر طریقت، حضرت سید محمد یوسف صاحب۔ منتظم:۔دارالعلوم چشتی حسینی فخری، شہڈول (ایم۔پی)	
82	حضرت علامہ مفتی باب الحسین برکاتی۔ نائب صدر المدرسین ومفتی:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔ دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
83	پیر طریقت حضرت سید بشیر باپو بن سید صدر الدین ۔بانی و صدر:۔ مدرسہ فیضان مدینہ۔ بھرانا، تحصیل:۔ کھمبالیہ (ضلع:۔ دوارکا۔ گجرات)	سید بشیر الدین بخاری
84	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت سید محبوب علی بن سید محمد علی قادری۔ نائب ناظم اعلیٰ :۔ دارالعلوم قادریہ رضویہ۔ پیٹلاد (ضلع:۔ آنند۔ گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
85	حضرت مولانا یوسف صاحب دفانی حشمتی۔ خطیب وامام:۔میٹھی مسجد وصدر:۔سنی مسلم کمیٹی۔پوربندر(گجرات)	یوسف محمد دفانی
86	حضرت علامہ مفتی شہزادرضاصاحب غوثی۔ شیخ الادب:۔جامعۃ الرضا۔بریلی شریف(یو۔پی)	محمد شہزاد رضا
87	حضرت مولانامحمودعالم صاحب قبلہ قادری۔ مدرس:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی ، ٹانڈا۔ ضلع:۔ رامپور(یو۔پی)	محمد محمود عالم
88	حضرت مولاناہارون صاحب قبلہ مصباحی۔ خطیب وامام:۔تکیہ مسجد ومدرس دارالعلوم غوث اعظم۔پوربندر(گجرات)	محمد ہارون
89	پیرطریقت، حضرت قبلہ سیدرضی الرحمن صاحب قادری۔ دارلعلوم نوریہ محمدیہ، محلہ کربلا، جے پور۔(راجستھان)	سید رضی الرحمن
90	حضرت علامہ مفتی شکیل احمد صاحب قادری رامپوری۔ صدرمدرس:۔جامعۃ الرضا۔بریلی شریف(یو۔پی)	شکیل احمد
91	ناشرمسلک اعلیٰ حضرت، حضرت قبلہ ڈاکٹرسیدواجدعلی قادری صاحب۔ طبیب امراض الناس، آنند۔(گجرات)	V.S Saiyad

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
92	حضرت علامہ ناصر رضا امجدی صاحب قبلہ۔ صدر:۔ مسلم یتیم خانہ، ناسک (مہاراشٹرا)	
93	حضرت علامہ سید شبر علی قادری۔ منتظم:۔ خانقاہ عالیہ قادریہ۔ سید ملت۔ شہڈول۔ (ایم۔ پی)	
94	شہزادۂ حضور امین شریعت، حضرت علامہ سلمان رضا صاحب قبلہ۔ سجادہ نشین:۔ خانقاہ عالیہ قادریہ سبطینیہ۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
95	پیر طریقت، حضرت قبلہ گلزار احمد مارفانی۔ بانی وصدر:۔ دار العلوم انوار مصطفی وسجادہ نشین:۔ خانقاہ رضویہ نوریہ، جوناگڑھ (گجرات)	
96	مناظر اہل سنت، واعظ شیریں بیاں، حضرت علامہ صغیر احمد جوکھنپوری صاحب۔ بانی وصدر:۔ دار العلوم قادریہ رضویہ، رچھا، بریلی شریف (یو۔ پی)	
97	شہزادۂ فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی ازہار احمد امجدی ازہری صاحب۔ مرکز تربیت افتاء، اوجھاگنج، ضلع:۔ بستی (یو۔ پی)	
98	حضرت سید احمد رضا قادری صاحب۔ رامپورہ پٹرول پمپ۔ سورت۔ (گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
99	حضرت علامہ ومولانا، حافظ، قاری محمد ذکی رضا غوثی رضوی۔ مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم، امام احمد رضا روڈ، پوربندر(گجرات)	ذکی رضا غوثی
100	حضرت مولانا محمد احمد رضا رضوی۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم بھانوڈ شاخ، بھانوڈ (ضلع:۔دوارکا۔گجرات)	[illegible]
101	حضرت علامہ مفتی نوشاد صاحب قادری۔ مفتی:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ ضلع:۔رامپور(یو۔پی)	[illegible]
102	حضرت علامہ سید شوکت علی امجدی۔ مدرس:۔ دارالعلوم چشتی حسینی فخری منتظم:۔خانقاہ عالیہ سید ملت۔شہڈول۔(ایم۔پی)	[illegible]
103	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، علامہ مصطفی حاضر رضا صاحب قبلہ۔ صدر:۔ جماعت رضائے مصطفی، ڈنڈوری (ایم۔پی)	[illegible]
104	مجاہد اہل سنت، حضرت قبلہ سید عبدالقادر بن سید حنیف میاں۔ سجادہ نشین:۔ درگاہ شریف حضرت غیبن شاہ ولی۔ دھوراجی (ضلع:۔راجکوٹ۔گجرات)	[illegible]
105	حضرت علامہ مفتی محمد اصغر علی رضوی۔ مفتی ومدرس:۔ دارالعلوم انوار خواجہ، بیڑی (ضلع:۔ جام نگر۔گجرات)	محمد اصغر علی رضوی بیڑی جامنگر

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
106	حضرت قبلہ صدیق احمد اشرفی درگاہ شاہ عالم سرکار، احمد آباد (گجرات)	
107	حضرت علامہ ومولانا غلام وارث نعیمی ۔ مدرس :۔ دارالعلوم اہل سنت گلشن مدینہ، انصار نگر، احمد آباد (گجرات)	
108	حضرت مولانا محمد مسلم رضا صاحب ۔ حضرت حسینی مسجد، رکھیال، احمد آباد (گجرات)	
109	حضرت مولانا محمد عمر رضوی صاحب قبلہ ۔ بانی دارالعلوم غریب نواز ۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
110	حضرت علامہ قاری محمد عمران صاحب قادری ۔ مدرس :۔ جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ ضلع :۔ رامپور (یو۔ پی)	
111	حضرت مولانا عثمان بن مولانا صالح محمد بن مفتی سوراشٹر ۔ سابق امام :۔ عثمانیہ مسجد وصدر المدرسین :۔ مدرسہ گلزار احمد ۔ ماجوٹھی نگر، راجکوٹ ۔ (گجرات)	
112	عالم جلیل ، فاضل نبیل ، حضرت مولانا زین الدین صاحب علیمی ۔ مدرس :۔ دارالعلوم غوث اعظم ۔ پوربندر (گجرات)	

دستخط	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	نمبر
	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید عمر علی قادری۔ خانقاہ عالیہ قادریہ سید ملت۔ شہڈول۔(ایم۔پی)	113
	حضرت مولانا حافظ وقاری عمران صاحب بھروچی صاحب۔ مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم۔پور بندر(گجرات)	114
	حضرت علامہ قاری لیاقت علی رضوی صاحب۔ مدرس:۔جامعہ حضرت انس بن مالک، بلاسپور، رامپور (یو۔پی)	115
	حضرت علامہ حنیف صاحب قبلہ رضوی۔ بانی وصدر:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈہ، رامپور(یو۔پی)	116
	حضرت علامہ ومولانا عمران علی ابن انعام علی صاحب۔ جامعہ ازہر، قاہرہ (مصر)	117
	حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب ضیائی۔ صدر:۔دارالعلوم حاجی علی، گونڈی، ممبئی (مہاراشٹرا)	118
	حضرت مولانا محمد عامر القادری۔ خطیب وامام:۔شیخ بھلیہ، بھوج (کچھ، گجرات)	119

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
120	حضرت علامہ محمد فہیم خان اشرفی، خطیب وامام:۔ جامع مسجد، قاضی محلہ گڑھا، جبلپور (ایم۔پی)	
121	حضرت قبلہ سید شبیر باپو بن سید حنیف میاں۔نائب سجادہ نشین:۔درگاہ شریف حضرت غیبن شاہ ولی۔دھوراجی (ضلع:۔راجکوٹ۔گجرات)	S. L. KADRi
122	حضرت مولانا محمد راشد ضیا قادری رضوی صاحب۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد کتک پرا، ماناودر (ضلع:۔جوناگڑھ۔گجرات)	
123	حضرت مولانا عمران مظہر برکاتی صاحب۔ ناظم نشر واشاعت:۔ جامعہ قادریہ رضویہ، رچھا، بریلی شریف (یو۔پی)	
124	حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب۔ مہتمم:۔مرکزی ادارہ شرعیہ بہار، پٹنہ (بہار)	
125	حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب۔ خطیب وامام:۔ رضوی مسجد، کیشود (ضلع:۔ جوناگڑھ۔گجرات)	
126	حضرت علامہ محمد رضوان رضا صاحب۔ شمسی صاحب رفیع کمیٹی، اورنگ آباد (مہاراشٹرا)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
127	حضرت مولانا محمد صابر حسین برکاتی صاحب۔ خطیب و امام:۔ جامع مسجد جام کھمبالیہ (ضلع:۔ جامنگر۔ گجرات)	
128	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا محمد ابوالحسن قادری رضوی۔ عالم۔ فاضل۔ تاجر۔ آنند (گجرات)	
129	حضرت مولانا محمد عمر اشرفی صاحب۔ خطیب و امام :۔ جھولتا منارہ مسجد گومتی پور، احمد آباد (گجرات)	
130	حضرت مولانا شمس القمر صاحب۔ خطیب و امام:۔ سید یسین میاں کی مسجد، رائے کھر احمد آباد (گجرات)	
131	شہزادۂ قمر ملت، حضرت مولانا عمر رضا صاحب۔ محلہ خواجہ قطب، بریلی شریف (یو۔ پی)	
132	حضرت مولانا محمد عامر رضا حشمتی صاحب۔ ناظم اعلیٰ:۔ دارالعلوم رضائے خواجہ، قریش نگر، کرلا، بمبئی (مہاراشٹرا)	
133	حضرت مولانا محمد سلیم بن قاسم۔ مدرس:۔ دارالعلوم فیضان مدینہ۔ بھرانا، تحصیل کھمبالیہ (ضلع:۔ دوارکا۔ گجرات)	

دستخط	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	نمبر
	حضرت علامہ احسن رضا اشرفی رضوی۔ صدر مدرس:۔ دار العلوم انوار خواجہ، بیڑی (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	134
	عالم جلیل، حضرت علامہ سہیل احمد قادری صاحب۔ صدر:۔ جامعۃ الاسلامیہ و جامعہ فاطمۃ الزہرا، بدر پورا (دہلی)	135
	فاضل نبیل، مفکر سنیت، حضرت علامہ ڈاکٹر انوار احمد بغدادی صاحب۔ صدر مدرس:۔ دار العلوم علیمیہ، جمدا شاہی (ضلع:۔ بستی، یو۔ پی)	136
	حضرت مولانا محمد افتخار حسن۔ نائب امام:۔ جھولتا منارہ مسجد گومتی پور، احمد آباد (گجرات)	137
	فاضل نوجواں، عالم نبیل، حضرت علامہ ایاز احمد صاحب قبلہ مصباحی قادری۔ استاذ:۔ دار العلوم چشتی حسینی فخری، شہڈول (ایم۔ پی)	138
	حضرت علامہ ابو الکلام رضوی صاحب۔ دار العلوم فیضانِ حافظ ملت۔ ممبئ (مہاراشٹرا)	139
	حضرت مولانا نظام الدین نوری صاحب۔ خطیب و امام:۔ مسجد حبیبیہ، پرانا شہر۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	140

دستخط	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	نمبر
	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب۔ خطیب وامام:۔شاہ پور، سنبھل (یو۔پی)	141
	حضرت علامہ حافظ وقاری دلشاد احمد صاحب قبلہ رضوی۔ مدرس:۔جامعہ مدینۃ العلوم، جلالی پورہ، بنارس (یو۔پی)	142
	حضرت علامہ محمد انصار الحق صاحب قبلہ رضوی۔ صدر مدرس:۔جامعہ رضویہ غریب نواز، مغل سرائے (یو۔پی)	143
	حضرت مولانا منیر رضا نوری۔ خطیب وامام:۔چاندانی مسجد، جام کھمبالیہ (ضلع:۔جامنگر۔گجرات)	144
	حضرت مولانا محمد اشرف برکاتی صاحب۔ خطیب وامام:۔جامع مسجد، بیڑی (ضلع:۔جام نگر۔گجرات)	145
	حضرت مولانا حافظ محمد حسین رضوی۔ مدرس:۔دار العلوم انوار خواجہ، بیڑی (ضلع:۔جام نگر۔گجرات)	146
	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فخر سادات، حضرت سید سلیمان شاہ بن حاجی جمن شاہ رضوی۔ صدر:۔مسلک اعلیٰ حضرت کمیٹی، کنیا بے، کچھ (گجرات)	147

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
148	حضرت مولانا سید شیر علی شاہ بن سید عبدالکریم شاہ۔ سابق امام:۔ دھرپ تعلقہ، مندرا، کچھ (گجرات)	سید شیر علی شاہ
149	حضرت مولانا سید عبدالکریم شاہ (قاری قرآن)۔ چھسرا۔تعلقہ:۔مندرا، کچھ (گجرات)	سید قاری عبدالکریم شاہ
150	حضرت مولانا سید انتخاب بن یسین شاہ قادری۔ فرد اعلیٰ سادات گھرانا، بھوج۔ کچھ (گجرات)	
151	آل رسول، اولاد فاطمہ، حضرت مولانا سید شہاب الدین رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ، ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	سید شہاب الدین رضوی
152	عالم جلیل، حضرت سید قمرالدین اشرفی۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ ہلدروا ونائب امام:۔مکہ مسجد، پالیج۔ضلع: بھروچ (گجرات)	سید قمرالدین
153	فاضل نوجواں ، عالم ذیشان، حضرت مولانا محمد عبدالرؤف رضوی۔ مدرس:۔ مدرسۂ فیضان غریب نواز، پالیج۔ ضلع:۔بھروچ (گجرات)	محمد رؤف
154	عالم باوقار، فاضل ذی استعداد، حضرت مولانا محمد امتیاز قادری۔ مدرس:۔ مدرسۂ فیضان غریب نواز، پالیج۔ضلع:۔ بھروچ (گجرات)	محمد امتیاز

دستخط	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	نمبر
	عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت علامہ محمد وسیم رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	155
	مدرس ذیشان، عالم علوم دینیہ، حضرت علامہ محمد افضل حسین رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ، ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	156
	حضرت علامہ و مولانا محمد وسیم احمد انکلیشوری۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	157
	عالم وفاضل، مدرس ذی استعداد، حضرت مولانا منور رضا صاحب۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ، ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	158
	حامی سنت، حضرت مولانا شوکت علی صاحب قادری۔ خطیب وامام:۔ معظم جاہی مسجد، حیدرآباد (اے۔پی)	159
	ہمدرد قوم وملت، حضرت مولانا سید محمد عادل رضا صاحب۔ خطیب وامام:۔جامع مسجد، نانا باغ، بشیر باغ، حیدرآباد (اے۔پی)	160
	آبروئے اہل سنت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی مجیب علی رضوی صاحب۔ مرکز اہل سنت۔ حیدرآباد (اے۔پی)	161

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
162	محقق ومدقق، مفتی عالی وقار، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب نوری۔ قاضی شرع، سرپرست اعلیٰ:۔جامعہ رضائے مصطفی۔باسنی (راجستھان)	فقیر محمد ولی رضوی باسنی ناگور راجستھان
163	فاضل نوجوان، مصنف جلیل، حضرت علامہ محمد اسلم قادری نوری۔ خطیب وامام:۔ سنی صابری مسجد، باسنی (ضلع:۔ناگور، راجستھان)	محمد اسلم رضا قادری اشفاقی رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی
164	عالم ذیشان، مدرس ذی استعداد، حضرت مولانا محمد یوسف اشرفی صاحب۔ خطیب وامام:۔امام احمد رضا مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	محمد یوسف اشرفی مدرس اہلسنت اشفاقیہ بڑی مسجد باسنی
165	پیکر خلوص، استاذ العلماء، حضرت مولانا حافظ محمد اکبر حسین رضوی صاحب۔صدر مدرس:۔دارالعلوم مدینۃ العلوم، پھول پوراوخطیب:۔مدینہ مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	محمد اکبر [illegible]
166	صوفی باصفا، حضرت مولانا حافظ سردار احمد رضوی نوری۔ صدر مدرس:۔مدرسہ نظام العلوم۔صدر:۔ جماعت رضائے مصطفی، باسنی (ناگور) راجستھان۔	محمد سردار احمد رضوی خادم جماعت رضائے مصطفی باسنی
167	فاضل نوجواں، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ رضوی۔ نائب مفتی:۔نوری دارالافتاء، جامع مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	محمد عبد اللہ رضوی اشفاقی نوری دار الافتاء جامع مسجد باسنی ناگور راجستھان
168	محترم المقام، واجب الاحترام، حضرت مولانا سید محمد علی صاحب۔ خطیب وامام:۔بڑی مسجد، صدر مدرس:۔مدرسہ اشفاقیہ۔باسنی (ناگور) راجستھان۔	سید محمد علی اشرفی قاضی شرع [illegible] ناگور

دستخط	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	نمبر
اللہ بخش اشرفی باسنی ناگور	فاضل گرامی، حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب۔ صدر مدرس:۔ مدرسۂ اہل سنت غوثیہ، کلا جماعت خانہ، باسنی (ناگور) راجستھان۔	169
محمد یونس مصباحی	فاضل نوجوان، حضرت مولانا محمد یونس مصباحی شیرانی۔ ناظم تعلیمات:۔ دارالعلوم فیضان اشرف، باسنی (ناگور) راجستھان۔	170
محمد منظر عقیل قادری	فاضل نوجواں، حضرت مولانا محمد منظر عقیل قادری مصباحی۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم فیضان اشرف، باسنی (ناگور) راجستھان۔	171
غلام مصطفیٰ قادری رضوی	فاضل نوجواں، عالم ذیشان، حضرت مولانا غلام مصطفی قادری رضوی۔صدر مدرس:۔ مدرسۂ اہل سنت غریب نواز، باسنی (ناگور) راجستھان۔	172
محمد صابر رضوی	عالم جلیل، حضرت مولانا محمد صابر حسین رضوی صاحب۔ خطیب وامام:۔ صوفیہ مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	173
محمد داؤد رضا قادری امجدی	فاضل نوجواں، عالم ذیشان، حضرت مولانا محمد داؤد امجدی قادری۔خطیب وامام:۔ عثمانیہ مسجد، میرا روڈ۔ بمبئی (مہاراشٹرا)	174
محمد سعید احمد	حامی سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا حافظ محمد سعید اشرفی صاحب۔مہتمم:۔ دارالعلوم فیضان اشرف، باسنی (ناگور) راجستھان۔	175

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
176	فخر سادات، رہبر اہل بیت، حضرت مولانا سید محمد آل مصطفیٰ بن سید ظہیر الدین۔سجادہ نشین:۔ خانقاہ قادریہ رزاقیہ شاہ رزق اللہ گوہر پیا۔جعفر آباد(گجرات)	سید محمد آل مصطفیٰ
177	حضرت مولانا مبارک حسین صدیقی رضوی نقشبندی صاحب۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد، کنیابے، کچھ(گجرات)	مبارک حسین صدیقی
178	مجاہد اہل سنت،ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، بیباک حق گو عالم، حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب۔بانی وصدر:۔دارالعلوم اعلیٰ حضرت،رضانگر،کلمنا گ۔ناگپور	محمد ناظر اشرف قادری
179	حامی سنت، ماحی بدعت، قاطع نجدیت، حضرت مولانا فخر الدین صاحب قادری مصباحی۔ بانی وناظم:۔جامعہ حواری الفاطمہ۔ناگپور	[illegible]
180	قائد اہل سنت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، فخر سادات، حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی صاحب۔مدیر اعلیٰ:۔ ''سنی آواز''۔ ناگپور وسجادہ نشین:۔آستانہ سید چندا حسینی، رائچور۔	سید محمد حسینی